فرقۂ وہابیہ

اقسام و احکام

تالیف

طارق انور مصباحی

ناشر

مجلس علمائے جھارکھنڈ

فرقہ وہابیہ

اقسام واحکام

تالیف

طارق انور مصباحی

ناشر

مجلس علمائے جھارکھنڈ

اسم کتاب: فرقہ وہابیہ:اقسام واحکام

تحریروترتیب: طارق انور مصباحی

مدیر:ماہنامہ پیغام شریعت (دہلی)

پروف ریڈنگ: مولانا ابوہریرہ رضوی مصباحی

(رام گڑھ)

تعداد صفحات: ایک سو چوبیس (124)

ناشر: مجلس علمائے جھارکھنڈ

سال اشاعت: شعبان المعظم 1422

مطابق: مارچ 2021

فہرست مضامین

☆☆☆☆☆

کلمات تحسین وآفرین

از: حضرت علامہ سید صابر حسین شاہ بخاری دام ظلہ الاقدس (پنجاب)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ::نحمدہ ونصلی ونسلم علٰی رسولہ النبی الامین::صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

پاک وہند میں جہاد بالقلم کے محاذ پر عصر حاضر میں جو مصنفین اور محققین قلمی معرکہ آرائیوں میں برسرِ پیکار ہیں، ان میں علامہ مولانا طارق انور مصباحی زید مجدہ کا نام نمایاں طور پر سامنے آیا ہے۔ آپ نے نہایت قلیل عرصہ میں نظریاتی اور اعتقادی محاذ پر اپنی کامیابیوں اور کامرانیوں کا لوہا منوایا ہے: **اللّٰھم زد فزد**

آپ نے ماہ نامہ ''پیغام شریعت'' (دہلی) کی ادارت سنبھالی اور اس کی خصوصی اشاعتوں کے ذریعے سنی صحافت میں بھی اپنا مقام بنا لیا ہے۔ بالخصوص اس کے ''مصنف اعظم نمبر'' اور ''فلاح ونجات نمبر'' نے تو صحافتی دنیا میں دھوم مچا دی ہے۔

آپ جس موضوع پر بھی قلم اٹھاتے ہیں، اس کا حق ادا فرما دیتے ہیں۔ رضویات کے حوالے سے آپ کی شہرۂ آفاق کتاب ''امام احمد رضا قادری کے پانچ سو باسٹھ علوم وفنون'' اپنی مثال آپ ہے۔

احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ نہایت احسن انداز میں سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کا راہوار قلم نہایت برق رفتاری سے باطل فتنوں کے تعاقب میں ہمیشہ مصروف رہتا ہے۔ ہر باطل فتنہ آپ کے قلم کے نشانے پر رہتا ہے اور پھر آپ کا قلم بھی خنجر خون خوار کا روپ دھار لیتا ہے۔ آپ کا نیا قلمی معرکہ ''فرقۂ وہابیہ: اقسام واحکام''، مجلسِ علمائے جھارکھنڈ کے زیر اہتمام شائع ہو کر سامنے آیا ہے۔

اگر چہ اس طائفہ کے رد میں ہمارے اکابرین کے قلمی جہاد کی ایک طویل داستان ہے۔انہی اکابرین کی پیروی میں علامہ مولانا طارق انور مصباحی زید مجدہ نے بھی اس طائفہ کے رد میں قلم اٹھایا ہے، اور اس فرقہ کی نہ صرف اقسام کی تفصیل دی ہے، بلکہ ان کے بارے میں شرعی احکام بھی رقم فرمادیئے ہیں۔المختصر فرقہ وہابیہ کا رد بلیغ فرمادیا ہے۔

اس فرقہ کو سمجھنے کے لیے آپ کی اس کتاب کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔ ہمارے دیگر مصنفین اور محققین کے لیے بھی آپ کی یہ کتاب قابلِ تقلید اور قابلِ رشک ہے۔

فقیر انہیں اس پر ہدیہ تبریک اور مبارک باد پیش کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے، اور اسے شہرت عام بخشنے اور قارئین کے نافع بنائے: آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین

دعا گو ودعا جو

احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ

خلیفہ مجاز: بریلی شریف

سرپرست اعلیٰ: ماہ نامہ مجلّہ الخاتم انٹرنیشنل-سرپرست اعلیٰ: ''ہماری آواز''

مدیر اعلیٰ: الحقیقہ، ادارہ فروغ افکار رضا وختم نبوت اکیڈمی

برہان شریف ضلع اٹک پنجاب (پاکستان)

پوسٹ کوڈ نمبر 43710

7: شعبان المعظم 1442 مطابق 22: مارچ 2021

بروز: پیر مبارک: بوقت 10:55 دن

صدائے قلب وندائے فکر ونظر

از:حضرت علامہ محمد زاہد علی مرکزی دام ظلہ العالی (کالپی شریف)

علمائے دین ہمارے سروں کے تاج ہیں۔حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہیں ۔وہ ہر باطل گروہ، گمراہان وضالین، بدمذہبان ومرتدین، مستشرقین و ملحدین، زندیقوں، دہریوں اور لبرل ازم کے علم برداروں سے امت مسلمہ کو بچانے اور امت مسلمہ کو صحیح راہ دکھانے کا کام بلا معاوضہ محض اللہ ورسول کی رضا کے لیے انجام دیتے ہیں۔

انھیں نہ دنیا کی حرص ہوتی ہے،اور نہ اہل دنیا کے طعنوں، گالیوں، سختیوں، بے جا تشدد وسب شتم سے کوئی فرق پڑتا ہے۔یہ مصطفٰی علیہ التحیۃ والثنا کے جام محبت سے سرشار رہتے ہیں،اور یہ وہ نشہ ہے جسے دنیا کی کوئی ترشی نہیں اتار سکتی۔

علامہ طارق انور مصباحی صاحب قبلہ موجودہ دور کے وہ قلم کار ہیں جن کا قلم بیک وقت کئی امور انجام دیتا ہے اور ہمہ وقت امت مسلمہ کی رہنمائی کے لیے تازہ دم نظر آتا ہے۔

علم کلام آپ کا محبوب فن ہے اور اس فن میں آپ کو نو جوان علما میں ’’دریتیم‘‘ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔مزید برآں انڈین سیاست اور تاریخ پر بھی بڑی گہری نظر رہتی ہے۔

آپ کے قلم سے نکلنے والے حروف صرف عام لوگ ہی نہیں ، بلکہ ہم جیسے چھوٹے مولویوں کے لیے بھی مشعل راہ ہوتے ہیں۔ رد وہابیہ، اشخاص اربعہ کے متعلق شکوک و شبہات کا ازالہ، گمراہ فرقوں کے پیچھے نماز کا حکم، عام وہابیہ کی اقسام اور ان کے احکام پر آپ نے جو کام از سر نو کیا ہے،اس کے لیے آپ کو سونے سے بھی تولا جائے تو کم ہے۔

ان کے لیے جتنا لکھا جائے ،وہ کم ہے۔بس اپنی بات اس شعر پر ختم کرتا ہوں:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اللہ رب العزت حضرت کو جملہ مصائب وآلام سے محفوظ رکھےاور خوب خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے: آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد زاہد علی مرکزی (کالپی شریف)

چیئرمین: تحریک علمائے بندیل کھنڈ

رکن: روشن مستقبل (دہلی)

تاثرات واحساسات

از: حضرت مولانا مفتی محمد شاہد بندیالوی زید مجدہ (کراچی)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

امت مسلمہ کو روز نئے فتنوں کا سامنا ہے۔ پہلے اگر کوئی باطل عقیدہ رکھتا تو اجلہ علمائے کرام اس فتنے کی سرکوبی فرماتے۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا، امت مسلمہ میں اجلہ علما کی قلت ہونے لگی، مگر وقتا فوقتا اللہ تعالیٰ اپنے دین کی محافظت کے لیے اور باطل کی سرکوبی کے لیے امت میں ایسے علما پیدا فرماتا ہے۔

ضروت اس بات کی تھی کہ ہم فکر رضا پر کار بند ہوں، نیز اس بات کی ضرورت تھی کہ کوئی فہم دین رکھنے والا، حق کی پاسداری کرنے والا اور بولنے والا ہو۔ انہیں نفوس میں سے ایک مستند عالم ومتکلم، دین کا درک رکھنے والے مفتی طارق انور مصباحی صاحب ہیں۔

جنہوں نے وقت کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے بے شمار مسائل پر قلم اٹھایا جو مشکل موضوعات تھے۔ انہی مسائل میں سے بد مذہبوں کے مختلف انواع میں سے فرقہ وہابیہ کے ساتھ مناکحت، ان کی اقتدا میں نماز اور نماز جنازہ وغیرہ کے مسائل ہیں۔ موصوف ان تحریروں میں بہت سے اہم جزئیات زیر بحث لائے ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کی فکر کے کار بند ہوں، بلکہ اعلیٰ حضرت کی فکر کا صحیح ادراک وفہم رکھ کر اس کی تشہیر کرنے والے بنیں، اور موصوف انہیں میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے زور قلم میں اضافہ وبرکت عطا فرمائے اور ہمیں اسی فکر پر کار بند فرمائے: بجاہ النبی الامین الکریم:: علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ الصلوٰۃ والتسلیم

محمد شاہد بندیالوی

استاذ: دارالعلوم میمن (کراچی)

ابتدائیہ

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وجنودہ

متعدد کلامی مسائل کو سہل انداز میں پیش کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ،اس لیے کلامی مضامین کا سلسلہ شروع کیا گیا۔اس کی حیثیت ''درس علم کلام'' کی ہے۔ان شاءاللہ تعالیٰ یہ سلسلہ ابھی چند ماہ تک جاری رہے گا:واللہ الہادی وھو المستعان

ابھی ان امور پر ہماری تحریریں جاری ہیں ،جن کی ضرورت اہل سنت وجماعت کو ہے ۔عام طور پر ہماری تحریریں مخالفین کے رد میں ہوتی ہیں ۔اب محسوس ہوتا ہے کہ خود ہمارے درمیان اضطرابی کیفیت پائی جارہی ہے۔ہم بعض مسائل کو واضح صورت میں بیان نہیں کررہے ہیں۔اس سے عملی کیفیت بھی متاثر ہورہی ہے۔

امام احمدرضا قادری نے رقم فرمایا تھا کہ سب سے بدتر کافر دیوبندی ہیں، کیوں کہ وہ خودکوحنفی کہتے ہیں اورقادری وچشتی وسہروردی ونقشبندی بھی۔اس کے بعد دیگر باطل فرقوں کو شمار فرمایا تھا۔آج ہم عملی طور پر اس کے برعکس چلے گئے ۔دیوبندیوں سے قربت بڑھتی جا رہی ہے۔ہم نے چندحقائق نقل کرنے کی کوشش کی ہے۔اگر قارئین کوکہیں لغزش وخطا نظر آئے تو اطلاع فرمائیں،تاکہ تصحیح کردی جائے:جزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء (آمین)

امام احمدرضا قادری نے رقم فرمایا:''نفرت دینیہ، مکروہ تنزیہی واسائت، مکروہ تحریمی،وحرام صغیرہ وکبیرہ ومراتب بدعت وضلال وانواع کفروارتداد سب سے حسبِ مرتبہ ہے جس کے درجات مستحب سے فرض اعظم بلکہ ضروریات دین تک ہوں گے،لیکن جو اخبث مراتب سے نفرت نہ کرے،ادون سے ادعائے نفرت میں جھوٹا ہے۔

مکروہ تنزیہی سے اسائت بری ہے، اسائت سے مکروہِ تحریمی بدتر ہے، اس سے

کبائر اپنے اپنے مرتبہ پر بدتر ہیں اوران سے بدعت وضلال بدتر ہیں اوران کے بھی مدارج مختلف ہیں اوران سب سے کفر بدتر ہے،اوراس میں بھی مراتب ہیں کفر اصلی سے ارتداد بدتر اوراس میں بھی ترتیب ہے۔

کفر اصلی کی ایک سخت قسم نصرانیت ہےاوراس سے بدتر مجوسیت،اس سے بدتر بت پرستی،اس سے بدتر وہابیت،ان سب سے بدتر اورخبیث تر دیوبندیت،افعال کیسے ہی شنیع ہوں کسی کفر کی شناعت کونہیں پہنچ سکتے ،مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بدتر از بدتر سے بدتر،کافروں ،بت پرستوں سے اتحادووداد منایا جاتا ہے۔

کیسا وداد، کہاں کا اتحاد، بلکہ غلامی وانقیاد، اور ان سے بھی بدتر کفار وہابیہ کو اپنی مجلسوں کی صدارتیں دی جاتی ہیں اوران تمام بدتر از بدتر سے بدتر دیوبندیت کے سر مشیخیت ہند کی پگڑی باندھنے کی فکر کی جاتی ہے۔ جب مشرکین ومرتدین سے یہ کچھ اتحاد ہے تو کسی فعل ومعصیت سے نفرت کا ادعا محض سفید جھوٹ ہے۔

اگر تمہاری نفرت اللہ کے لیے ہوتی تو افعال سے ایک درجہ ہی، بت پرستوں سے لاکھ درجہ ہوتی۔ اگر بت پرستوں سے لاکھ درجہ ہوتی ،دیوبندیوں سے کروڑ درجہ ہوتی تو نفرت کے دعوے محض مکروفریب ہیں۔

(یخٰدعون اللّٰہ والذین اٰمنوا ومایخدعون الاانفسھم وما یشعرون)

آیہ کریمہ:(**لا تجد قوما یؤمنون باللّٰہ والیوم الأخریوادون من حاد اللّٰہ ورسولہ**) کی تلاوت اس جدید پارٹی کے لیے(**رب تالی القراٰن والقراٰن یلعنہ**) کی پوری مصداق ہے۔

کیا بت پرست ووہابیہ ودیوبندیہ ''**من حاد اللّٰہ ورسولہ**''میں داخل نہیں؟ ضرور ہیں۔کیا یہ پارٹی ان سے وداد واتحاد کر کے'' **یوادون من حاد اللّٰہ ورسولہ**'' میں داخل

نہ ہوئے؟ضرور ہوئے،اور یہی آیہ کریمہ فرمارہی ہے کہ جو "**یوادون من حاد اللّٰہ ورسولہ**"ہیں وہ "**یؤمنون باللّٰہ والیوم الاٰخر**"نہیں"۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد ششم:ص3-4-رضاا کیڈمی ممبئی)

لوگ سلفیوں سے تو پرہیز کرتے ہیں،لیکن دیوبندیوں سے میل جول،شادی بیاہ، نشست وبرخاست،خورد ونوش سب کچھ جاری ہو چکا ہے۔یہ غلط فہمی بھی پھیلا دی گئی ہے کہ دیوبندیوں کو کچھ بھی معلوم نہیں۔محض ایسی افواہ پھیلا دینے سے شرعی حکم بدل نہیں سکتا۔

ان تحریروں میں امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کے فتاویٰ کی روشنی میں چند مسائل کو واضح انداز میں پیش کرنے کی کوشش ہے۔ بدمذہبوں اور مرتدین سے متعلق بہت سے مسائل فتاویٰ رضویہ میں متفرق طور پر موجود ہیں۔ان کی جمع وتدوین کی بھی ضروری ہے۔

اللہ ورسول(عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)ہماری دستگیری فرمائیں:آمین

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم::والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم::وآلہ العظیم

طارق انور مصباحی

11:شعبان المعظم 1442 مطابق 25:مارچ 2021

بروز:پنج شنبہ

رابطہ نمبر:9513209853

☆☆☆☆☆

مبسملا وحامدا::ومصليا ومسلما

غیر مقلدین اور دیوبندیوں کے چار طبقات

رسالہ:''ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار'' میں غیر مقلد وہابیہ کے دو ذیلی فرقوں کو کافر کلامی کہا گیا۔ایک طبقہ کو کافر فقہی اور ایک طبقہ کو کافر کلامی۔اسی طرح مقلد وہابیہ یعنی دیوبندیوں کے بھی چار طبقات ہوں گے۔تفصیل وتشریح مندرجہ ذیل ہے۔

غیر مقلد وہابیہ کی قسم اول:

رسالہ مذکورہ کا سوال درج ذیل ہے۔اس کے بعد جواب ہے۔

مسئلہ ۴۲: کیا فرماتے ہیں علمائے دین وحامیان شرع متین اس بارہ میں کہ ایک عورت سنیہ حنفیہ جس کا باپ بھی سنی حنفی ہے اس کا نکاح ایک غیر مقلد وہابی سے کر دینا جائز ہے یا ممنوع؟اس میں شرعاً گناہ ہوگا،یا نہیں؟بینوا توجروا

امام احمد رضا قادری نے تسمیہ وتحمید وصلوٰۃ وسلام وابتدائی تمہید کے بعد رقم فرمایا:

''وہابی ہو یا رافضی جو بد مذہب عقائد کفریہ رکھتا ہے جیسے ختم نبوت حضور پرنور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار یا قرآن عظیم میں نقص ودخل بشری کا اقرار تو ایسوں سے نکاح باجماع مسلمین بالقطع والیقین باطل محض وزنائے صرف ہے۔

اگر چہ صورت،صورت سوال کا عکس ہو،یعنی سنی مرد ایسی عورت کو نکاح میں لانا چاہے کہ مدعیان اسلام میں جو عقائد کفریہ رکھیں،ان کا حکم مثل مرتد ہے: **کما حققنا فی المقالة المسفرة عن احكام البدعة والمكفرة** (جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ ''المقالۃ المسفرۃ عن احکام البدعۃ والمکفرۃ'' میں تحقیق کی ہے۔ت)

ظہیریہ وہندیہ وحدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے: **احكامهم مثل احكام المرتدين**

(ان کے احکام مرتدین والے ہیں۔ت)اور مرتد مرد خواہ عورت کا نکاح تمام عالم میں کسی عورت ومرد مسلم یا کافر مرتد یا اصلی کسی سے نہیں ہوسکتا۔

خانیہ وہندیہ وغیرہما میں ہے:**والـلفظ للاخيرة: لايجوز للمرتد ان يتزوج مـرتـدة ولا مسـلمة ولا كافرة اصلية وكذلک لايجوز نكاح المرتدة مع احد كذافی المبسوط۔**

دوسری کے الفاظ یہ ہیں:مرتد کے لیے کسی عورت،مسلمان،کافرہ یا مرتدہ سے نکاح جائز نہیں اور یونہی مرتدہ عورت کا کسی بھی شخص سے نکاح جائز نہیں،جیسا کہ مبسوط میں ہے:(ت)

(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم:رسالہ ازالۃ العارص:377-جامعہ نظامیہ لاہور)

توضیح:مذکورہ بالا عبارت میں ختم نبوت کے منکر وہابی اور قرآن عظیم میں نقص کے قائل رافضی سے نکاح کو باطل محض اور زنائے خالص کہا گیا ہے۔صرف کافر کلامی اور غیر مسلم(باستثنائے کتابیہ)سے نکاح باطل محض اور زنائے خالص ہے۔یہاں ختم نبوت کے منکر وہابی اور قرآن مقدس میں نقص کے قائل رافضی کو کافر کلامی تسلیم کیا گیا ہے۔

کسی ضروری دینی کا مفسر ومتعین انکار کفر کلامی ہے۔ختم نبوت کا عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے اور قرآن مجید کے محفوظ ہونے کا عقیدہ بھی ضروریات دین میں سے ہے۔دونوں عقیدہ کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ختم نبوت کا انکار اور قرآن مجید کے محفوظ ہونے کا انکار کفر کلامی ہے۔جو قرآن مجید میں کمی بیشی کا قائل ہے،وہ قرآن کے غیر محفوظ ہونے کا قائل ہے،جیسا کہ روافض کا عقیدہ ہے کہ اہل بیت سے متعلق آیات کو صحابہ نے نکال دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:(۱)(**ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين: الأية**)(سورہ احزاب:آیت 40)

(۲)(**انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون**)(سورہ حجر:آیت 9)

مذکورہ بالاعبارت میں ختم نبوت کے منکر وہابی کوکافر کلامی کہا گیا ہے اور قرآن عظیم میں نقص کے قائل رافضی کوکافر کلامی تسلیم کیا گیا اوران سے نکاح کو باطل اور زنائے خالص کہا گیا، کیوں کہ ایسا وہابی ورافضی دین اسلام سے بالکل خارج وغیر مسلم ہے۔

اسی طرح وہ دیوبندی بھی کافر کلامی ہوگا جوکسی ضروری دینی کامفسر ومتعین انکار کرتا ہو۔

واضح رہے کہ ضروری دینی کا غیر مفسر انکار کفر فقہی ہے،جس کومتکلمین کفرلزومی کہتے ہیں ،وہ یہاں مرادنہیں ہے۔ضروری دینی کےلزومی انکار کےسبب دائرۂ اسلام سے بالکلیہ خروج اورآدمی غیر مسلم نہیں ہوتا ہے، بلکہ کافرفقہی ہوجاتا ہے۔کافرفقہی کا بیان قسم سوم میں ہے۔

غیر مقلد وہابیہ کی قسم دوم:

''اوراگرایسےعقائدخودنہیں رکھتا،مگرکبرائے وہابیہ یا مجتہدین روافض خذلہم اللہ تعالیٰ کہ وہ عقائدرکھتے ہیں،انھیں امام وپیشوایا مسلمان ہی مانتا ہےتو بھی یقیناً اجماعاً خودکافر ہے کہ جس طرح ضروریات دین کاانکار کفر ہے یونہی ان کے منکر کوکافر نہ جاننا بھی کفر ہے۔

وجیز امام کردری ودرمختار وشفائے امام قاضی عیاض وغیرہا میں ہے:**والـلفظ للشفاء مختصرًا:اجمع العلماء ان من شک فی کفره وعذابه فقد کفر.**

شفاکے الفاظ اختصارًا یہ ہیں:علما کا اجماع ہے کہ جواس کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ کافر ہے۔(ت)

(فتاویٰ رضویہ جلدیازدہم:رسالہ ازالۃ العارص:378-جامعہ نظامیہ لاہور)

توضیح:منقولہ بالاعبارت میں اس وہابی اوررافضی کوکافر کلامی کہا گیا ہے جوخودکفری عقیدہ نہ رکھتا ہو،لیکن کفری عقیدہ رکھنے والوں کومومن مانتا ہو،جیسے اکابر وہابیہ ختم نبوت کے انکار کے سبب کافر کلامی ہوئے۔مجتہدین روافض قرآن عظیم کے ناقص ہونے کا عقیدہ رکھنے کے سبب کافر کلامی ہوئے۔

اسی طرح وہ دیوبندی بھی کافر کلامی ہوگا جو کفر کلامی کا عقیدہ رکھنے والوں کو مومن مانتا ہے۔ یہاں پہلی صورت میں کفر کلامی کا عقیدہ رکھنے والوں کا حکم بیان کیا گیا۔

دوسری صورت میں کافر کلامی کو مومن ماننے والوں کو کافر کلامی قرار دیا گیا۔ کفر فقہی رکھنے والے وہابیہ کا ذکر تیسری صورت میں ہے۔ تیسری صورت کا بہت مفصل بیان ہے۔

غیر مقلد وہابیہ کی قسم سوم:

''اور اگر اس سے بھی خالی ہے۔ ایسے عقائد والوں کو اگر چہ اس کے پیشوایانِ طائفہ ہوں، صاف صاف کافر مانتا ہے (اگر چہ بد مذہبوں سے اس کی توقع بہت ہی ضعیف اور تجربہ اس کے خلاف پر شاہد قوی ہے) تو اب تیسرا درجہ کفریات لزومیہ کا آئے گا کہ ان طوائف ضالہ کے عقائد باطلہ میں بکثرت ہیں جن کا شافی ووافی بیان فقیر کے رسالہ: الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیہ (۱۳۱۲ھ) میں ہے اور بقدر کافی رسالہ: سل السیوف الھندیہ علی کفریات بابا النجدیۃ (۱۳۱۲ھ) میں مذکور۔

اور اگر چہ نہ ہو تو تقلید ائمہ کو شرک اور مقلدین کو مشرک کہنا ان حضرات کا مشہور ومعروف عقیدہ ضلالت ہے۔ یونہی معاملات انبیا واولیا واموات واحیا کے متعلق صدہا باتوں میں ادنیٰ ادنیٰ بات ممنوع یا مکروہ، بلکہ مباحات ومستحبات پر جا بجا حکم شرک لگا دینا خاص اصل الاصول وہابیت ہے جن سے ان کے دفاتر بھرے پڑے ہیں۔

کیا یہ امور مخفی ومستور ہیں۔ کیا ان کی کتابوں، زبانوں، رسالوں، بیانوں میں کچھ کمی کے ساتھ مذکور ہیں۔ کیا ہر سنی عالم وعامی اس سے آگاہ نہیں کہ وہ اپنے آپ کو موحد اور مسلمانوں کو معاذ اللہ مشرک کہتے ہیں۔

آج سے نہیں شروع سے ان کا خلاصہ اعتقاد یہی ہے کہ جو وہابی نہ ہو، سب مشرک۔

ردالمحتار میں اسی گروہ وہابیہ کے بیان میں ہے:

(اعتقدوا انهم هم المسلمون-وان من خالف اعتقادهم مشركون)
ان کا اعتقاد یہ ہے کہ وہی مسلمان ہیں اور جو عقیدہ میں ان کے خلاف ہو وہ مشرک ہے۔(ت)

فقیر نے رسالہ:النھی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید (۱۳۰۵ھ) میں واضح کیا کہ خاص مسئلہ تقلید میں ان کے مذہب پر گیارہ سو برس کے ائمہ دین وعلمائے کاملین واولیائے عارفین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین معاذ اللہ سب مشرکین قرار پاتے ہیں،خصوصًا وہ جماہیر ائمہ کرام وسادات اسلام وعلمائے اعلام جو تقلید شخصی پر سخت شدید تاکید فرماتے اور اس کے خلاف کو منکر وشنیع وباطل وفظیع بتاتے رہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم:رسالہ ازالۃ العار:ص378-جامعہ نظامیہ لاہور)

توضیح:منقولہ بالاعبارت میں غیر مقلد وہابیہ کی تیسری قسم کا بیان ہے۔یہ وہ وہابیہ ہیں جو نہ کفر کلامی کا عقیدہ رکھتے ہوں،نہ ہی کسی کفر کلامی کا عقیدہ رکھنے والے کو مومن مانتے ہوں،بلکہ کفر کلامی کے عقیدہ والے کو صاف لفظوں میں کافر کہتے ہوں،گر چہ وہ ان کے پیشوا ہوں۔ایسے وہابیہ پر صرف لزوم کفر کا حکم ہوگا،یعنی ایسے لوگ کافر فقہی ہوں گے،کیوں کہ وہابیہ کے عقائد میں کفر کلامی کے علاوہ بھی بہت سے فقہی کفریات ہیں۔

اس نے کفر کلامی کا عقیدہ نہیں رکھا اور کفر کلامی کا اعتقاد رکھنے والے کو مومن نہیں مانا، لیکن کفر فقہی کا انکار نہیں کیا،یا کفر فقہی کا انکار تو کیا،لیکن اس اعتقاد والے کو کافر فقہی نہیں مانا تو وہ بھی کافر فقہی ہوگا۔جب کفر فقہی کا انکار کر دے اور اس کے قائلین کو کافر فقہی مان لے، گر چہ اس کے پیشوا ہوں تو اب اس پر کفر فقہی کا حکم بھی عائد نہیں ہوگا۔

قسم سوم کی مزید تفصیلات درج ذیل ہیں:

''پھر یہ بھی ان کے صرف ایک مسئلہ ترک تقلید کی رو سے ہے۔باقی مسائل متعلقہ

انبیا و اولیا وغیرھم میں ان کے شرک کی اونچی اڑانیں دیکھئے۔فقیر نے رسالہ: اکمال الطامۃ علی شرک سوی بالامور العامۃ میں کلام الٰہی کی ساٹھ آیتوں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تین سو حدیثوں سے ثابت کیا ہے کہ ان کے مذہب نامہذب پر نہ صرف امت مرحومہ، بلکہ انبیائے کرام وملائکہ عظام وخود حضور پرنور رسید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام حتی کہ خود رب العزۃ جل وعلا تک کوئی بھی شرک سے محفوظ نہیں: ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

پھر ایسے مذہب ناپاک کے کفریات واضحہ ہونے میں کون مسلمان تامل کرسکتا ہے، پھر یہ عقائد باطلہ ومقالات زائغہ جب ان حضرات کے اصول مذہب ہیں تو کسی وہابی صاحب کا ان سے خالی ہونا کیوں کر معقول۔ یہ ایسا ہوگا جس طرح کچھ روافض کو کہا جائے، تبرا وتفضیل سے پاک ہیں۔

اور بالفرض تسلیم بھی کرلیں کہ کوئی وہابی صاحب کسی جگہ کسی مصلحت سے ان تمام عقائد مردودہ واقوال مطرودہ سے تحاشی بھی کریں، یا بفرض غلط فی الواقع ان سے خالی ہوں تو یہ کیوں کر متصور کہ ان کے اگلے پچھلے چھوٹے بڑے مصنف مؤلف واعظ مکلب نجدی، دہلوی، بنگالی، بھوپالی وغیرھم جن کے کلام میں ان اباطیل کی تصریحات ہیں، یہ صاحب ان سب کے کفر یا اقل درجہ لزوم کفر کا اقرار کریں۔

کیا دنیا میں کوئی وہابی ایسا نکلے گا کہ اپنے اگلے پچھلوں پیشواؤں ہم مذہبوں سب کے کفر ولزوم کفر کا مقر ہو، اور جتنے احکام باطلہ سے کتاب التوحید وتقویۃ الایمان وصراط مستقیم وتنویر العینین وتصانیف بھوپالی وسورج گڑھی وبٹالوی وغیرھم میں مسلمانوں پر حکم شرک لگایا جو معاذ اللہ خدا اور رسول وانبیا وملائکہ سب تک پہنچا۔ان سب کو کفر کہہ دے، حاش للہ ہرگز نہیں، بلکہ قطعاً انھیں اچھا جانتے، امام وپیشوا وصلحائے علما مانتے، اوران کے کلمات واقوال کو بامعنی و مقبول سمجھتے، اوران پر رضا رکھتے ہیں اور خود کفریات بکنا، یا کفریات پر راضی ہونا، برا نہ جاننا،

ان کے لیے معنی صحیح ماننا سب کا ایک ہی حکم ہے۔

اعلام بقواطع الاسلام میں ہمارے علمائے اعلام سے ان امور کے بیان میں جو بالاتفاق کفر ہیں،نقل فرمایا:(**من تلفظ بلفظ کفر یکفر و کذا کل من ضحک او استحسنه او رضی به یکفر**)

جس نے کلمہ کفریہ بولا اس کو کافر قرار دیا جائے گا، یونہی جس نے اس کلمہ کفر پر ہنسی کی یا اس کی تحسین کی اور اس پر راضی ہوا اس کو بھی کافر قرار دیا جائے گا۔(ت)

بحرالرائق میں ہے:**من حسن کلام اهل الاهواء وقال معنوی او کلام له معنی صحیح ان کان ذلک کفرا من القائل کفر المحسن۔**

جس نے بے دینی کی بات کو سراہا، یا با مقصد قرار دیا، یا اس کے معنی کو صحیح قرار دیا تو اگر یہ کلمہ کفر ہو تو اس کا قائل کافر ہوگا اور اس کی تحسین کرنے والا بھی۔(ت)

تو دنیا کے پردے پر کوئی وہابی ایسا نہ ہوگا جس پر فقہائے کرام کے ارشادات سے کفر لازم نہ ہو،اور نکاح کا جواز عدم جواز نہیں،مگر ایک مسئلہ فقہی ،تو یہاں حکم فقہا یہی ہوگا کہ ان سے مناکحت اصلا جائز نہیں۔خواہ مرد وہابی ہو، یا عورت وہابیہ اور مرد سنی۔

ہاں یہ ضرور ہے کہ ہم اس باب میں قول متکلمین اختیار کرتے ہیں اور ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں، نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے،اسے کافر نہیں کہتے ،مگر یہ صرف برائے احتیاط ہے۔

در بارہ تکفیر حتی الامکان احتیاط اس میں ہے کہ سکوت کیجئے،مگر وہی احتیاط جو وہاں مانع تکفیر ہوئی تھی ، یہاں مانع نکاح ہوگی کہ جب جمہور فقہائے کرام کے حکم سے ان پر کفر لازم تو ان سے مناکحت زنا ہے تو یہاں احتیاط اسی میں ہے کہ اس سے دور رہیں اور مسلمانوں کو باز رکھیں۔

للہ انصاف کسی سنی صحیح العقیدہ فقہائے کرام کا قلب سلیم گوارا کرے گا کہ اس کی کوئی عزیزہ کریمہ ایسی بلا میں مبتلا ہو جسے فقہائے کرام عمر بھر کا زنا بتائیں۔تکفیر سے سکوت زبان کے لیے احتیاط تھی اور اس نکاح سے احتراز فرج کے واسطے احتیاط ہے۔

یہ کون سی شرع کہ زبان کے باب میں احتیاط کیجئے اور فرج کے بارے میں بے احتیاطی ۔انصاف کیجئے تو بنظر واقع حکم اسی قدر سے منقح ہو لیا کہ نفس الامر میں کوئی وہابی ان خرافات سے خالی نہ نکلے گا اور احکام فقہیہ میں واقعات ہی کا لحاظ ہوتا ہے،نہ احتمالات غیر واقعیہ کا۔**بل صرحوا ان احکام الفقة تجری علی الغالب من دون نظر الی النادر** ۔بلکہ انھوں نے تصریح کی ہے کہ فقہی احکام کا مدار غالب امور بنتے ہیں،نادر امور پیش نظر نہیں ہوتے۔(ت)

(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم:رسالہ ازالۃ العار:ص 381-382-جامعہ نظامیہ لاہور)

توضیح:منقولہ بالا عبارت میں خط کشیدہ عبارتوں پر توجہ دیں۔منقولہ عبارت میں ان غیر مقلد وہابیہ کا ذکر ہے جو کسی ضروری دینی کے منکر نہ ہوں،نہ ہی ضروری دینی کے کسی منکر کو مومن مانتے ہوں۔کفر کلامی کے علاوہ وہابی مذہب میں بہت سے کفریات فقہیہ ہیں۔

(۱)اب یہ شخص اگر ان فقہی کفریات کو مانتا ہے تو کافر فقہی ۔(۲)اگر لوگوں کے سامنے ان فقہی کفریات کا انکار کرتا ہے،(۳)یا ان فقہی کفریات کو حقیقت میں نہیں مانتا ہے تو بھی اپنے رہنماؤں کو ان فقہی کفریات کے سبب کافر فقہی تو نہیں مانتا ہوگا،بلکہ عام مشاہدہ ہے کہ ان اقوال کو قابل تاویل مانتا ہے،اور ان عبارتوں کے صحیح معانی مانتا ہے اور وہاں پر لازم آنے والے کفر کا نہ اقرار کرتا ہے،نہ ہی اپنے پیشواؤں کو کافر فقہی مانتا ہے تو یہ بھی کافر فقہی ہوا۔فقہی احکام کا مدار اکثری احوال پر ہوتا ہے۔اسی کا ذکر آخر میں اس طرح ہے۔

''احکام فقہیہ میں واقعات ہی کا لحاظ ہوتا ہے،نہ احتمالات غیر واقعیہ کا:بل صرحوا

ان احکام الفقة تجری علی الغالب من دون نظر الی النادر"۔

کفریات فقہیہ سے خالی ہونے کی دوصورتیں ہیں:

(۱)ایک یہ کہ ان کفری فقہیات کو جانتا ہو،لیکن مانتا نہ ہو۔(۲)دوسری صورت یہ ہے کہ ان فقہی کفریات کو جانتا ہی نہ ہو۔ان دونوں صورتوں پر بھی کفرفقہی کا حکم عائد ہوگا، کیوں کہ گرچہ وہ شخص ان کفریات کونہیں جانتا یانہیں مانتا ہے،لیکن اس کے مذہبی پیشواؤں کی کتابوں میں وہ کفریات فقہیہ موجود ہیں،اور ہر وہابی ان کتابوں کواوران کے مشمولات کو صحیح مانتا ہے۔جب وہ ان کتابوں کے مشمولات کو نہ ماننے کی صراحت کردے اور ایسے قائلین کوکافرفقہی مان لے،تب وہ کافرفقہی نہیں ہوگا۔اس کا بیان قسم چہارم میں ہے۔

اسی طرح وہ دیابنہ جوکسی ضروری دینی کے منکر نہ ہوں،نہ ہی ضروری دینی کے کسی منکرکومومن مانتے ہوں۔کفرکلامی کے علاوہ دیوبندی مذہب میں بہت سے کفریات فقہیہ ہیں۔اب یہ شخص اگران فقہی کفریات کو مانتا ہےتو کافرفقہی۔

اگران فقہی کفریات کا انکار کرتا ہے،یا ان فقہی کفریات سے لاعلم ہےتو بھی اپنے رہنماؤں کوان فقہی کفریات کے سبب کافرفقہی تو نہیں مانتا ہوگا،بلکہ عام مشاہدہ ہے کہ ان اقوال کوقابل تاویل مانتا ہے،اوران عبارتوں کے صحیح معانی مانتا ہےاور وہاں پرلازم آنے والے کفرکا نہ اقرار کرتا ہے،نہ ہی اپنے پیشواؤں کوکافرفقہی مانتا ہےتو یہ بھی کافرفقہی ہوا۔

کافرفقہی ہونے کی تین صورتیں بیان کی گئی ہیں،ان پرغور کیا جائے۔ان میں تیسری صورت یہ ہے کہ اگر وہ ان فقہی کفریات سے لاعلم ہوتو بھی وہ کافرفقہی ہوگا۔اس کا سبب بھی منقولہ عبارت میں تفصیل کے ساتھ بیان کردیا گیا کہ ان کفریات فقہیہ کے باوجود اپنے پیشواؤں کوکافرفقہی نہیں مانتا ہے،نہ ہی ان عبارتوں کوغلط کہتا ہے،بلکہ قابل تاویل مانتا ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ متکلمین کافرفقہی کوگمراہ کہتے ہیں تو تیسرااور چوتھا طبقہ متکلمین کے

یہاں گمراہ ہوگا۔فقہا کے یہاں تیسرا طبقہ کافر فقہی ہوگا۔

گمراہ محض (جو گمراہ کافر فقہی وکافر کلامی نہ ہو)اور کافر فقہی کے احکام میں کچھ فرق ہے، جیسے فاسق غیر معلن اور فاسق معلن کے احکام میں کچھ فرق ہے۔

قسم ثالث سے کفر کلامی کا حکم معدوم ہونے کا سبب یہ ہے کہ اس قسم ثالث میں ایسے وہابی کی بحث ہے جو نہ کوئی ایسا عقیدہ رکھتا ہو جو کفر کلامی ہو، نہ ہی کسی کافر کلامی کو مومن مانتا ہو، بلکہ کافر کلامی کو صراحت کے ساتھ کافر مانتا ہو،اور کفر کلامی والے عقائد کا انکار کرتا ہو۔

فرقہ دیوبندیہ کے لوگ اگر اشخاص اربعہ کو کافر مان بھی لیں اوران کے کفریہ عقائد کا انکار کردیں تو بھی ان کا بچنا مشکل ہے، کیوں کہ اشخاص اربعہ کے علاوہ دیگر دیوبندی مولوی بھی کافر کلامی ہیں۔وہ اشخاص اربعہ کومومن ماننے کے سبب کافر کلامی ہیں۔اب کون سا ایسا دیوبندی ہوگا جو اشخاص اربعہ کو بھی کافر مانے اور دیگر تمام دیوبندیوں کو بھی کافر مانے۔

<u>کفر فقہی کی تبلیغ اور دیابنہ</u>:

جو دیوبندی فرقہ دیوبندیہ کے کفری عقائد سے ناواقف ہو،اس کا حکم درج ذیل ہے۔
بہت سے امور کفر فقہی ہیں اور دیابنہ علی الاعلان اس کی تبلیغ کرتے ہیں۔

(1)جو بھی دیوبندی ہوگا ،وہ اپنے بزرگوں کی کتابوں کو صحیح مانتا ہوگا۔ان کتابوں میں کفر فقہی وکفر کلامی موجود ہے۔ایسی صورت میں وہ لزومی طور پر کفریات فقہیہ وکفریات کلامیہ کا بھی معتقد ہوگا۔اس لزوم کے سبب کفر کلامی کا حکم عائد نہیں ہوگا ،لیکن کفر فقہی کا حکم عائد ہوگا۔

امام اہل سنت نے الکوکبۃ الشہابیہ میں رقم فرمایا:’’یہ نمونہ کفریات امام الطائفہ تھا۔اتباع واذناب کہ اس کے عقائد کو صحیح وحق جانتے ،اوراسے امام وپیشوا مانتے ہیں،لزوم کفر سے کیوں کر محفوظ رہ سکتے ہیں‘‘۔(الکوکبۃ الشہابیہ: کفر 69:ص229-فتاویٰ رضویہ: جلد پانزدہم)

(2)دیابنہ اوروہابیہ اعلانیہ اپنی تقریر وتحریر میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ پر قادر ہے

،ورنہ اللہ تعالیٰ کی قدرت بندوں کی قدرت سے کم ہو جائے گی۔اللہ تعالیٰ کو جھوٹ یا کسی بھی عیب پر قادر ماننا کفرفقہی ہے۔(سبحان السبوح)

(3)دیابنہ اور وہابیہ اعلانیہ کہتے ہیں کہ نبی کو علم غیب نہیں ہوتا۔نبی کو پیٹھ پیچھے کا علم نہیں۔اس سے حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب کا انکار ہو جاتا ہے اور یہ کفرفقہی ہے۔اگر من کل الوجوہ علم غیب کا انکار کردیں تو تکذیب قرآن کریم اور ضروری دینی کا انکار اور کفر کلامی ہوگا۔(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم:ص36-رضا اکیڈمی ممبئ)

(4)حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے بڑے بھائی کی طرح مانتے ہیں۔یہ یہ بھی کفرفقہی ہے۔اپنے جیسا بشر کہتے ہیں۔یہ کفار کا طریقہ ہے۔یہ رتبہ گھٹانا ہے۔

امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے رسالہ:الاستمداد علیٰ اجیال الارتداد میں وہابیہ اور دیابنہ کے دوسوتیس کفریات کو شمار کرایا ہے،جن میں چند کے علاوہ سب کفرفقہی ہیں۔اسی میں بڑے بھائی کہنے کو کفرفقہی بتایا گیا ہے۔(ص17-اعلیٰ حضرت نیٹ ورک)

(5)جو مومن کو مشرک کہے،وہ کافرفقہی ہے۔وہابیہ اور دیابنہ معمولات اہل سنت وجماعت کو شرک کہتے ہیں تو اس اعتبار سے مومن کو مشرک کہنا لازم آیا۔یہ بھی کفرفقہی ہے۔

یارسول اللہ کہنا شرک،میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منانا شرک،روضہ نبوی کی زیارت شرک،روضہ نبوی کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا شرک،انبیا واولیا سے مدد طلب کرنا شرک،مصیبت کے وقت ان کو پکارنا شرک،چادر چڑھانا شرک،فاتحہ ونیاز شرک،قبروں کی زیارت شرک۔وہابیہ اور دیابنہ کے یہاں شرک کی لمبی فہرست ہے۔

الکوکبۃ الشہابیہ میں کفر نمبر:70میں مومن کو مشرک کہنے کا حکم بیان کیا گیا ہے۔

منقولہ عبارت میں درج ذیل عبارت سے یہی مراد ہے کہ وہابیہ معمولات اہل سنت کو شرک ماننے کے سبب کافرفقہی ہیں،کیوں کہ اس سے مومنین کا کافر ہونا لازم آتا ہے۔

''باقی مسائل متعلقہ انبیاواولیاوغیرھم میں ان کے شرک کی اونچی اڑانیں دیکھئے''۔

منقولہ بالاعبارت سے قبل اور بعد کی عبارتیں بغور ملاحظہ فرمائیں تو واضح ہوجائے گا کہ معمولات اہل سنت کوشرک کہنے کے سبب وہابیہ پرکفرفقہی کا حکم عائد ہوتا ہے،کیوں کہ ان معمولات اہل سنت کوشرک کہنے سے اہل سنت کا مشرک ہونا لازم آ تا ہے اور مومن کوتاویل فاسد کے سبب مشرک یا کافر کہنا کفرفقہی ہے۔خوارج اسی سبب سے کافرفقہی قرار پائے۔

غیرمقلدوہابیہ کی قسم چہارم:

''اوراگراس سے تجاوز کرکے کوئی وہابی ایسا فرض کیجئے جوخود بھی ان تمام کفریات سے خالی ہو،اوران کے قائلین جملہ وہابیہ سابقین ولاحقین سب کوگمراہ وبدمذہب مانتا، بلکہ بالفرض قائلان کفریات مانتا اور لازم الکفر ہی جانتا ہو،اس کی وہابیت صرف اس قدر ہو کہ باوصف عامیت تقلید ضروری نہ جانے اور بے صلاحیت اجتہاد پیروی مجتہدین چھوڑ کرخود قرآن وحدیث سے اخذ احکام روا مانے تو اس قدر میں شک نہیں کہ یہ فرضی شخص بھی آیہ کریمہ قطعیہ((فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون))(اگر یہ نہیں جانتے تواہل ذکر(علما) سے پوچھو۔ت)،اوراجماع قطعی تمام ائمہ سلف کا مخالف ہے۔

یہ اگربطورفقہا لزوم کفر سے بچ بھی گیا تو خارق اجماع وتبع غیرسبیل المومنین وگمراہ وبددین ہونے میں کلام نہیں ہوسکتا،جس طرح متکلمین کے نزدیک دوقسم پیشین کافر بالیقین کے سواباقی جمیع اقسام کے وہابیہ''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم:رسالہ ازالۃ العار:ص382-383-جامعہ نظامیہ لاہور)

توضیح :منقولہ بالاعبارت میں غیر مقلد وہابیہ کی چوتھی قسم کا بیان ہے ،یعنی جو غیر مقلدوہابی ایسا کوئی عقیدہ نہ رکھتا ہوجوکفرکلامی یا کفرفقہی ہو۔

اسی طرح صراحت کے ساتھ یعنی نام بہ نام کافرکلامی کوکافرکلامی اور کافرفقہی کوکافر

فقہی مانتا ہوتو اس کے اندر صرف تقلید کو ضروری نہ سمجھنے اور بلا قوت اجتہاد خود سے اجتہاد کرنے کا عیب پایا گیا۔تقلید پر اجماع ہے،اور یہ شخص اجماع مومنین کے انکار کے سبب گمراہ وبددین ہے۔کافر کلامی یا کافر فقہی نہیں۔

اسی طرح جو دیوبندی ایسا کوئی عقیدہ نہ رکھتا ہو جو کفر کلامی یا کفر فقہی ہو۔اسی طرح صراحت کے ساتھ یعنی نام بہ نام کافر کلامی کو کافر کلامی اور کافر فقہی کو کافر فقہی مانتا ہوتو اس کے اندر صرف شعار اہل سنت یعنی فاتحہ ونیاز،میلا دوعرس اور سلام وقیام وغیرہ امور مستحبہ کو بدعت اور ناجائز کہنے کا عیب پایا گیا۔

یہ شخص شعار اہل سنت کے انکار اور شعار دیو بندیت کو اختیار کرنے کے سبب گمراہ وبدمذہب ہے۔کافر کلامی یا کافر فقہی نہیں۔

اگر ان معمولات کو ناجائز کی بجائے شرک،یا سنیوں کو مشرک سمجھے تو یہ بھی کافر فقہی ہو گا۔مومن کو مشرک سمجھنے کے سبب کفر فقہی کا حکم عائد ہوگا۔

جولوگ محض نماز وروزہ کی تبلیغ کے نام پر دیو بندیوں کے ساتھ ہو جاتے ہیں،گر چہ وہ دیابنہ کے کفر وضلالت سے نا آشنا ہوں،لیکن وہ سلام وقیام،میلا دوعرس،نیاز وفاتحہ وغیرہ مستحب وجائز امور کو بدعت اور غلط کہنے لگتے ہیں۔ان امور کو غلط اور بدعت کہنا وہابیوں کا شعار ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد ششم (ص:170-185-154) شعار کفر اختیار کرنے والا کافر مانا جاتا ہے،اور کسی مرتد فرقہ یا گمراہ فرقہ کے شعار کو اپنانے والا گمراہ مانا جاتا ہے۔

الحاصل وہ دیو بندی جو کسی ضروری دینی کا منکر نہیں اور اس کو اشخاص اربعہ کی کفریہ عبارتوں کا علم نہیں،اور اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ علمائے عرب وعجم نے اشخاص اربعہ کو کافر قرار دیا ہے،ایسے لوگ کافر کلامی نہیں۔احتمال کے سبب کفر کلامی کا حکم معدوم ہو جاتا ہے۔

اسی احتمال کا ذکر کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے قسم سوم کے بیان رقم فرمایا تھا:''ہاں یہ ضرور ہے کہ ہم اس باب میں قول متکلمین اختیار کرتے ہیں اور ان میں جو

کسی ضروری دین کا منکر نہیں، نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے، اسے کافر نہیں کہتے، مگر یہ صرف برائے احتیاط ہے۔ دربارہ تکفیر حتی الامکان احتیاط اس میں ہے کہ سکوت کیجئے، مگر وہی احتیاط جو وہاں مانع تکفیر ہوئی تھی، یہاں مانع نکاح ہوگی''۔

کفر فقہی کا معاملہ یہ ہے کہ اگر کفر فقہی کا معتقد نہ ہو، یا اس مذہب کے فقہی کفریات سے ناآشنا ہو تو بھی اس پر کفر فقہی کا حکم عائد ہوگا، کیوں کہ عام طور پر کوئی بد مذہب اپنے مذہب کے پیشواؤں کو ان فقہی کفریات کے سبب کافر فقہی قرار نہیں دیتا، بلکہ ان کفریات کی تاویل کرتا ہے، اوران عبارتوں کو بامعنی قرار دیتا ہے۔

قسم ثالث پر کفر فقہی کا حکم عائد کرتے ہوئے امام اہل سنت نے رقم فرمایا تھا:

''احکام فقہیہ میں واقعات ہی کا لحاظ ہوتا ہے، نہ احتمالات غیر واقعیہ کا: **بل صرحوا ان احکام الفقة تجری علی الغالب من دون نظر الی النادر**''۔

ہاں، اگر وہ صراحت کے ساتھ ان فقہی کفریات کے قائلین کو کافر فقہی مانتا ہے اوران کفریات فقہیہ کو نہیں مانتا ہے تو محض شعار بد مذہبیت اختیار کرنے کے سبب گمراہ و بد مذہب ہوگا۔ کافر فقہی یا کافر کلامی نہیں ہوگا۔

بفضلہ تعالیٰ چاروں طبقات کا واضح حکم بیان ہوگیا، تاہم کوئی سوال ہو تو پیش کریں۔

اسی طرح چار طبقات دیگر مرتد فرقے میں ہوسکتے ہیں۔ چوں کہ وہابیہ اور دیوبندیہ کی طرح فی الوقت شیعہ فرقہ پایا جاتا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے چار طبقات کا بیان ہوگا۔

عہد حاضر کے روافض کافر کلامی، ماقبل کے تبرائی شیعہ کافر فقہی اور فرقہ تفضیلیہ گمراہ ہیں۔

ایک ضروری وضاحت

اس رسالہ میں بیان کردہ ہر طبقے سے متعلق کسی امر کے ماننے یا نہ ماننے کا ذکر ہے۔ کسی بھی امر کے اقرار وانکار کا علم خاص اس شخص کے قول یا تحریر سے ہوگا۔ ایسا نہیں کہ مفتی

اپنے ذہن میں ایک مفروضہ قائم کر لے کہ وہ فلاں امر کو مانتا ہے، یا نہیں مانتا ہے اور پھر اپنے مفروضہ کے اعتبار سے شرعی حکم بیان فرما دے، جیسا کہ عہد حاضر میں یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ دیوبندی عوام کو کچھ بھی معلوم نہیں اور اسی مفروضہ کی بنیاد پر حکم شرعی بھی بیان کرنے لگے۔

ہر طبقے سے متعلق جن امور کو ماننے یا نہ ماننے کا ذکر ہے، اس کی وضاحت مندرجہ ذیل ہے، تاکہ مفتی حکم شرعی بیان کرنے سے قبل اس امر پر غور فرما لے۔

قسم اول:

''وہابی ہو یا رافضی جو بد مذہب عقائد کفریہ رکھتا ہے جیسے ختم نبوت حضور پر نور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار یا قرآن عظیم میں نقص ودخل بشری کا اقرار تو ایسوں سے نکاح باجماع مسلمین بالقطع والیقین باطل محض وزنائے صرف ہے''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم: رسالہ ازالۃ العارص: 377- جامعہ نظامیہ لاہور)

توضیح: قسم اول میں اس شخص کا ذکر ہے جو کفریات کلامیہ کو مانتا ہو تو یہ شخص کافر کلامی ہوگا۔ کفریات کلامیہ کو ماننے کا ثبوت اس شخص کے قول یا تحریر سے ہوگا۔ لوگوں کے مفروضہ سے نہیں۔

قسم دوم:

''اور اگر ایسے عقائد خود نہیں رکھتا، مگر کبرائے وہابیہ یا مجتہدین روافض خذلہم اللہ تعالیٰ کہ وہ عقائد رکھتے ہیں، انھیں امام و پیشوا یا مسلمان ہی مانتا ہے تو بھی یقیناً اجماعاً خود کافر ہے کہ جس طرح ضروریات دین کا انکار کفر ہے یونہی ان کے منکر کو کافر نہ جاننا بھی کفر ہے''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم: رسالہ ازالۃ العارص: 378- جامعہ نظامیہ لاہور)

توضیح: قسم دوم کے بیان میں صراحت ہے کہ یہ ایسا فرد ہے جو خود کفریات کلامیہ سے خالی ہو، لیکن ان کفریات کے قائلین کو مومن مانتا ہو تو قائلین کفریات کو مومن ماننے کے سبب وہ کافر ہوگا۔ کفریات کلامیہ کے قائلین کو مومن ماننے کا ثبوت اس شخص کے قول وتحریر ودیگر قرائن سے ہوگا، مثلاً اس کی اقتدا میں نماز ادا کرنا۔ لوگوں کے مفروضہ سے نہیں۔

قسم سوم:

''اور اگر اس سے بھی خالی ہے۔ایسے عقائد والوں کو اگر چہ اس کے پیشوایانِ طائفہ ہوں، صاف صاف کافر مانتا ہے(اگر چہ بد مذہبوں سے اس کی توقع بہت ہی ضعیف اور تجربہ اس کے خلاف پر شاہد قوی ہے) تو اب تیسرا درجہ کفریات لزومیہ کا آئے گا''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم: رسالہ ازالۃ العار:ص378-جامعہ نظامیہ لاہور)

توضیح:قسم سوم کے بیان میں صراحت ہے کہ یہ ایسا فرد ہے جو خود بھی کفریات کلامیہ سے خالی ہو،اوران کفریات کے قائلین کو کافر مانتا ہو تو کفریات کلامیہ سے خالی ہونے اور قائلین کفریات کو کافر ماننے کا ثبوت اس شخص کے قول یا تحریر سے ہوگا۔لوگوں کے مفروضہ سے نہیں۔

قسم چہارم:

''اور اگر اس سے تجاوز کر کے کوئی وہابی ایسا فرض کیجئے جو خود بھی ان تمام کفریات سے خالی ہو،اوران کے قائلین جملہ وہابیہ سابقین ولاحقین سب کو گمراہ و بد مذہب مانتا، بلکہ بالفرض قائلان کفریات مانتا اور لازم الکفر ہی جانتا ہو''۔(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم: رسالہ ازالۃ العار:ص382-383-جامعہ نظامیہ لاہور)

توضیح:قسم چہارم کے بیان میں صراحت ہے کہ یہ ایسا فرد ہے جو خود بھی تمام کفریات سے خالی ہو،اوران کفریات کے قائلین کو گمراہ و بد مذہب، بلکہ قائلین کفر ولازم الکفر مانتا ہو تو ان کفریات سے خالی ہونے اور قائلین کفریات کو گمراہ ولازم الکفر ماننے کا ثبوت اس شخص کے قول یا تحریر سے ہوگا۔لوگوں کے مفروضہ سے نہیں۔

طارق انور مصباحی

جاری کردہ:26: جنوری 2021

☆☆☆☆☆

مبسملا و حامدا::ومصلیا ومسلما

نماز وتبلیغ کے نام پر دیوبندیوں کے ساتھ

قسط اول

عہد حاضر میں لوگ کہتے ہیں کہ اکثر دیوبندیوں کو دیابنہ کے کفریہ عقائد کا علم نہیں، جب کہ امام احمد رضا قادری کی تحریریں اس کے برخلاف شہادت دیتی ہیں ۔اسی طرح امام احمد رضا قادری نے فرمایا تھا کہ سب سے بدتر کافر دیوبندی ہیں،لیکن بعض لوگ اس کے بر عکس عمل میں مبتلا ہوئے ۔غیر مقلدوں سے تو دور بھاگتے ہیں،لیکن دیوبندیوں کے لیے کچھ نرم گوشہ رکھتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ آج کے دیوبندیوں کو کچھ معلوم نہیں: واللہ تعالیٰ اعلم

ہندو پاک میں مشہور ومتواتر ہے کہ دیوبندی گستاخ رسول اور کافر ہیں۔ بریلی والے گستاخی رسول کی وجہ سے دیوبندیوں کو کافر کہتے ہیں ۔عوام میں یہ باتیں مشہور ہیں ۔معلوم نہیں کہ ہندو پاک کا وہ کون سا علاقہ ہے جہاں کے دیوبندیوں کو کچھ پتہ ہی نہیں ۔

واضح رہے کہ شریعت کے بہت سے احکام صرف زبانی اقرار کے سبب بدل جاتے ہیں،خواہ دل میں کچھ بھی عقیدہ ہو۔جو کہتا ہے کہ ہم مجوسی ہیں،اس کو مجوسی سمجھا جائے گا۔

دیوبندیوں کا مکروفریب

جس طرح شیعہ لوگ تقیہ بازی کرتے ہیں ۔اپنے غلط عقائد کو لوگوں سے چھپاتے ہیں،لیکن ان برے عقائد سے توبہ نہیں کرتے ۔اسی طرح دیابنہ بھی اپنے عقائد کو چھپاتے ہیں ۔منافقین کے بارے میں قرآن مجید میں ہے کہ مسلمانوں کو کہتے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ۔کافروں سے کہتے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ۔اللہ تعالیٰ نے ان منافقین کو کافر قرار دیا۔

وہابی اور سنی میں فرق کا طریقہ

(الف) امام احمد رضا قادری نے وہابی وسنی میں فرق کرنے کا طریقہ رقم فرمایا:

''ہمارے بعض بھائیوں کا بعض متفنی وہابیہ کے فریب سے دھوکا پا کر یہ عذر باقی ہے کہ یہ احکام توان کے لیے ہیں جو مذہب اہل سنت سے خارج ہیں اور وہابی ایسے نہیں۔ فلاں فلاں وہابی تو سنی ہیں۔اس کا جواب اسی قدر بس ہے کہ:

عزیز بھائیو! دین حق کے فدائیو! دیکھو یہ دام درسبزہ ہیں دھوکے میں نہ آئیو، بھلا وہابی صاحب جو چاہیں بکیں۔وہاں نہ خوف خدانہ خلق کی حیاء،مگر پیارے سنیو!تم نے یہ کیوں کر باور کرلیا کہ بعض وہابی اہل سنت ہیں۔عزیزو! کیا یہ اس کہنے سے کچھ زیادہ عجیب تر ہے کہ فلاں رات دن ہے، یا فلاں نصرانی،مومن ہے۔

جب سنیت ،وہابیت سے صاف مباین ہے تو ان کا اجتماع کیوں کر ممکن ہے؟

ہاں یوں کہتے تو ایک بات تھی کہ فلاں فلاں لوگ جو وہابی کہلاتے ہیں،وہابی نہیں۔ اہل سنت ہیں۔بہت اچھا،چشم ماروشن دل ماشاد،خدا ایسا ہی کرے۔

اگر واقع اس کے مطابق ہے تو ہمارا کیا ضرر،اوراس فتویٰ پراس سے کیا اثر۔فتویٰ میں زید وعمرو کسی کی تعیین نہ تھی۔سائل نے وہابی کی نسبت سوال کیا۔مجیب نے وہابی کے باب میں جواب دیا۔فلاں اگر وہابی نہیں،سنی ہے۔اس سوال وجواب دونوں سے بری ہے۔فتویٰ کی صحت میں کیا شک پروری ہے۔

پھرعزیز بھائیو! یہ تنزل جواب اس کے تسلیم ادعا پرمبنی ہے،ابھی امتحان کا مرحلہ باقی ودیدنی ہے۔زبان سے کہہ دینا کہ ہم وہابی نہیں،گنتی کے لفظ ہیں، کچھ بھاری نہیں۔

الٓمّٓ اَ حَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ

کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اس زبانی کہہ دینے پرچھوڑ دئے جائیں گے کہ ہم

ایمان لے آئے اوران کی آزمائش نہ ہوگی۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد پنجم: ص272-نوری دارالاشاعت بریلی شریف)

اس کے بعد امام احمد رضا قادری نے ایسے مشتبہ وہابی کی آزمائش کے لیے آٹھ امور رقم فرمائے اورارشادفرمایا کہ ایسے غیر مقلد وہابی سے ان امور پر دستخط لیے جائیں۔اگر وہ صدق دل کے ساتھ قبول کرلیں تو ٹھیک ہے،ورنہ وہ وہابی ہے۔آج لوگوں نے اس کے برعکس کردیاہے۔بغیر کسی تفتیش کے خود سے ہی دیوبندیوں کوسنیت ک کی سند تقسیم فرمارہے ہیں۔

امام احمد رضا قادری نے رقم فرمایا:''بہت اچھا جو صاحب مشتبہ الحال وہابیت سے انکارفرمائیں۔امور ذیل پر دستخط فرماتے جائیں۔

ع/ کھوٹے کھرے کا پردہ کھل جائے گا چلن میں

(1)مذہب وہابیہ ضلالت وگمراہی ہے۔

(2)پیشوایان وہابیہ مثل ابن عبدالوہاب نجدی واسمٰعیل دہلوی ونذیرحسین دہلوی وصدیق حسن بھوپالی اور دیگر چھٹ بھیے آروی،بٹالی،پنجابی،بنگالی سب گمراہ بددین ہیں۔

(3)تقویۃ الایمان وصراط مستقیم ورسالہ یکروزی وتنویرالعینین تصانیف اسمٰعیل اور ان کے سوا دہلوی وبھوپالی وغیرہما وہابیہ کی جتنی تصنیفیں ہیں،صریح ضلالتوں گمراہیوں اور کلمات کفریہ پرمشتمل ہیں۔

(4)تقلید ائمہ فرض قطعی ہے۔بے حصول منصب اجتہاد اس سے روگردانی بددین کا کام ہے۔غیر مقلدین مذکورین اوران کے اتباع واذناب کہ ہندوستان میں نامقلدی کا بیڑا اٹھائے ہیں،محض سفیہان نامشخص ہیں۔ان کا تارک تقلید ہونا اور دوسرے جاہلوں اوراپنے سے اجہلو ں کوترک تقلید کا اغوا کرنا صریح گمراہی وگمراہ گری ہے۔

(5)مذاہب اربعہ اہل سنت سب رشد وہدایت ہیں جوان میں سے جس کی پیروی

کرے اور عمر بھر اس کا پیرو رہے، کبھی کسی مسئلہ میں اس کے خلاف نہ چلے، وہ ضرور صراط مستقیم پر ہے، اس پر شرعاً الزام نہیں۔ان میں سے ہر مذہب انسان کے لیے نجات کو کافی ہے۔تقلید شخصی کو شرک یا حرام ماننے والے گمراہ، ضالین، متبع غیر سبیل المومنین ہیں۔

(6) متعلقات انبیا و اولیا علیہم الصلوٰۃ والثنا مثل استعانت ونداوعلم وتصرف بعطائے خدا وغیرہ مسائل متعلقہ اموات واحیا میں نجدی ودہلوی اور ان کے اذناب نے جو احکام شرک گھڑے اور عامہ مسلمین پر بلاوجہ ایسے ناپاک حکم جڑے، یہ ان گمراہوں کی خباثت مذہب اور اس کے سبب انھیں استحقاق عذاب وغضب ہے۔

(7) زمانہ کو کسی چیز کی تحسین و تقبیح میں کچھ دخل نہیں۔امر محمود جب واقع ہو محمود ہے، اگرچہ قرون لاحقہ میں ہو، اور مذموم جب صادر ہو مذموم ہے، اگرچہ ازمنہ سابقہ میں ہو۔

بدعت مذمومہ صرف وہ ہے جو سنت ثابتہ کے رد وخلاف پر پیدا کی گئی ہو۔جواز کے واسطے صرف اتنا کافی ہے کہ خدا ورسول نے منع نہ فرمایا۔کسی چیز کی ممانعت قرآن وحدیث میں نہ ہو تو اسے منع کرنے والا خود حاکم وشارع بننا چاہتا ہے۔

(8) علمائے حرمین طیبین نے جتنے فتاوے ورسائل مثل: الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ وغیرہا ردوہابیہ میں تالیف فرمائے، سب حق وہدایت ہیں اور ان کا خلاف باطل وضلالت۔

حضرات! یہ جنت سنت کے آٹھ باب ہادی حق وصواب ہیں۔جو صاحب بے پھیر پھار، بے حیلہ انکار، بکشادہ پیشانی ان پر دستخط فرمائیں تو ہم ضرور مان لیں گے کہ وہ ہرگز وہابی نہیں، ورنہ ہر ذی عقل پر روشن ہو جائے گا کہ منکر صاحبوں کا وہابیت سے انکار نرا حیلہ ہی حیلہ تھا۔مسمے پر جمنا اور اسم سے رمنا، اس کے کیا معنی۔

ع/ منکرمی بودن وددرنگ مستان زیستن

(فتاویٰ رضویہ: جلد پنجم: ص272-273-نوری دارالاشاعت بریلی شریف)

عقائد سے ناواقف ہونے کا معنی

(ب)امام احمد رضا قادری سے سوال ہوا:''جواشخاص نہ عالم ہیں،نہ دیوبند کے تعلیم یافتہ۔نہ ان سے بیعت وعقیدت رکھتے ہیں۔محض اپنی لاعلمی عقائد کی وجہ سے ان کو کافرنہیں سمجھتے،اوران کے عقائد بھی ایسے بالکل نہیں ہیں،جن پرتکفیرلازم آتی ہے تو ان کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے،یا تنہا بہتر ہے؟(فتاوی رضویہ جلدنہم جز دوم:ص313۔رضااکیڈمی ممبئی)

امام احمد رضا قادری نے عقائد سے لاعلمی کا مفہوم بیان کیا کہ لاعلمی سے مراد یہ ہے کہ ان کے کان بھی ان عقائد سے ناآشنا ہوں،یعنی انہوں نے دیوبندیوں سے متعلق ان کے کفریہ عقائد سنے ہی نہ ہوں،دوسری بات یہ کہ وہ سننے کے بعد حق کو قبول کرلیں۔

نیز فرمایا کہ ایسی صورت واقع ہونا مشکل ہے،کیوں کہ دیوبندیوں کے برے عقائد کا شہرہ چاروں طرف ہے تو جولوگ کہتے ہیں کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں،وہ فریب دیتے ہیں۔اس مفہوم کو مثال سے بھی آپ نے واضح فرمایا۔مجدد موصوف کی وضاحت مندرجہ ذیل ہے:

''سائل صورت وہ فرض کرتا ہے جو واقع نہ ہوگی۔دیوبندیوں کے عقائد کفر طشت از بام ہوگئے۔منکر بننے والے اپنی جان چھڑانے کے لیے انکار کرتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں۔جو منکر ہو،اس سے کہئے۔فتاویٰ موجود وشائع ہیں۔دیکھو کہ کافروں کا کفر معلوم ہو،اور دھوکے سے بچے اوران کے پیچھے نمازیں غارت نہ کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی فرض ہے۔اس فرض پر قائم ہو تو کہتے ہیں۔ہمیں کتابیں دیکھنے کی حاجت نہیں۔یہ ان کا کید ہے۔

ان کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت ہوتی تو جن کی نسبت ایسی عام اشاعت سنتے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دشنام دہندہ ہے،اس سے فوراً خود ہی کنارہ کش ہوتے اور آپ ہی اس کی تحقیق کو بے قرار ہوتے۔

کیا کوئی کسی کو سنے کہ تیرے قتل کے لیے گھات میں بیٹھا ہے،اعتبار نہ آئے تو چل تجھے دکھا دوں۔وہ یوں ہی بے پرواہی برتے گا،اور کہے گا۔مجھے نہ تحقیقات کی ضرورت،نہ اس سے احتراز کی حاجت۔تو یہ لوگ ضرور مکار اور بباطن انہیں سے انفار۔یا دین سے محض بےعلاقہ وبےزار ہوتے ہیں۔ان کے پیچھے نماز سے احتراز فرض ہے۔

ہاں،اگر واقع میں کوئی نو وارد یا نرا جاہل یا ناواقف ایسا ہو جس کے کان تک یہ آوازیں نہ گئیں اور وہ بوجہ ناواقفی محض انہیں کا فر نہ سمجھا،وہ اس وقت تک معذور ہے جب کہ سمجھانے سے فوراً حق قبول کرلے''۔(فتاوی رضویہ جلد نہم:جز دوم:ص313۔رضا اکیڈمی ممبئی)

جھوٹی قسم کا اعتبار نہیں:دیوبندی جانچنے کا طریقہ

امام احمد رضا سے سوال کیا گیا:''ایک شخص بروئے حلف یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں وہابی نہیں،اللہ کو ایک جانتا ہوں رسول اللہ کو نبی برحق اور اولیائے عظام کو برابر جانتا ہوں، کرامت کا قائل ہوں،حنفی مذہب کا پابند ہوں،جو لوگ پھر بھی اعتبار نہ کریں تو کیا کیا جائے،قرآن اور اللہ پر یقین نہ کرنے والوں کو کیا کہا جائے؟بینوا توجروا۔

آپ نے رقم فرمایا:''اگر اس میں کوئی بات وہابیت کی نہ دیکھی،نہ کوئی قوی وجہ شبہہ کی ہے تو بلا وجہ شبہہ نہ کیا جائے،بدگمانی حرام ہے،اور اگر اس میں وہابیت پائی تو ثابت شدہ بات اس کی قسموں سے دفع نہ ہوجائے گی۔وہابی اکثر ایسی قسمیں کھایا کرتے ہیں۔

قال اللّٰہ تعالٰی: يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ–نہ ان کی قسموں کا اعتبار۔**قال اللّٰہ تعالٰی: اِنَّهُمْ لَا اَيْمَانَ لَهُمْ.**

اور اگر کسی وجہ سے شبہہ ہے تو صرف ان قسموں پر قناعت نہ کریں،بلکہ اس سے دریافت کریں کہ تو اسمٰعیل دہلوی ونذیر حسین دہلوی ورشید احمد گنگوہی وقاسم نانوتوی واشرف علی تھانوی اور ان کی کتابوں تقویۃ الایمان ومعیار الحق وبراہین قاطعہ وتحذیر الناس وحفظ

الایمان وبہشتی زیور وغیرہا کو کیسا جانتا ہے؟ اگر صاف کہے کہ یہ لوگ بے دین گمراہ ہیں اور یہ کتابیں کفر وضلالت سے بھری ہوئی ہیں، تو ظاہر یہ ہے کہ وہابی نہیں، ورنہ ضرور وہابی ہے۔ جھوٹوں کی قسم پر اعتبار نہ کرنا قرآن اور اللہ پر اعتبار نہ کرنا نہیں۔

اِذَا جَآئَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ انک لرسوله واللّٰه یشهد ان المنافقون لکذبون::اتخذوا ایمانهم جنة فصدوا عن سبیل اللّٰه انهم ساء ما کانوا یعملون.

(فتاویٰ رضویہ: جلد ششم:ص79-رضا اکیڈمی ممبئی)

طارق انور مصباحی

جاری کردہ:31: جنوری2021

☆☆☆☆☆

مبسملا و حامدا::ومصلیا ومسلما

نماز وتبلیغ کے نام پر دیوبندیوں کے ساتھ

قسط دوم

قسط اول میں وہابیوں اور دیوبندیوں کی فریب کاری کا ذکر ہوا۔قسط حاضر میں دیوبندیوں کے کفریات کلامیہ سے واقف دیوبندی اور کفریات سے ناواقف دیوبندی کا حکم بیان کیا گیا ہے، نیز بدمذہبوں سے میل جول اور شعار بدمذہبیت اختیار کرنے کے حکم کا بیان ہے۔

اقرار کے سبب حکم میں تبدیلی

نماز وتبلیغ کے نام پر جو لوگ دیوبندیوں کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔وہ اگر دیوبندیوں کے کفریات کلامیہ سے ناواقف ہیں اور خود کو دیوبندی کہتے ہیں تو ان پر کفر فقہی کا حکم عائد ہو گا۔چوں کہ فرقہ دیوبندیہ ایک مرتد فرقہ ہے، اس لیے ان پر کفر کلامی کا حکم عائد ہونا چاہئے، لیکن بعض احتمال کے سبب کفر کلامی کا حکم عائد نہیں ہوتا ہے۔جو اسلام کے علاوہ جس فرقہ میں جانے کا قول کیا، یا عزم کیا تو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔عزم کفر، کفر ہے۔

(۱)**مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید معاذ اللہ یہ کہے کہ میں عیسائی یا وہابی یا کافر ہو جاؤں گا، نام ایک فرقہ کا لیا۔آیا وہ انہیں میں سے ہوگا یا نہیں؟

یا یہ کہے کہ جی چاہتا ہے کہ غیر مقلد ہو جاؤں، یا یہ کہے کہ غیر مقلد ہونے کا جی چاہتا ہے۔یہ قول کیسا ہے؟ اگر چہ کسی کو چھیڑنے یا مذاق کی غرض سے کہے: بینوا توجروا

الجواب: جس نے جس فرقہ کا نام لیا، اس فرقہ کا ہو گیا۔مذاق سے کہے یا کسی دوسری وجہ سے: واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص 102 - رضا اکیڈمی ممبئ)

(۲)ایک عورت چمار قوم سے تھی، پھر وہ مسلمان ہوگئی۔اس کے بعد اپنے لوگوں

کے بہکاوے کے سبب دوبارہ ہندو ہونا چاہتی تھی۔ چوں کہ عزم کفر ہی کفر ہے، خواہ کفر کرے ، یا نہ کرے۔ امام موصوف نے فرمایا کہ کافر ہونا چاہتی ہے تو وہ کافر ہوگئی۔

''جب وہ کافروں میں جاملنا اور کافر ہونا چاہتی ہے تو کافر ہوگئی۔ جبراً روک رکھنے سے مسلمان نہیں ہوسکتی۔ ہاں، اگر یہ سمجھا جائے کہ اس روکنے سے وہ خواہش کفر اس کے دل سے نکل جائے گی ، اور پھر صدق دل سے مسلمان ہوجائے گی تو روکا جائے، ورنہ دور کیا جائے: واللہ تعالیٰ اعلم''۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ششم:ص76-رضا اکیڈمی ممبئی)

اقرار کی تین صورتیں ہیں:

(1) اپنے لیے کافر جماعت میں ہونے کا اقرار کرنے پر کفر کا حکم عائد ہوتا ہے۔

(2) اپنے لیے گمراہ جماعت میں ہونے کا اقرار کرنے پر گمرہی کا حکم عائد ہوتا ہے۔

(3) اپنے لیے مرتد جماعت میں ہونے کا اقرار کرنے پر کفر کا حکم ہونا چاہئے ،لیکن محض اس اقرار کے سبب اس پر حکم کفر عائد نہیں کیا جاتا ہے۔

صورت اول میں کفر کا حکم عائد ہوتا ہے۔صورت دوم میں ضلالت کا حکم عائد ہوتا ہے اور صورت سوم میں احتمال کے سبب حکم کفر عائد نہیں ہوتا ہے، بلکہ اس کو گمراہ قرار دیا جاتا ہے، اور کفر وعدم کفر کا فیصلہ اس کے اعتقادات کی تفتیش کے بعد ہی کیا جاتا ہے۔

صورت اول:

چوں کہ کافر جماعتیں اسلام سے بالکل الگ ہیں۔ ہر عالم و جاہل کو معلوم ہے کہ ان جماعتوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، پس جس نے مجوسی ہونے کا اقرار کیا، اس نے اسلام سے جدا ہونے اور ترک اسلام کا اقرار کیا۔ ترک اسلام کا عزم ہی کفر ہے۔ اقرار اس سے سخت تر ہے۔ اگر چہ لہو ولعب کے طور پر اقرار کرے۔

<u>صورت دوم وسوم</u>:

گمراہ جماعت میں ہونے کا اقرار کیا تو گمراہ ہے اور مرتد جماعت میں ہونے کا اقرار کیا تو بھی گمراہ قرار دیا جائے گا۔ یہاں شبہہ ہے کہ وہ مرتد جماعت کے کفری عقائد سے آشنا نہ ہو، اور چوں کہ مرتد جماعتیں بھی خود کو مسلم جماعت کہتی ہیں تو ممکن ہے کہ عام مسلمان ایک مسلم جماعت سمجھ کر اس مرتد جماعت میں شریک ہو جائے۔ اسی قسم کے شبہات اور احتمال کے سبب مرتکب پر کفر کا حکم عائد نہیں ہوتا۔

ہاں، جو اس مرتد جماعت کے عقائد کفریہ سے واقف ہو کر اس جماعت میں ہونے کا اقرار کیا تو اس پر حکم کفر عائد ہوگا۔ احتمال کے سبب ناواقف سے حکم کفر مسلوب ہوگا۔

شعار کفار ومرتدین وضالین کا حکم

اسی طرح شعار کفر، شعار اہل ضلالت وشعار مرتدین کا حکم ہے کہ شعار کفر اختیار کرنا کفر ہے اور شعار اہل ضلالت اختیار کرنا ضلالت ہے، اسی طرح شعار اہل ارتداد اختیار کرنا بھی ضلالت ہے۔ شعار مرتدین اختیار کرنے پر ارتداد کا حکم نہیں۔

امام احمد رضا قادری نے رقم فرمایا: ''اس قوم کو محبوب ومرضی جان کر اُن سے مشابہت پسند کرے۔ یہ بات اگر مبتدع کے ساتھ ہو، بدعت اور کفّار کے ساتھ معاذ اللہ کفر۔

حدیث: من تشبہ بقوم فہو منھم۔ حقیقۃً صرف اسی صورت سے خاص ہے''۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد نہم، جز اول، ص 90 - رضا اکیڈمی ممبئ)

توضیح: مذکورہ بالا عبارت میں مبتدع سے گمراہ ومرتد دونوں مراد ہیں۔

(1) خود کو دیوبندی کہنے والے کا حکم

اگر کوئی خود کو دیوبندی کہتا ہے تو عالم ہو یا جاہل۔ اس کا شمار دیوبندیوں میں ہوگا۔ اب اگر وہ دیوبندیوں کے کفریات کلامیہ سے واقف ہے تو دیوبندیت کا اقرار کرنے

کے سبب کافر کلامی ہوگا۔دیوبندیت کے اقرار کے سبب ان کفریہ کلامیہ کو ماننا ثابت ہوگیا۔

ناواقف دیوبندی کا حکم

دراصل ناواقف دیوبندی پر کفر کلامی کا حکم عائد ہونا چاہئے ،اور یہ خارج اسلام ہونا چاہئے ،لیکن احتمال کے سبب اس پر کفر کلامی کا حکم عائد نہیں ہوگا۔اس احتمال کا ذکر ماقبل میں ہو گیا کہ مرتد فرقہ کو اس نے اسلام کا ایک طبقہ سمجھا ہو،لہٰذا اس ناواقف پر کفر فقہی کا حکم عائد ہوگا۔

جو دیوبندی فرقہ دیوبندیہ کے کفریات کلامیہ سے ناواقف ہو،اس پر کفر فقہی کا حکم درج ذیل طریقوں سے عائد ہوگا۔کفر کلامی کا لزوم بھی ثابت ہوگا،لیکن کفر کلامی کا حکم عائد نہیں ہوگا۔کفر کلامی کا حکم التزام کفر کے وقت عائد ہوتا ہے،لزوم کفر کے وقت نہیں۔

(1)جو بھی دیوبندی ہوگا،وہ اپنے بزرگوں کی کتابوں کو صحیح مانتا ہوگا۔ان کتابوں میں کفر فقہی وکفر کلامی موجود ہے۔ایسی صورت میں وہ لزومی طور پر کفریات فقہیہ وکفریات کلامیہ کا بھی معتقد ہوگا۔اس لزوم کے سبب کفر کلامی کا حکم عائد نہیں ہوگا،لیکن کفر فقہی کا حکم عائد ہوگا ،کیوں کہ لزوم کفر کے وقت کفر فقہی کا حکم عائد ہوتا ہے۔

امام اہل سنت نے الکوکبۃ الشہابیہ میں رقم فرمایا:''یہ نمونہ کفریات امام الطائفہ تھا۔اتباع واذناب کہ اس کے عقائد کو صحیح وحق جانتے ،اور اسے امام وپیشوا مانتے ہیں،لزوم کفر سے کیوں کر محفوظ رہ سکتے ہیں''۔(الکوکبۃ الشہابیہ:کفر 69:ص229-فتاویٰ رضویہ:جلد پانزدہم)

(2)جو بھی دیوبندی ہوگا،وہ اپنے مذہب کے بزرگوں کو مومن مانتا ہوگا۔ان میں بہت سے کافر کلامی ہوں گے، بلکہ سب ہی اسی طرح ہوں گے۔ایسی صورت میں وہ لزومی طور پر کافر کلامی کو مومن اعتقاد کرنے والا ثابت ہوا۔اس لزوم کے سبب کفر کلامی کا حکم عائد نہیں ہوگا،لیکن لزوم کے سبب کفر فقہی کا حکم عائد ہوگا۔

(3)دیابنہ اور وہابیہ اپنی تقریر وتحریر میں اعلانیہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ پر قادر ہے

،ورنہ اللہ تعالیٰ کی قدرت بندوں کی قدرت سے کم ہوجائے گی۔اللہ تعالیٰ کو جھوٹ یا کسی بھی عیب پر قادر ماننا کفر فقہی ہے۔(سبحان السبوح میں تفصیلی حکم مذکور ہے۔)

(4)دیابنہ اور وہابیہ اعلانیہ کہتے ہیں کہ نبی کو علم غیب نہیں ہوتا۔نبی کو پیٹھ پیچھے کا علم نہیں۔اس سے حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب کا انکار ہوجاتا ہے اور یہ کفر فقہی ہے۔اگر من کل الوجوہ علم غیب کا انکار کردیں تو تکذیب قرآن کریم اور ضروری دینی کا انکار اور کفر کلامی ہوگا۔(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم:ص36-رضا اکیڈمی ممبئی)

(5)حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے بڑے بھائی کی طرح مانتے ہیں۔یہ یہ بھی کفر فقہی ہے۔اپنے جیسا بشر کہتے ہیں۔یہ کفار کا طریقہ ہے۔یہ رتبہ گھٹانا ہے۔

امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے رسالہ:الاستمداد علیٰ اجیال الارتداد میں وہابیہ اور دیابنہ کے دوسوتیس کفریات کو شمار کرایا ہے،جن میں چند کے علاوہ سب کفر فقہی ہیں۔اسی میں بڑے بھائی کہنے کو کفر فقہی بتایا گیا ہے۔(ص17-اعلیٰ حضرت نیٹ ورک)

(6)جو مومن کو مشرک کہے،وہ کافر فقہی ہے۔وہابیہ اور دیابنہ معمولات اہل سنت وجماعت کو شرک کہتے ہیں تو اس اعتبار سے مومن کو مشرک کہنا لازم آیا۔یہ بھی کفر فقہی ہے۔

یارسول اللہ کہنا شرک،میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منانا شرک،روضہ نبوی کی زیارت شرک،روضہ نبوی کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا شرک،انبیا واولیا سے مدد طلب کرنا شرک،مصیبت کے وقت ان کو پکارنا شرک،چادر چڑھانا شرک،فاتحہ ونیاز شرک،قبروں کی زیارت شرک۔وہابیہ اور دیابنہ کے یہاں شرک کی لمبی فہرست ہے۔

الکوکبۃ الشہابیہ میں کفر نمبر:70 میں مومن کو مشرک کہنے کا حکم بیان کیا گیا ہے۔

معمولات اہل سنت کو شرک کہنے کے سبب وہابیہ پر کفر فقہی کا حکم عائد ہوتا ہے،کیوں کہ ان معمولات اہل سنت کو شرک کہنے سے اہل سنت کا مشرک ہونا لازم آتا ہے اور مومن کو تاویل

فاسد کے سبب مشرک یا کافر کہنا کفر فقہی ہے۔خوارج اسی سبب سے کافر فقہی قرار پائے۔

واقف ومنکر کا حکم

اگر کوئی واقف وآشنا دیوبندی فرقہ دیوبندیہ کے کفریات کلامیہ کو نہ مانے،اوراس کی صراحت کردے۔اسی طرح اشخاص اربعہ کو کافر کلامی مان لے۔وہ تمام دیوبندی جو اشخاص اربعہ کو مومن ماننے کے سبب کافر ہیں،ان تمام کو کافر کلامی مان لے تو اس کے لیے وہی حکم ہے جو رسالہ:ازالۃ العار میں بیان کردہ قسم ثالث کا حکم ہے کہ وہ کافر فقہی ہے۔

اس واقف دیوبندی اور مذکورہ ناواقف دیوبندی میں فرق یہ ہے کہ اُس ناواقف پر کفر کلامی کا لزوم ثابت ہے اوراِس واقف دیوبندی پر کفر کلامی کا لزوم ثابت نہیں،کیوں کہ یہاں کفر کلامی کے انکار کی صراحت ہے،اور یہ کافر کلامی کو بھی کافر کلامی مانتا ہے۔

الحاصل کفر کلامی کے لزوم کے سبب ناواقف دیوبندی کا کفر کچھ شدید ہوگا،گرچہ مذکورہ ناواقف دیوبندی اور مذکورہ واقف دیوبندی دونوں کافر فقہی ہیں۔

قسم ثالث میں وہ واقف دیوبندی شامل ہوگا،جو کفریات کلامیہ کو نہ ماننے کی صراحت کردے۔اسی طرح ہر کافر کلامی کو نام بہ نام کافر ماننے کی صراحت کردے۔

نام بہ نام سے مراد یہ ہے کہ شخصی طور پر ان لوگوں کو کافر مانے،ورنہ دیوبندی لوگ اعلان کرتے ہیں کہ ہر گستاخ رسول کافر ہے،لیکن اپنے درمیان کے گستاخوں کو کہتے ہیں کہ وہ تو عاشق رسول تھے،حالاں کہ ان لوگوں پر کفر کلامی کا صحیح فتویٰ عائد ہو چکا ہے۔

سوال:دیوبندیوں کے کفریات سے ناواقف شخص جو خود کو دیوبندی کہتا ہے،وہ کافر فقہی ہے اور متکلمین کافر فقہی کو گمراہ کہتے ہیں تو پھر ان لوگوں کو محض گمراہ کہا جائے،کافر فقہی کہنے کی ضرورت کیا ہے؟جب کہ امام احمد رضا بھی باب تکفیر میں مذہب متکلمین پر تھے؟

جواب:گمراہ کی دو قسمیں ہیں۔ایک وہ گمراہ جو کافر فقہی نہ ہو۔دوسرا وہ گمراہ جو

کافرفقہی ہو۔دونوں کے احکام میں کچھ فرق ہے،اس لیے وضاحت ضروری ہے کہ یہ کون سا گمراہ ہے۔گمراہ کا لفظ کبھی کافر کلامی پر بھی بولا جاتا ہے۔جب شرعی احکام بتانا ہوتو وضاحت کردینا مناسب ہے،تاکہ اس سے متعلق شرعی احکام پر عمل کیا جائے۔

رسالہ:ازالۃ العارمیں بیان کردہ اقسام اربعہ

اس رسالہ میں بیان کردہ ہر طبقے سے متعلق کسی امر کے ماننے یا نہ ماننے کا ذکر ہے۔ کسی بھی امر کے اقرار وانکار کا علم خاص اس شخص کے قول یا تحریر سے ہوگا۔ایسا نہیں کہ مفتی اپنے ذہن میں ایک مفروضہ قائم کرلے کہ وہ فلاں امر کو مانتا ہے،یا نہیں مانتا ہے اور پھر اپنے مفروضہ کے اعتبار سے شرعی حکم بیان فرمادے،جیسا کہ عہد حاضر میں یہ فرض کرلیا گیا ہے کہ دیوبندی عوام کو کچھ بھی معلوم نہیں اور اسی مفروضہ کی بنیاد پر حکم شرعی بھی بیان کرنے لگے۔

ہر طبقے سے متعلق جن امور کو ماننے یا نہ ماننے کا ذکر ہے،اس کی وضاحت مندرجہ ذیل ہے،تاکہ مفتی حکم شرعی بیان کرنے سے قبل اس امر پر غور فرمالے۔

قسم اول:

''وہابی ہو یا رافضی جو بد مذہب عقائد کفریہ رکھتا ہے جیسے ختم نبوت حضور پرنور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار یا قرآن عظیم میں نقص ودخل بشری کا اقرار تو ایسوں سے نکاح باجماع مسلمین بالقطع والیقین باطل محض وزنائے صرف ہے''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم:رسالہ ازالۃ العارص:377-جامعہ نظامیہ لاہور)

توضیح:قسم اول میں اس شخص کا ذکر ہے جو کفریات کلامیہ کو مانتا ہوتو یہ شخص کافر کلامی ہوگا۔ کفریات کلامیہ کو ماننے کا ثبوت اس شخص کے قول یا تحریر سے ہوگا۔لوگوں کے مفروضہ سے نہیں۔

قسم دوم:

''اوراگر ایسے عقائد خود نہیں رکھتا،مگر کبرائے وہابیہ یا مجتہدین روافض خذلہم اللہ تعالیٰ

کہ وہ عقائد رکھتے ہیں، انھیں امام وپیشوا یا مسلمان ہی مانتا ہے تو بھی یقیناً اجماعاً خود کافر ہے کہ جس طرح ضروریات دین کا انکار کفر ہے یونہی ان کے منکر کو کافر نہ جاننا بھی کفر ہے‘‘۔

(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم: رسالہ ازالۃ العار ص: 378- جامعہ نظامیہ لاہور)

توضیح: قسم دوم کے بیان میں صراحت ہے کہ یہ ایسا فرد ہے جو خود کفریات کلامیہ سے خالی ہو، لیکن ان کفریات کے قائلین کو مومن مانتا ہو تو قائلین کفریات کو مومن ماننے کے سبب وہ کافر ہوگا۔ کفریات کلامیہ کے قائلین کو مومن ماننے کا ثبوت اس شخص کے قول وتحریر ودیگر قرائن سے ہوگا، مثلاً اس کی اقتدا میں نماز ادا کرنا۔ لوگوں کے مفروضہ سے نہیں۔

قسم سوم:

’’اور اگر اس سے بھی خالی ہے۔ ایسے عقائد والوں کو اگر چہ اس کے پیشوایانِ طائفہ ہوں، صاف صاف کافر مانتا ہے (اگر چہ بد مذہبوں سے اس کی توقع بہت ہی ضعیف اور تجربہ اس کے خلاف پر شاہد قوی ہے) تو اب تیسرا درجہ کفریات لزومیہ کا آئے گا‘‘۔

(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم: رسالہ ازالۃ العار: ص378- جامعہ نظامیہ لاہور)

توضیح: قسم سوم کے بیان میں صراحت ہے کہ یہ ایسا فرد ہے جو خود بھی کفریات کلامیہ سے خالی ہو، اور ان کفریات کے قائلین کو کافر مانتا ہو تو کفریات کلامیہ سے خالی ہونے اور قائلین کفریات کو کافر ماننے کا ثبوت اس شخص کے قول یا تحریر سے ہوگا۔ لوگوں کے مفروضہ سے نہیں۔

قسم چہارم:

’’اور اگر اس سے تجاوز کر کے کوئی وہابی ایسا فرض کیجئے جو خود بھی ان تمام کفریات سے خالی ہو، اور ان کے قائلین جملہ وہابیہ سابقین ولاحقین سب کو گمراہ وبد مذہب مانتا، بلکہ بالفرض قائلان کفریات مانتا اور لازم الکفر ہی جانتا ہو‘‘۔ (فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم: رسالہ ازالۃ العار: ص382-383- جامعہ نظامیہ لاہور)

توضیح:قسم چہارم کے بیان میں صراحت ہے کہ یہ ایسا فرد ہے جوخود بھی تمام کفریات سے خالی ہو،اوران کفریات کے قائلین کوگمراہ وبد مذہب ، بلکہ قائلین کفر ولازم الکفر مانتا ہوتو ان کفریات سے خالی ہونے اور قائلین کفریات کوگمراہ ولازم الکفر ماننے کا ثبوت اس شخص کےقول یاتحریر سے ہوگا۔لوگوں کے مفروضہ سے نہیں۔

غیر مقلدوہابیہ کے بنیادی عقائد میں کفریات کلامیہ نہیں،اس کے باجودامام احمد رضا قادری نے فرمایا کہ کوئی ایسا غیر مقلد وہابی نہیں ہوگا جوکافرفقہی نہ ہو۔(الا ماشاءاللہ تعالیٰ)

دیوبندی فرقہ کے بنیادی عقائد میں کفریات کلامیہ ہیں ، پھربھی لوگ دوستی یا رشتہ داری کے سبب نرم گوشہ رکھتے ہیں اور دیوبندیوں کومحض گمراہ یعنی غیر کافرفقہی بتاتے ہیں۔

امام احمد رضا قادری نے غیر مقلدوہابیہ سے متعلق رقم فرمایا:''دنیا کے پردے پرکوئی وہابی ایسا نہ ہوگا جس پرفقہائے کرام کے ارشادات سے کفرلازم نہ ہو۔(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم:رسالہ ازالۃ العار:ص 381-382-جامعہ نظامیہ لاہور)

(2)نہ سنی،نہ دیوبندی

اگرکوئی کہتا ہے کہ ہم نہ سنی ہیں،نہ دیوبندی تواس کا حکم یہ ہے کہ سنیت کے انکار کے سبب وہ سنی نہیں ہے۔اس انکار سے ضروریات اہل سنت کا بھی انکار ہوگیا۔جس طرح خودکو غیر مسلم کہنے سے ضروریات دین کا انکار ہوجاتا ہےاورایسے شخص کوغیر مسلم سمجھا جاتا ہے۔

فقہائے احناف اوران کے مؤیدین کے یہاں ضروریات اہل سنت کا منکر بھی کافر ہے،لہٰذا یہ کافرفقہی ہوگا، بشرطے کہ اس کے عقائد میں کوئی کفرکلامی نہ ہو۔اگراس کے عقائد میں کفرکلامی ہوتووہ کافرکلامی ہے۔

مذکورہ شخص کواگرکوئی فقیہ کافرومرتد قراردے تواس کامفہوم یہ ہے کہ وہ کافرفقہی ہے۔فقہا کافرفقہی کوبھی مرتد کہتے ہیں،لیکن کافرکلامی سے ایک درجہ نیچے رکھتے ہیں۔

طارق انور مصباحی

جاری کردہ:01:فروری2021

☆☆☆☆☆

مبسملا وحامدا::ومصلیا ومسلما

نماز وتبلیغ کے نام پر دیوبندیوں کے ساتھ

قسط سوم

قسط دوم میں ان لوگوں کا ذکر تھا جوخودکو دیوبندی کہتے ہیں۔قسط سوم میں ان لوگوں کا ذکر ہے جوخودکوسنی کہتے ہیں اور دیوبندیوں سے بھی ربط وتعلق رکھتے ہیں۔اسی طرح بعض لوگ مشکوک ومشتبہ ہوتے ہیں۔ایسے لوگوں کے احکام اس قسط میں مرقوم ہیں۔

خودکوسنی کہنے والے کا حکم

اگرکوئی خودکوسنی کہتا ہے،لیکن دیوبندیوں کی اقتدا کرتا ہے،ان کے ساتھ میل جول رکھتا ہےتو اس کے حکم میں تفصیل ہے۔دیوبندیوں کے کفریات کلامیہ سے آشنا ہوکراس کی اقتدا کرتا ہےتو کافر ہے۔اگرصرف اتنا جانتا ہے کہ یہ لوگ بدمذہب ہیں۔ان کے کفریات کلامیہ سے آگاہ نہیں تواقتدا کے سبب سخت گنہ گار ہے۔

کفریہ کلامیہ سے واقف ہونے کے بعدکافرکلامی کی اقتدا کے سبب حکم کفراس لیے ہے کہ اس کی اقتدا سے یہ واضح ہے کہ اقتدا کرنے والا اس کومومن سمجھتا ہے،کیوں کہ کافر وغیرمسلم،کسی پنڈت وپادری کی اقتدا میں نماز نہیں ہوتی،پس اس نے اسے مومن سمجھا۔

اگرلاعلمی کے سبب کافرکلامی کوگمراہ سمجھ کراس کے پیچھے نماز پڑھ لی تو یہ بھی مکروہ تحریمی اورسخت گناہ ہے۔اگراس کے کفرکلامی سے آگاہ ہوکراس کی اقتدا میں نماز ادا کی توحکم کفر ہے۔

مسئلہ: کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کچھ آدمی حضور کے عقائدکو بہت اچھااور بہتر جانتے ہیں اور دیوبندی مولویوں کے عقائدکو بہت براجانتے ہیں اور بڑے پکے سنت جماعت ہیں،لیکن بہ سبب بےعلمی اورنادانی کے ان کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔

حضور کی تحریروں سے اتنا شوق نہیں جوحق اور ناحق معلوم کریں۔آیا ان کے پیچھے بھی نماز پڑھی جائے ،یانہیں اوراس مرض میں بہت مخلوق مبتلا ہے۔

الجواب: جسے یہ معلوم ہوکہ دیو بندیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی ہے، پھران کے پیچھے نماز پڑھتا ہے،اسے مسلمان نہ کہا جائے گا کہ پیچھے نماز پڑھنا اس کی ظاہر دلیل ہے کہ ان کو مسلمان سمجھا ،اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کو مسلمان سمجھنا کفر ہے،اسی لیے علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق دیو بندیوں کو کافر مرتد لکھا اور صاف فرمایا کہ:من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔

جوان کے عقائد پر مطلع ہوکرانہیں مسلمان جانا درکنار،ان کے کفر میں شک ہی کرے ،وہ بھی کافر اور جن کو اس کی خبرنہیں ،اجمالاً اتنا معلوم ہے کہ یہ برے لوگ بدعقیدہ بدمذہب ہیں ،وہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے سخت اشد گنہ گار ہوتے ہیں اوران کی وہ نمازیں سب باطل وبیکار:واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ جلد ششم:ص 77-رضا اکیڈمی ممبئ)

توضیح:فرقہ تفضیلیہ محض گمراہ ہے تو ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اورواجب الاعادہ ہوتی ہے۔اگر مرتد کو لاعلمی کے سبب محض گمراہ سمجھ کراس کی اقتدا میں نماز پڑھ لی تو لاعلمی کے سبب کافر تو نہیں ہوگا،لیکن یہاں نماز مکروہ تحریمی نہیں، بلکہ باطل ہوگی۔عدم علم کے سبب نماز کے بطلان کا حکم نہیں بدلا،گرچہ لاعلمی میں اقتدا کرنے پر حکم کفر وارد نہیں ہوا۔

کفریات پر مطلع ہوکر اقتدا کرنا

امام احمد رضا قادری سے سوال کیا گیا کہ ایک مولوی اورایک حکیم نانوتوی،گنگوہی اور تھانوی کو اپنا پیشوا وسرتاج اہل سنت مانتے ہیں،ان دونوں کا حکم کیا ہے؟

(فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص 103 - رضا اکیڈمی ممبئ)

اسی طرح جولوگ اس مولوی اور حکیم کے باطل خیال سے مطلع ہوکران دونوں کوامام

بنائے ،ان کے پیچھے نماز پڑھے ،اور کہے کہ یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں ،ہمیں ان سے کیا کام؟ آخر یہ دونوں بھی تو عالم ہیں،ان کا کیا حکم ہے؟

(فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص104 - رضا اکیڈمی ممبئی)

امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے جواب میں رقم فرمایا:

''جوان کے خیالات وحالات پر مطلع ہوکر انہیں عالم جانے ،یا قابل امامت مانے ،ان کے پیچھے نماز پڑھے، وہ بھی انہیں کی طرح کافر ومرتد ہے کہ: من شک فی کفرہ فقد کفر۔ اس کے لیے حسام الحرمین کی وہ عبارتیں کہ سوال سوم میں مذکور ہوئیں ،کافی ہیں ۔ یوں ہی جوان احکام ضروریات اسلام کو کہے: یہ مولوی کے جھگڑے ہیں، وہ بھی کافر ہے'' ۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص109 - رضا اکیڈمی ممبئی)

توضیح: جو کفریات پر مطلع ہوکر ایسے آدمی کو عالم یا قابل امامت جانے ،یا اس کے پیچھے نماز پڑھے، وہ بھی اسی طرح کافر ہے۔اسی طرح کافر کو کافر ماننا ضروریات اسلام سے ہے ۔ جو اس مسئلہ کو مولویوں کا جھگڑا کہے، وہ بھی کافر ہے، کیوں کہ ضروریات دین کی بے ادبی کفر ہے۔ضروریات دین اعلیٰ درجہ کے فرائض یعنی فرائض قطعیہ ہیں۔ان کو مانے بغیر اسلام وایمان کا تصور نہیں۔آج کل لوگ نفس پرستی کے سبب بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں ۔

مرتدین وضالین سے میل جول رکھنے کا حکم

گمراہ لوگوں سے میل جول رکھنے والا اگر ان لوگوں کے عقائد سے واقف ہوکر ان لوگوں کو گمراہ نہیں مانتا تو خود گمراہ ہے۔اگر مرتد لوگوں سے میل جول رکھنے والا ان لوگوں کے کفریہ عقائد سے واقف ہوکر ان لوگوں کو مرتد نہیں مانتا ہے تو خود مرتد ہے۔

اگر گمراہ کو گمراہ اور مرتد کو مرتد مانتا ہے، پھر بھی میل جول رکھتا ہے تو فاسق ہے۔

ضرورت وحاجت کی صورتیں مستثنیٰ ہیں۔مختصر وضاحت درج ذیل فتویٰ میں ہے۔

مسئلہ: جوشخص وہابیہ سے میل جول اور باہمی شادی بیاہ رکھتا ہو، اور یہ جانتے ہوئے کہ یہ وہابی ہے، اس کے یہاں شادی بیاہ کر سکتے ہیں جب کہ یہ معلوم ہے کہ وہابیہ سے اس کا میل جول ہے۔ بینوا توجروا

الجواب: وہابیہ سے میل جول رکھنے والا ضرور وہابی ہے کہ وہابیہ کو گمراہ بددین نہیں جانتا تو خود گمراہ بددین ہے اور اس کے ساتھ مناکحت ہو ہی نہیں سکتی، اور اگر ان کو گمراہ بد بدین جانتا اور کہتا ہے پھر بھی ان سے میل جول رکھتا ہے تو سخت فاسق بیباک ہے اس کی مناکحت سے احتراز چاہئے: واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ص172-نوری دارالاشاعت بریلی شریف)

توضیح: وہابیہ سے میل جول رکھنے والا وہابی تسلیم کیا جائے گا۔ اب اگر وہ ان کے کسی غلط عقیدہ کو بالکل نہیں مانتا، نہ خود کو وہابی کہتا ہے، بلکہ ان کو گمراہ وبددین جانتا ہے تو وہ مومن اور سنی ہے اور فاسق وفاجر ہے۔ یہاں غیر مقلد وہابی کا ذکر ہے، جو صرف کافر فقہی ہے۔

اگر یہی سوال دیوبندی سے متعلق ہوتا تو اس طرح جواب رقم فرماتے: ’’اگر ان کو کافر ومرتد جانتا اور کہتا ہے، پھر بھی ان سے میل جول رکھتا ہے تو سخت فاسق بیباک ہے‘‘۔

بلاضرورت بدمذہبوں سے میل جول رکھنا ناجائز وحرام ہے اور ناجائز سمجھ کر بلا ضرورت ان سے میل جول رکھنا فسق عملی ہے اور ایسا آدمی فاسق وفاجر ہے، لیکن فسق عملی کے باوجود مومن وسنی ہے۔ کبھی ضرورت وحاجت کے سبب کسی بدمذہب سے بہ قدر ضرورت وحاجت میل جول کی اجازت ہوتی ہے۔ عام حالات میں اجازت نہیں۔

مشکوک ومشتبہ لوگوں کا حکم کیا ہے؟

مشکوک افراد سنیت کا دعویٰ کریں تو ان کے عقائد کی تفتیش وتحقیق کے بعد ہی ان کو سنی قرار دیا جائے گا۔ قسط اول میں مشتبہ لوگوں کی تفتیش وتحقیق کے طریقے بیان کیے گئے۔

مشکوک لوگوں کی تحقیق کی جائے گی اور جن پر شک وشبہہ کی گنجائش نہیں ،ان پر بدگمانی کرنا حرام ہے۔مشتبہ لوگوں کا دعوی سنیت بلاتحقیق قبول نہیں کیا جا سکتا۔ان سے دیوبندیوں اوروہابیوں کے عقائد سے متعلق سوال کیا جائے۔اگران عقائد کوغلط بتائے اور ان کے لکھنے والوں کوبھی غلط مانے اورگمراہ کوگمراہ وکافرکوکافر مانے تواسے سنی مانا جائے۔

امام احمد رضا نے رقم فرمایا:''اگراس میں کوئی بات وہابیت کی نہ دیکھی،نہ کوئی قوی وجہ شبہہ کی ہےتو بلاوجہ شبہہ نہ کیا جائے،بدگمانی حرام ہے،اوراگراس میں وہابیت پائی تو ثابت شدہ بات اس کی قسموں سے دفع نہ ہوجائے گی۔وہابی اکثر ایسی قسمیں کھایا کرتے ہیں۔

قال اللّٰہ تعالٰی: یَحْلِفُونَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا کَلِمَۃَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوا بَعْدَ اِسْلَامِہِمْ–نہ ان کی قسموں کا اعتبار۔**قال اللّٰہ تعالٰی: اِنَّہُمْ لَا اَیْمَانَ لَہُمْ.**

اوراگرکسی وجہ سے شبہہ ہےتو صرف ان قسموں پرقناعت نہ کریں،بلکہ اس سے دریافت کریں کہ تواسمٰعیل دہلوی ونذیرحسین دہلوی ورشیداحمد گنگوہی وقاسم نانوتوی واشرف علی تھانوی اوران کی کتابوں تقویۃ الایمان ومعیار الحق وبراہین قاطعہ وتحذیرالناس وحفظ الایمان وبہشتی زیوروغیرہا کوکیسا جانتا ہے؟اگرصاف کہے کہ یہ لوگ بے دین گمراہ ہیں اوریہ کتابیں کفروضلالت سے بھری ہوئی ہیں،تو ظاہر یہ ہے کہ وہابی نہیں،ورنہ ضرور وہابی ہے۔جھوٹوں کی قسم پراعتبار نہ کرنا قرآن اوراللہ پراعتبار نہ کرنانہیں۔

اِذَا جَآئَکَ الْمُنٰفِقُونَ قَالُوا نَشْہَدُ اِنَّکَ لَرَسُولُ اللّٰہِ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ انک لرسولہ واللّٰہ یشھد ان المنافقون لکذبون::اتخذوا ایمانھم جنۃ فصدوا عن سبیل اللّٰہ انھم ساء ما کانوا یعملون.

(فتاویٰ رضویہ: جلدششم:ص79-رضااکیڈمی ممبئ)

منافقین خودکومسلمان کہتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دعویٰ کوقبول نہیں فرمایا اور

ارشادفرمایا کہ وہ مومن نہیں: (وماھم بمؤمنین) (سورہ بقرہ: آیت 8)

اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادہ ہے۔ بندوں کو مشکوک لوگوں کی تحقیق وتفتیش کے بعد ہی حقائق اور سچائی علم ہوگا، اس لیے تفتیش کرنی ہوگی۔

آج کل دیوبندی مولوی بھی خود کوسنی اور اہل سنت کہتے اور لکھنے لگے۔ وہ لوگ خود کو اہل سنت (دیوبند) کہتے ہیں، اور اہل سنت وجماعت کو بدعتی اور بریلوی کہتے ہیں۔

خود کو اہل سنت دیوبند کہنا اور دیوبندی کہنا دونوں کا حکم یکساں ہے۔ الفاظ کے بدل جانے سے یہاں شرعی حکم نہیں بدلے گا۔ اس دیوبندی مذہب کی تعبیر جس لفظ سے بھی ہو، حکم وہی رہے گا۔ سلفی لوگ بھی خود کو اہل سنت اور اہل سنت کو بدعتی قرار دیتے ہیں۔

سنی کون ہے؟

سنی صرف اس کو مانا جائے گا جو ضروریات دین وضروریات اہل سنت کو مانتا ہو۔ ساتھ ہی اہل سنت وجماعت کے اجماعی عقائد کو مانتا اور شعار اہل سنت پر قائم ہو۔

اگر کوئی عورت کسی مفتی کو کہے کہ میں مرد ہوں، مجھے عورت سے نکاح کی اجازت دی جائے تو کیا مفتی اس جھوٹے اقرار کے سبب اسے کسی عورت سے نکاح کی اجازت دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

جھوٹے اقرار کے سبب اسلام سے خروج

مسلم اور سنی ہونے کے لیے صرف سچا اقرار معتبر ہے، جب کہ اسلام وسنیت سے خروج کے لیے جھوٹا اقرار بھی کافی ہوگا، مثلاً لہو ولعب کے طور پر کہا کہ میں مجوسی ہوں تو دائرۂ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ اگر اس نے سچا اقرار کیا ہے تو وہ خود اسلام چھوڑ چکا۔

اگر لہو ولعب کے طور پر کہا تو یہ تلاعب بالدین ہے اور تلاعب بالدین کفر ہے۔ جب کفر ثابت ہو گیا تو اسلام سے خروج ثابت ہو گیا، پس خروج میں جھوٹا اقرار بھی کافی ہے۔

فرقہ وہابیہ:اقسام واحکام

طارق انور مصباحی

جاری کردہ:03:فروری2021

☆☆☆☆☆

مبسملا و حامدا::ومصلیا ومسلما

نماز وتبلیغ کے نام پر دیوبندیوں کے ساتھ

قسط چہارم

قسط سوم میں اس بات کی وضاحت پیش کی گئی ہے کہ مشکوک ومشتبہ افراد کی حقیقت کیسے معلوم کی جائے؟ اور مشکوک افراد کا حکم شرعی کیا ہے؟ قسط اول میں بھی اس پر بحث مرقوم ہوئی۔

قسط چہارم میں یہ بحث ہے کہ کوئی شخص کسی گمراہ ،مرتد یا کافر جماعت کا مذہبی شعار اختیار کر لے تو کب اس کا شمار اس جماعت میں ہوگا، اور کب اس جماعت میں شمار نہیں ہوگا؟

کافر قوم سے وہ قوم مراد ہے جو کلمہ خواں نہ ہو۔ مرتد جماعت سے وہ جماعت مراد ہے، جو کلمہ خواں ہے، لیکن اس پر کفر وارتداد کا حکم ہے۔

اس مضمون میں صرف مذہبی شعار پر بحث ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ گمراہ، مرتد اور کافر جماعتوں کے قومی شعار سے متعلق مستقل مضامین خاص عنوان کے ساتھ مرقوم ہوں گے۔

کسی گمراہ ،مرتد یا کافر جماعت میں شمولیت کی صورتیں

کسی جماعت کا فرد ہونا متعدد امور سے ثابت ہوگا: (1) اس جماعت کے عقائد کو ماننا (2) اس جماعت کا فرد ہونے کا اقرار کرنا، یا اس میں شمولیت کی بات کہنا (3) اس جماعت کے مذہبی شعار کو اپنانا، اور اس جماعت کا فرد ہونے سے انکار نہ کرنا، یا انکار پر کوئی قرینہ نہ ہونا۔ اگر اس جماعت میں شمولیت سے انکار یا انکار پر قرینہ ہو تو حکم بدل جائے گا۔

گمراہ یا مرتد جماعت کے مذہبی شعار کو اختیار کرنے کا حکم

مذہبی شعار اور قومی شعار میں فرق ہے۔ دونوں کا حکم الگ ہے۔ اس قسط میں صرف مذہبی شعار پر بحث ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ قومی شعار پر مستقل مضامین آئیں گے۔

کفار کے مذہبی شعار اختیار کرنے والے کا حکم یہ ہے کہ وہ کافر ہے،گر چہ وہ اسلام کے تمام احکام کا اقرار کرتا ہو،اور کفر کے تمام باطل اعتقادات کا انکار کرتا ہو۔

اگر کوئی گمراہ یا مرتد جماعت کے مذہبی شعار کو اپنایا،لیکن اس نے شعار بدمذہبیت سمجھ کر نہیں اپنایا، بلکہ اپنی تحقیق یا کسی کی تحریر وتقریر کے سبب اسے مغالطہ ہو گیا اور اس نے اس شعار کو اختیار کرلیا تو گر چہ اس نے شعار بدمذہبیت کو اپنایا ہے،لیکن چوں کہ اس بدمذہب جماعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں،اسے بدمذہب ہی سمجھتا ہے،اوران بدمذہبوں کا جو حکم ہے،یعنی کفر یا ضلالت ۔وہ ان بدمذہبوں کو حکم شرعی کے مطابق کافر یا گمراہ سمجھتا ہے تو اس آدمی کو اس بدمذہب جماعت کا فرد نہیں سمجھا جائے گا ،نہ ہی اسے سنیت سے خارج مانا جائے گا۔ ہاں ، اس کے جرم کے اعتبار سے اس پر فسق و گناہ کا حکم ہوگا،اوراس سے منع کیا جائے گا۔

(الف)شعار وہابیت کے ساتھ انکار وہابیت ہوتو حکم وہابیت نہیں

اگر کوئی دیوبندیت اور وہابیت کا انکار کرتا ہے۔وہابیہ کو گمراہ وبددین اور دیوبندیوں کو مرتد جانتا ہے،لیکن بعض شعار اہل سنت کو غلط کہتا ہے تو سنیت سے خارج نہیں ہوگا،گر چہ شعار سنیت کا انکاروہابیہ ودیابنہ کا مذہبی شعار ہے۔جب وہابیت ودیوبندیت سے صریح انکار کرتا ہے تو انکار کے سبب وہابیوں،دیوبندیوں میں اس کو شمار نہیں کیا جائے گا۔

فتاویٰ رضویہ سے ایک سوال اور جواب کا ضروری حصہ مندرجہ ذیل ہے۔

سوال: جوتعزیہ بنانے والے کو کافر اوراس کی اولا د کو حرامی اور قیام مولود کو بدعت سیئہ اور حاضری عرائس بزرگان کو فعل لغو سمجھتا ہے،وہ شخص کیسا ہے۔سنی حنفی ہے،یانہیں؟

امام احمد رضا قادری نے جواب میں رقم فرمایا:’’قیام مجلس مبارک کو بدعت سیئہ اور حاضری اعراس طیبہ کو لغو سمجھنا شعار وہابیہ ہے،اور وہابیہ سنی کیا،مسلمان بھی نہیں کہ اللہ ورسول کی علانیہ توہین کرتے ہیں اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:قل ا باللّٰہ و آیاتہ ورسولہ کنتم

تستھزؤن: :لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم۔

ان سے فرمادو: کیااللہ اوراس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ،تم کافر ہوچکے،اپنے ایمان کے بعد۔

ہاں بالفرض اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ وہابیت و وہابیہ سے جدا ہو۔وہابیہ کو گمراہ و بددین، دیو بندیہ کو کفار مرتدین جانتا مانتا ہو،صرف قیام وعرس میں کلام رکھتا ہوتو محض اس وجہ پر اسے سنیت وحنفیت سے خارج نہ کہا جائے گا،مگر آج کل یہ فرض ازقبیل فرض باطل ہے۔

آج وہ کون ہے کہ ان میں کلام کرے،اور ہو سنی:اللّٰھم ،مگر بہ تقیہ کہ وہابیہ میں روافض سے کچھ کم نہیں''۔(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم:ص73-رضا اکیڈمی ممبئ)

توضیح: قیام وعرس پر اعتراض کے سبب جوحکم از روئے شرع عائد ہوتا ہے،وہ حکم نافذ ہوگا،لیکن اس کو وہابی نہیں سمجھا جائے گا، کیوں کہ وہ وہابیت ووہابیہ سے جدا ہے۔

وہابیوں کو گمراہ اور دیو بندیوں کو کافر مانتا ہے تو یہ اپنے دیوبندی اور وہابی ہونے کا انکار ہے۔انکار ہوجانے پر محض شعار کے سبب اس کو وہابی نہیں کہا جا سکتا۔

مذکورہ بالافتویٰ میں بھی وہابیہ کی تقیہ بازی کا ذکر ہے اور یہ عیب جیسے روافض میں ہے ،ویسے ہی وہابیہ میں ہے۔وہابیہ بھی اپنے برے عقائد کو چھپاتے ہیں۔

شعار وہابیت اور انکار وہابیت سے متعلق ایک سوال وجواب مندرجہ ذیل ہے۔

مسئلہ:ازقصبہ شیش گڑھ ڈاک خانہ خاص بریلی:

مسؤلہ سید محمد سجاد حسین صاحب-29 محرم الحرام 1337ھ

(۱)زید باوجود ادعائے صدیق الوارثی کے اسماعیل دہلوی کو حضرت مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ لکھتا ہے۔

(۲) بکر اپنے آپ کو چشتی حیدری بتاتا ہے اور مندرجہ ذیل امور پر اعتقاد رکھتا ہے،

یعنی مسلمان جو حضرات پیرانِ پیر جناب شیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گیارہویں شریف مقرر کر کے ان کی رُوح پرفتوح کو ثواب پہنچاتے ہیں، اس کی بابت کہتا ہے کہ گیارہویں تاریخ مقرر کرنا مذموم ہے۔

ماہِ رجب کی بابت لکھتا ہے کہ اس ماہ کے نوافل، صلوٰۃ وصوم وعبادت کے متعلق بڑے بڑے ثوابوں کی بہت سی روایتیں ہیں، اُن میں صحیح کوئی بھی نہیں، اور یہ بات بالکل غلط اور بے سند ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانے کا حکم ماہِ رجب میں ہوا تھا۔

ماہِ شعبان میں حلوا پکانا یا تیرھویں کو عرفہ کرنا، عید کے دن کھانا تقسیم کرنا ممنوع ہے۔ ماہِ محرم میں کھچڑا یا شربت خاص کر کے پکانا، پلانا اور اماموں کے نام کی نیاز دلانا اور سبیل لگانا بہت بری بدعتیں ہیں۔ ماہِ صفر میں کسی خاص ثواب یا برکت کا خیال رکھنا جہل ہے۔

سید احمد رائے بریلوی کو نیک، بزرگ، بلکہ ولی جانتا ہے، پس کیا فرماتے ہیں علمائے دین ایسے اشخاص کے حق میں کہ ان کا اصلی مذہب کیا ہے؟ اور امور مذکورہ بالا کی اصلیت مفصل طور سے تحریر فرمائی جائے۔

الجواب: (۱) صورت مذکورہ میں زید گمراہ بد دین نجدی اسمٰعیلی ہے اور بحکم فقہائے کرام اس پر حکمِ کفر لازم، جس کی تفصیل کتاب الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوھابیہ سے ظاہر: واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) بکر ہوشیار وہابی معلوم ہوتا ہے۔ گیارہویں شریف کو مذموم، شعبان کے حلوے، تیرہویں کے عرفے، عید کے کھانے کو مطلقاً بلا ممانعت شرعی ممنوع، محرم شریف کے کھچڑے، شربتِ ائمہ اطہار کی سبیل کو مطلقاً بدعتِ شنیعہ کہنا شعارِ وہابیہ ہے، اور وہابیہ گمراہ، بد دین۔

احادیثِ اعمال رجب کو صحیح نہ کہنا بڑی چالاکی ہے۔ اصطلاح محدثین کی صحت یہاں درکار نہیں۔ فضائلِ اعمال میں ضعاف بالاجماع مقبول ہیں۔ رجب میں کشتی بنانے کا

حکم نہ ہوا تھا، بلکہ رجب میں کشتی چلی اور اعدا پر قہر اور محبوبوں پر "وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوٰحٍ وَّ دُسُرٍ : : تَجْرِی بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَن كَانَ كُفِرَ" کا فضل اسی مہینہ میں ظاہر ہوا۔

یہ عبداللہ بن عباس وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی حدیثوں سے ثابت ہے۔صفر وسرُ مہ عاشورہ کی نسبت اس کا قول رَ د نہ کیا جائے، اگر چہ ثانی میں اختلاف کثیر ہے۔

اگر صراط مستقیم کے کلماتِ باطلہ کو باطلہ، کفریہ کو کفریہ، اسماعیل دہلوی کو گمراہ بددین جانتا ہے، وہابیت سے جدا ہے تو سید احمد کو صرف بزرگ جاننے سے وہابی نہ ہوگا، ورنہ وقد بینا الآیات لقوم یعقلون کماھدانا ربنا تبارک وتعالیٰ عما یصفون: واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم: ص 72- رضا اکیڈمی ممبئی)

سوال: جب سید احمد رائے بریلوی بھی اسماعیل دہلوی کے عقیدہ پر تھا تو وہ بھی گمراہ اور کافر فقہی ہوگا، پھر اس کو بزرگ ماننے والا وہابی کیوں نہیں ہوگا؟

جواب: اس نے اسماعیل دہلوی کے غلط عقائد ونظریات کو تسلیم نہیں کیا اور انہی عقائد ونظریات کو ماننا دراصل وہابیت ہے تو اس نے وہابیت سے انکار کر دیا۔اب اس پر حکم وہابیت عائد نہیں ہوگا۔

ہاں، کافر فقہی کو کافر فقہی نہ ماننے والا کافر فقہی ہوگا، اور گمراہ کو گمراہ نہ ماننے والا گمراہ ہوگا۔کوئی سنی کہلانے والا اسماعیل دہلوی کو گمراہ نہ مانے تو گمراہ ہوگا، لیکن وہ وہابی نہیں ہوگا، کیوں کہ وہ وہابیوں کے عقائد باطلہ کو نہیں مانتا۔

وہابیوں کے پیشوا یعنی اسماعیل دہلوی کو اپنا پیشوا نہیں مانتا ہے۔گر چہ شعار وہابیت کو اختیار کیا، لیکن وہ وہابیت کا انکار کرتا ہے۔اپنے وہابی ہونے کا اقرار نہیں کرتا تو وہ وہابی نہیں، گر چہ رائے بریلوی کو بزرگ سمجھنے کے سبب گمراہ ہے۔

(ب) شعار رفض کے ساتھ انکار رافضیت پر قرینہ ہوتو حکم رافضیت نہیں

امام احمد رضا قادری نے رقم فرمایا: ''شہادت نامے نثر یا نظم جو آج کل عوام میں رائج ہیں، اکثر روایات باطلہ وبے سروپا سے مملو، اوراکاذیب موضوعہ پر مشتمل ہیں، ایسے بیان کا پڑھنا سننا وہ شہادت ہو خواہ کچھ، اور مجلس میلا د مبارک میں ہو خواہ کہیں اور، مطلقاً حرام وناجائز ہے، خصوصاً جبکہ وہ بیان ایسی خرافات کو متضمن ہو جن سے عوام کے عقائد میں زلل آئے کہ پھر تو اور بھی زیادہ زہر قاتل ہے۔ ایسے ہی وجوہ پر نظر فرما کر امام حجۃ الاسلامی محمد محمد غزالی قدس سرہ وغیرہ ائمہ کرام نے حکم فرمایا کہ شہادت نامہ پڑھنا حرام ہے۔

علامہ ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی صواعق محرقہ میں فرماتے ہیں:

(قال الغزالی وغیرہ یحرمہ علی الواعظ وغیرہ روایة مقتل الحسن والحسین وحکایاته)

پھر فرمایا: **(ما ذکر من حرمة روایة قتل الحسین وما بعدہ لاینافی ماذکرته فی هذا الکتاب-لان هذا البیان الحق الذی یجب اعتقادہ من جلالة الصحابة وبرائتهم من کل نقص بخلاف ما یفعله الوعاظ الجهلة فانهم یأتون بالاخبار الکاذبة والموضوعة ونحوها ولا یبیّنون المحامل والحق الذی یجب اعتقادہ-الخ)**

یونہی جبکہ اس سے مقصود غم پروری وتصنع حزن ہو تو یہ نیت بھی شرعًا نامحمود، شرع مطہر نے غم میں صبر وتسلیم اور غم موجود کو حتی المقدور دل سے دور کرنے کا حکم دیا ہے، نہ کہ غم معدوم بتکلف وزور لانا، نہ کہ بتصنع وزور بنانا، نہ کہ اسے باعث قربت وثواب ٹھہرانا، یہ سب بدعات شنیعہ روافض ہیں جن سے سنی کو احتراز لازم''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد نہم: حصہ اول ص 62-رضا اکیڈمی ممبئی)

توضیح: منقولہ بالا عبارت میں امام احمد رضا قادری نے متعدد امور کو بدعات روافض

میں شمار فرمایا۔وہ بدعات روافض، شعار رافضیت ہیں ،لیکن ان شعار رفض کواختیار کرنے کے سبب امام موصوف نے ان سنیوں کورافضی قرار نہیں دیا، کیوں کہ جوسنی ان امور کوانجام دیتے ہیں،وہ اپنے سنی ہونے کااقرار کرتے ہیں اور شیعہ ہونے کاانکار کرتے ہیں۔

مشہور قانون ہے:(**الصریح یفوق الدلالة**) ۔یہاں سنی ہونے کی صراحت موجود ہےاور شعار میں صراحت نہیں، بلکہ دلالت ہوتی ہے کہ جس مذہب کے شعار کواختیار کیا ہے،اس مذہب کواختیار کیا ہے۔

یہاں قرینہ بھی موجود ہے کہ ان سنی حضرات نے لاعلمی میں شعار رافضیت کواختیار کر لیااور ان کا مقصود شعار رفض کو اختیار کرنا نہیں ، بلکہ حضرت امام حسین شہید کربلا و جملہ اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اظہار محبت مقصود ہے،گر چہ شیعوں کودیکھ کر لاعلمی میں ان لوگوں نے غلط طریقہ اپنا لیا ہے،لیکن زندگی بھر مذہب اہل سنت وجماعت پران کا قائم رہنااور ساری عبادات ومعمولات اورعقائدومسائل میں اہل سنت وجماعت کی پیروی کرنااور خاص اس امر میں بھی علم ومعرفت کے بعد مسئلہ کو ماننااور تسلیم کرنا قوی قرینہ ہے کہ یہ لوگ محض لاعلمی میں اس طریقے کواختیار کر لیے۔

ان کا مقصود شیعوں کی پیروی نہیں ، بلکہ حضرات اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اظہار محبت مقصود ہے،پس اہل سنت وجماعت سے وابستگی اوررافضیت سے انکار پرقرینہ ہونے کے سبب شعار کاحکم نافذ نہیں ہوگا،جیسا کہ صریح انکار کی صورت میں شعار کاحکم نافذ نہیں ہوتا ہے۔

(ج) بلاانکار وہابیت،شعار وہابیت اختیار کرنے پرحکم وہابیت

(۱)امام احمد رضا قادری نے رقم فرمایا:’’فاتحہ کو بدعت کہنا،زیارات مزارات طاہرہ کو قبر پرستی بتانا،نیاز حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کونام کی پوجا کہنا،تعظیم آثار

شریفہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضور کی اطاعت نہ ماننا یہ سب شعار وہابیت ہیں، اور وہابیہ گمراہ، بد دین، بلکہ کفار و مرتدین ہیں''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص185 - رضا اکیڈمی ممبئ)

(۲)امام احمد رضا قادری سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو یاغوث کہنا حرام کہتا ہے۔میلاد شریف کے قصائد خوانی کو ناجائز کہتا ہے۔اولیاء اللہ کی فاتحہ خوانی جیسے گیارہویں شریف وغیرہ کو ناجائز کہتا ہے۔

امام احمد رضا قادری نے جواب میں فرمایا:''ایسے اقوال کا قائل نہیں ہوتا،مگر وہابی۔ مسلمانوں کو اس کے وعظ میں جانا جائز نہیں''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص154 - رضا اکیڈمی ممبئ)

(۳)امام احمد رضا قادری نے رقم فرمایا:''نیاز نذر کرنا جائز ہے،اور اولیا سے طلب دعا مستحب ہے،اور یہاں ان مسائل میں کلام کرنے والے نہیں،مگر وہابی،اور وہابی مرتد ہیں اور مرتد کے پیچھے نماز باطل محض، جیسے گنگا پرشاد کے پیچھے:واللہ تعالیٰ اعلم''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ششم:ص170 - رضا اکیڈمی ممبئ)

توضیح:مذکورہ بالا عبارتوں سے واضح ہوگیا کہ کسی بد مذہب کلمہ گو جماعت کے شعار کو اختیار کرنے پر اسی جماعت میں شمار ہوگا،جب کہ صریح انکار یا انکار پر قرینہ موجود نہ ہو۔

نسبت کے سبب حکم کی تبدیلی

مسئلہ:زید کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ذاتِ پاک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برابر پیدا کرسکتا ہے،مگر بموجب اپنے وعدہ کے پیدا نہیں کرے گا۔زید کا امامِ نماز ہونا محققین علما کے نزدیک درست ہے یا نہیں؟

الجواب:حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بہت فضائل جلیلہ وخصائص کریمہ

نا قابل اشتراک ہیں، جیسے افضل الانبیاء خاتم النبیین ،سید المرسلین ،اول خلق اللہ، افضل خلق اللہ، اول شافع ،اول مشفع ، نبی الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔اگر اس وقت اس طرف قائل کا ذہن نہ گیا، محض عموم قدرت پیش نظر تھا، اُسے تفہیم کی جائے ،اگر تابعِ حق وطالبِ حق ہوگا ،ضرور سمجھ جائے گا ،اور اپنی غلطی سے باز آئے گا۔

اور اگر باوصفِ تفہیم عناد واستکبار ولداد واصرار کرے تو ضرور بد مذہب ہے۔اسے امام بنانا ہرگز جائز نہیں اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب، یہ بھی اس وقت ہے کہ قول مذکور بعلت وہابیت نہ ہو،ورنہ اب دیوبندیوں نے وہابیہ میں اسلام کا نام نہ رکھا جوان کے مثل اللہ ورسول کی شدید واضح و نا قابل تاویل توہینیں کرتے ہیں،خود کافر ہیں، ورنہ اتنا ضرور ہے کہ ان توہینوں کے کرنے والوں کو کافر نہیں کہتے ۔ یہ ان کے صدقے میں کافر ہوئے ۔علمائے حرمین شریفین دیوبندیوں کی نسبت تحریر فرما چکے کہ: **من شک فی کفرہ فقد کفر** ۔جوان کے کفر شک کرے،خود کافر ہے۔والعیاذ باللہ تعالیٰ: واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم:ص60-61-رضا اکیڈمی ممبئ)

توضیح: مذکورہ بالا فتویٰ کا مفہوم یہ ہے کہ اگر اس نے ناسمجھی کے سبب وہ بات کہی تو گمراہ ہے۔اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوگی ،اور اگر وہ وہابی ہے تو عہد حاضر کے وہابی کافر ہیں اور کافر کے پیچھے نماز باطل۔

دیوبندیوں نے وہابی مذہب میں اسلام کا نام بھی باقی نہیں رکھا، کیوں کہ دیوبندیوں نے وہابی مذہب میں قبیح اضافہ کر دیا ہے ،لہٰذا اب وہ تمام غیر مقلد وہابیہ بھی کافر ہیں جو انکار ختم نبوت کے عقیدہ اور دیگر باطل عقائد میں دیوبندیوں کے ساتھ ہیں اور مرتد دیوبندیوں کو مرتد نہیں مانتے ،یعنی غیر مقلد وہابیہ اپنے برادر حقیقی دیوبندی وہابیہ کی محبت میں مرتد ہو گئے ۔دیوبندیوں میں بھی سبھوں نے کفریات نہیں بکا تھا، وہ چند گرو گھنٹال تھے، پھر ان کی

محبت میں دیگر دیابنہ مرتد قرار پائے، کیوں کہ دیگر لوگ ان کومومن اور اپنا پیشوا مانتے رہے۔

اہل سنت و جماعت کے یہاں شخصیت پرستی نہیں ہے۔امام احمد رضا قادری کی باتیں ہم نے اس لیے تسلیم کی ہیں کہ انہوں نے دین کے صحیح مسائل بیان فرمائے ہیں۔

ذاتی طور پر ہمیں بریلی شہر میں رہنے والوں سے محبت اور قصبہ دیوبند میں رہنے والوں سے عداوت نہیں۔اہل دیوبند بھی تمام غلط امور سے توبہ کرلیں تو وہ ہمارے بھائی ہیں ۔اگر اپنی لغزشوں پر قائم رہیں تو وہ مرتد ہیں۔ہم شخصیت پرستی کے قائل نہیں۔

کفار کے مذہبی شعار پر شخصی کفر کا حکم

اگر کافر جماعت کا مذہبی شعار اپنایا، جیسے زنار باندھنا تو محض اس مذہبی شعار اپنانے کے سبب اس پر کفر کا حکم عائد ہوگا۔اس طرح مرتد جماعت کے مذہبی شعار اور کافر جماعت کے مذہبی شعار کے حکم میں فرق ہے۔کافر جماعت کے مذہبی شعار اختیار کرنے پر حکم کفر ہے اور گمراہ و مرتد جماعت کے مذہبی شعار اختیار کرنے پر حکم ضلالت ہے۔

امام احمد رضا قادری نے تحریر فرمایا:''جو مرتکب حرام ہے، مستحق عذاب جہنم ہے،اور جو مرتکب کفر فقہی ہے، جیسے دسہرے کی شرکت یا کافروں کی جے بولنا،اس پر تجدید اسلام لازم ہے،اور اور اپنی عورت سے تجدید نکاح کرے،اور جو قطعاً کافر ہوگیا، جیسے دسہرے میں بطور مذکور ہنود کے ساتھ ناقوس بجانے یا معبودان کفار پر پھول چڑھانے والا کافر مرتد ہوگیا ،اس کی عورت نکاح سے نکل گئی۔اگر تائب ہو،اور اسلام لائے، جب بھی عورت کو اختیار ہے۔ بعد عدت جس سے چاہے،نکاح کرلے،اور بے توبہ مرجائے تو اسے مسلمانوں کی طرح غسل وکفن دینا حرام،اس کے جنازے کی شرکت حرام،اسے مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام،اس پر نماز پڑھنا حرام،الیٰ غیر ذلک من الاحکام: واللہ تعالیٰ اعلم''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ششم:ص150-149-رضا اکیڈمی ممبئی)

صرف ایک علامت اختیار کرنے کا حکم

اگر کسی گمراہ، مرتد یا کافر جماعت کے ایک شعار اور ایک علامت کو اپنایا تو بھی تشبہ ہو جائے گا، اور شرعی حکم نافذ ہوگا۔ فتاویٰ رضویہ (جلد نہم: جز دوم: ص148 تا 151) میں اس سے متعلق ایک مفصل فتویٰ مرقوم ہے۔اس کا ایک اقتباس مندرجہ ذیل ہے۔

''جو بات کفار یا بدمذہبان اشرار یا فساق فجار کا شعار ہو، بغیر کسی حاجت شرعیہ کے برغبت نفس اس کا اختیار مطلقاً ممنوع وناجائز و گناہ ہے، اگر چہ وہ ایک ہی چیز ہو کہ اس سے اس وجہ خاص میں ضرور ان سے تشبہ ہوگا۔اسی قدر منع کو کافی ہے، اگر چہ دیگر وجوہ سے تشبہ نہ ہو''۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد نہم: جز دوم: ص148 - رضا اکیڈمی ممبئی)

طارق انور مصباحی

جاری کردہ: 04: فروری 2021

☆☆☆☆☆

مبسملا وحامدا::ومصلیا ومسلما

کافر کلامی، کافر فقہی اور گمرہوں سے نکاح کا حکم

رسالہ:''ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار''میں نکاح کے جو احکام بیان کیے گئے ہیں،اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کافر کلامی سے نکاح باطل ہے اور نکاح کے بعد قربت زنائے خالص ہے،جیسے مجوس وہنود سے نکاح باطل ہے،اور بعد نکاح قربت زنائے خالص ہے۔

کافر فقہی سے نکاح سخت ناجائز وحرام وسخت گناہ ہے۔چوں کہ فقہا اس کو کافر کہتے ہیں تو ان کے اصول کے مطابق کافر فقہی سے نکاح بھی باطل اور بعد نکاح قربت زنائے خالص ہونا چاہئے۔امام احمد رضا قادری نے غیر مقلدین کی قسم سوم کے بیان میں (فتاویٰ رضویہ: جلد پنجم:ص261-نوری دارالاشاعت:بریلی شریف)تفصیل رقم فرمائی ہے۔

گمراہ جو کافر کلامی یا کافر فقہی نہ ہوتو اس سے نکاح سخت ناجائز اور گناہ کا کام ہے۔

کفائت کے مسئلہ کے سبب متعدد صورتوں میں مسلمہ عورت کا نکاح گمراہ مرد سے باطل محض اور بعد نکاح قربت،زنائے خالص ہے۔(فتاویٰ رضویہ: جلد پنجم:ص262)

مسلمہ عورت کا نکاح کتابی مرد سے باطل،اور بعد نکاح قربت زنائے خالص ہے۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد پنجم:ص262-نوری دارالاشاعت:بریلی شریف)

مسلم مرد کا نکاح کتابیہ ذمیہ عورت سے مکروہ،اور کتابیہ حربیہ عورت سے ناجائز ہے۔

امام احمد رضا قادری نے رقم فرمایا:''کتابیہ سے نکاح کا جواز بمعنی عدم ممانعت وعدم گناہ صرف کتابیہ ذمیہ میں ہے جو مطیع الاسلام ہو کر دارالاسلام میں مسلمانوں کے زیر حکومت رہتی ہو۔وہ بھی خالی از کراہت نہیں، بلکہ بے ضرورت مکروہ ہے۔فتح القدیر وغیرہ میں فرمایا:

(الاولیٰ ان لا یفعل،ولا یأکل ذبیحتھم الا للضرورۃ)

مگر کتابیہ حربیہ سے نکاح بمعنی مذکور جائز نہیں، بلکہ عندالتحقیق ممنوع وگناہ ہے''۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد پنجم:ص270-نوری دارالاشاعت:بریلی شریف)

اطلاع:اس موضوع سے متعلق تفصیلی معلومات رسالہ:ازالۃ العار سے حاصل کریں۔

طارق انور مصباحی

جاری کردہ:23:مارچ2021

☆☆☆☆☆

مبسملا وحامدا::ومصلیا ومسلما

گمراہ،کافر فقہی وکافر کلامی کی اقتدا میں نماز

امام احمد رضا قادری نے رسالہ:ازالۃ العار میں کافر کلامی،کافر فقہی اور گمراہ(جو کافر فقہی یا کافر کلامی نہ ہو)سے نکاح کا حکم یکجا بیان فرمادیا ہے۔نماز میں اقتدا کا حکم اور نماز جنازہ میں شرکت کا حکم متفرق طور پر بیان کیا گیا ہے۔ان کو جمع کرنے کی کوشش ہے۔

جہاں کفر فقہی یا کفر کلامی کا حکم ہوگا،وہاں توبہ،تجدید ایمان اور تجدید نکاح کا حکم ہوگا۔

کفر کلامی میں مرتکب ایمان سے بالکل خارج ہوجاتا ہے اور نکاح باطل ہوجاتا ہے۔ کفر فقہی میں ایمان سے ضعیف سا تعلق باقی رہتا ہے اور نکاح میں نقص آجاتا ہے،اس لیے یہاں بھی تجدید ایمان وتجدید نکاح کا حکم ہے۔توبہ کا حکم ہر گناہ کے لیے ہے،گرچہ وہ کفر نہ ہو۔

ضلالت کا لفظ کبھی کفر کلامی وکفر فقہی کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔یہاں ضلالت سے وہ ضلالت مراد ہے جو کفر فقہی وکفر کلامی نہ ہو۔گمراہ فرقوں میں ایسا گمراہ فرقہ تفضیلیہ ہے ،کہ وہ صرف گمراہ ہے،کفر فقہی اور کفر کلامی ان کے عقائد میں نہیں۔

افراد واشخاص میں مثلاً وہ دیوبندی وغیر مقلد وشیعہ ایسا ہوگا جو ان فرقوں کے فقہی کفریات وکلامی کفریات کا انکار کرتا ہو،لیکن وہ اپنے کو ان جماعتوں میں شمار کرتا ہو،اوران کے شعار پر قائم ہو۔ایسے فرد کا وجود مشکل ہے،لیکن ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار میں نکاح کا حکم لکھا گیا تو قارئین کے مسلسل سوال کے سبب نماز میں اقتدا اور نماز جنازہ کا حکم فتاویٰ رضویہ سے جمع کرنے کی کوشش ہے:واللہ الموفق وہوالمستعان

گمراہ محض کی اقتدا میں نماز پڑھنے کا حکم

مسئلہ::محرم الحرام ۱۳۳۹ھ-اہل سنت وجماعت کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ سیدنا ابوبکر

صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام افضل البشر ہیں۔زید وخالد دونوں اہل سادات ہیں۔زید کہتا ہے کہ جوشخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوحضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پرفضیلت دیتا ہے،اُس کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے۔

خالد کہتا ہے کہ میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ حضرت ابا بکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفضیلت ہے اور ہر سید تفضیلیہ ہے اور تفضیلیہ کے پیچھے نماز مکروہ نہیں ہوتی ، بلکہ جوتفضیلیہ کے پیچھے نماز مکروہ بتائے،خوداس کے پیچھے مکروہ ہوتی ہے۔

الجواب: تمام اہل سنت کا عقیدہ اجماعیہ ہے کہ صدیق اکبروفاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے افضل ہیں۔ائمہ دین کی تصریح ہے جومولیٰ علی کواُن پرفضیلت دے،مبتدع بدمذہب ہے،اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔فتاویٰ خلاصہ وفتح القدیروبحرالرائق وفتاویٰ عالمگیریہ وغیرہا کتب کثیرہ میں ہے:**ان فضل علیا علیهما فمبتدع**۔اگرمولیٰ علی کوصدیق وفاروق پرفضیلت دیتے تو بدعتی ہے۔

غنیۃ وردالمحتار میں ہے:**الصلٰوۃ خلف المبتدع تکرہ بکل حال**۔بدمذہب کے پیچھے ہرحال میں نماز مکروہ ہے۔ارکانِ اربعہ میں ہے:**الصلوۃ خلفهم تکرہ کراهة شدیدة**۔تفضیلیوں کے پیچھے نماز سخت مکروہ یعنی مکروہ تحریمی ہے کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب: واللہ تعالیٰ اعلم۔(فتاویٰ رضویہ جلدسوم:ص266-رضااکیڈمی ممبئ)

توضیح:منقولہ بالاعبارت سے فرقہ تفضیلیہ کا عقیدہ بھی معلوم ہوگیا،نیز یہ بھی معلوم ہوگیا کہ بدمذہب کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

قال التفتازانی الشافعی:(وحکم المبتدع البغضُ وَالْعَدَاوَةُ وَالْاِعْرَاضُ عَنْهُ وَالْاِهَانَةُ وَالطَّعْنُ وَاللَّعْنُ وَ كَرَاهِيَّةُ الصلٰوۃ خَلْفَه)

(شرح المقاصد: جلددوم:ص270)

کافرفقہی کی اقتدا میں نماز پڑھنے کا حکم

صحیح قول کے مطابق کافرفقہی کی اقتدا میں نماز پڑھنا بھی باطل ہے،یعنی فرضیت ادا نہیں ہوگی۔دوسرا قول یہ ہے کہ نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی۔

امام احمد رضا قادری نے رقم فرمایا:''مبتدع کی بدعت اگر حد کفر کو پہنچی ہو،اگر چہ عند الفقہا یعنی منکر قطعیات ہو،گر چہ منکر ضروریات نہ ہو،تو صحیح یہ ہے کہ اس کے پیچھے نماز باطل ہے: کمافی فتح القدیر ومفتاح السعادۃ والغیاثیۃ وغیرہا: کہ وہی احتیاط جو متکلمین کو اس کی تکفیر سے باز رکھے گی،اس کے پیچھے نماز کے فساد کا حکم دے گی:**فان الصلاۃ اذا صحت من وجوہ وفسدت من وجه حکم بفسادها** :ورنہ مکروہ تحریمی''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد سوم:ص273-رضا اکیڈمی ممبئی)

توضیح:منقولہ بالا عبارت میں بتایا گیا کہ صحیح قول کے مطابق کافرفقہی کی اقتدا میں نماز بھی باطل ہے،جیسے کافر کلامی کی اقتدا میں نماز باطل ہے۔

اگر کوئی کافرفقہی کو اس کے کفریات پر مطلع ہو کر بھی مومن کامل الایمان سمجھتا ہے تو وہ خود کافرفقہی ہے۔اقتدا کرے یا نہ کرے۔اسی طرح کافر کلامی کے کفریہ عقائد پر مطلع ہو کر اس کو مومن ماننے والا کافر ہے۔خواہ اقتدا کرے،یا نہ کرے۔

اسماعیل دہلوی کافرفقہی تھا۔اس کو مومن ماننے والا بھی اسی طرح کافرفقہی ہوگا۔ایک قول کے مطابق کافرفقہی کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔وہی حکم دہلوی کو مومن ماننے والے کا بھی ہوگا کہ اس کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو شخص اسماعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان کو حق جانتا ہو،اس کے پیچھے نماز پڑھنا چاہئے،یا نہیں؟

بینوا توجروا

الجواب: اگراس کے ضلالت وکفریات پر آ گاہی ہوکر اسے اہل حق جانتا ہوتو خوداس کی مثل گمراہ بددین ہے،اوراس کے پیچھے نماز کی اجازت نہیں۔

اگرنادانستہ پڑھ لی ہوتو جب اطلاع ہو،اعادہ واجب ہے: **کما هو الحكم في سائر اعداء الدين من المبتدعين الفسقة المردة المفسدين۔**

اوراگرآ گاہ نہیں تو اسے اس کے اقوال ضالہ دکھائے جائیں ،اس کی گمرہی بتائی جائے۔رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ بطورنمونہ مطالعہ کرایا جائے۔اگراب بعد اطلاع بھی اسے اہل حق کہے تو وہی حکم ہے، اوراگرتوفیق پائے ،حق کی طرف فاخوانکم فی الدین-واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم ۔(فتاویٰ رضویہ جلدسوم:ص189-رضااکیڈمی ممبئی)

توضیح:منقولہ بالا اقتباس سے معلوم ہوا کہ گمراہ اورکافرفقہی دونوں کی اقتدامیں نماز مکروہ تحریمی اورواجب الاعادہ ہے۔صحیح قول کے مطابق کافرفقہی کی اقتدامیں نماز باطل ہے۔

کافرکلامی کی اقتدامیں نمازپڑھنے کاحکم

اگرلاعلمی کے سبب کافرکلامی کوگمراہ سمجھ کراس کے پیچھے نماز پڑھ لی تو یہ بھی مکروہ تحریمی اورسخت گناہ ہے۔اگراس کے کفرکلامی سے آ گاہ ہوکراس کی اقتدامیں نمازادا کی توحکم کفرہے۔

مسئلہ: کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کچھ آدمی حضور کے عقائدکو بہت اچھااوربہتر جانتے ہیں اوردیوبندی مولویوں کے عقائدکو بہت براجانتے ہیں اوربڑے پکے سنت جماعت ہیں،لیکن بہ سبب بےعلمی اورنادانی کےان کے پیچھے نمازپڑھ لیتے ہیں۔

حضورکی تحریروں سے اتناشوق نہیں جوحق اورناحق معلوم کریں۔آیاان کے پیچھے بھی نمازپڑھی جائے ،یانہیں اوراس مرض میں بہت مخلوق مبتلاہے۔

الجواب: جسے یہ معلوم ہوکہ دیوبندیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی ہے، پھران کے پیچھے نماز پڑھتا ہے،اسے مسلمان نہ کہا جائے گا کہ پیچھے نماز پڑھنا اس

کی ظاہر دلیل ہے کہ ان کو مسلمان سمجھا، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کو مسلمان سمجھنا کفر ہے، اسی لیے علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق دیوبندیوں کو کافر مرتد لکھا اور صاف فرمایا کہ: من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔

جو ان کے عقائد پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جاننا درکنار، ان کے کفر میں شک ہی کرے ، وہ بھی کافر اور جن کو اس کی خبر نہیں، اجمالاً اتنا معلوم ہے کہ یہ برے لوگ بدعقیدہ بدمذہب ہیں، وہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے سخت اشد گنہ گار ہوتے ہیں اور ان کی وہ نمازیں سب باطل وبیکار: واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ جلد ششم: ص 77 - رضا اکیڈمی ممبئ)

توضیح: فرقہ تفضیلیہ محض گمراہ ہے تو ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور واجب الاعادہ ہوتی ہے۔ اگر مرتد کو لاعلمی کے سبب محض گمراہ سمجھ کر اس کی اقتدا میں نماز پڑھ لیا تو لاعلمی کے سبب کافر تو نہیں ہوگا، لیکن یہاں نماز مکروہ تحریمی نہیں، بلکہ باطل ہوگی۔ عدم علم کے سبب نماز کے بطلان کا حکم نہیں بدلا، گرچہ لاعلمی میں اقتدا کرنے پر حکم کفر وارد نہیں ہوا۔

امام احمد رضا قادری نے رقم فرمایا: ''دیوبندی عقیدے والوں کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔ ہوگی ہی نہیں۔ فرض سر پر رہے گا اور ان کے پیچھے پڑھنے کا شدید عظیم گناہ۔

علاوہ امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہمارے تینوں ائمہ مذہب امام اعظم وامام ابو یوسف وامام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نقل فرماتے ہیں:

لا تجوز الصلاۃ خلف اھل الاھواء

اس میں سب برابر ہیں۔ نماز پنج گانہ ہو، خواہ جمعہ یا عید یا جنازہ یا تراویح۔ کوئی نماز ان کے پیچھے ہو سکتی ہی نہیں ، بلکہ اگر (ان کو قابل امامت یا مسلمان جاننا بھی درکنار)ان کے کفر میں شک ہی کرے، تو خود کافر ہے، جبکہ ان کے خبیث اقوال پر مطلع ہو۔

علمائے کرام حرمین شریفین بالاتفاق فرماتے ہیں: من شک فی عذابہ وکفرہ فقد کفر۔ جو

شخص ان کے کافر ہونے میں شک کرے، وہ بھی کافر ہے''۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد سوم ص235-رضا اکیڈمی ممبئی)

توضیح: دیو بندیوں کی اقتدا نماز باطل ہوگی۔اگر ان کے کفریات پر مطلع ہو کر ان کو مومن مانے، یا قابل امامت مانے تو یہ کفر ہے۔خواہ اقتدا کرے یا نہ کرے۔

طارق انور مصباحی

جاری کردہ:24: جنوری2021

☆☆☆☆☆

مبسملا وحامدا::ومصلیا ومسلما

بدعتی اور بدمذہب کی اقتدا میں نماز کا حکم

فرقہ بجنوریہ کی جانب سے ایک فتویٰ وائرل ہوا ہے جس میں بدعتی وبدمذہب کی اقتدا میں نماز کا حکم بیان کیا گیا ہے۔چوں کہ مسئلہ مشکل ہے،اس لیے لغزش ہوسکتی ہے۔

کافر کلامی کی اقتدا میں نماز کا حکم

جومومن نہیں ہے،یعنی کلمہ خواں ہے،لیکن مرتد اور کافر کلامی ہے۔اس کی اقتدا میں نماز باطل محض ہے اور فرض کی ادائیگی نہیں ہوگی،بلکہ فرض مقتدی کے ذمہ باقی رہے گا،گرچہ لاعلمی میں اس کی اقتدا میں نماز ادا کرلی ہو۔

(فتاویٰ رضویہ جلد سوم:ص235-236-رضا اکیڈمی ممبئی)

بدعتی اور بدمذہب کی اقتدا میں نماز کا حکم

بدعتی اور بدمذہب،یعنی جو اہل سنت وجماعت سے خارج ہو،لیکن مذہب اسلام سے بالکل خارج نہ ہو،جیسے فرقہ تفضیلیہ۔ایسے بدمذہب اور بدعتی کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔اس کی اقتدا کرنے والا سخت گنہ گار ہے،لیکن فرضیت اس کے ذمہ سے ساقط ہوجائے گی۔بدمذہبوں میں جوکافر فقہی ہو،ان کے بارے میں صحیح قول یہی ہے کہ ان کی اقتدا میں نماز فاسد ہے۔فرضیت کی ادائیگی نہیں ہوگی۔

امام احمد رضا قادری نے رقم فرمایا:''مبتدع کی بدعت اگر حد کفر کو پہنچی ہو،اگرچہ عند الفقہا یعنی منکر قطعیات ہو،گرچہ منکر ضروریات نہ ہو،تو صحیح یہ ہے کہ اس کے پیچھے نماز باطل ہے:کمافی فتح القدیر ومفتاح السعادۃ والغیاثیۃ وغیرہا:کہ وہی احتیاط جو متکلمین کو اس کی تکفیر سے باز رکھے گی،اس کے پیچھے نماز کے فساد کا حکم دے گی:(فان الصلاۃ اذا صحت من

وجوہ وفسدت من وجہ حکم بفسادھا) : ورنہ مکروہ تحریمی‘‘۔

(فتاویٰ رضویہ جلد سوم:ص273-رضا اکیڈمی ممبئی)

توضیح:منقولہ بالا عبارت میں بتایا گیا کہ صحیح قول کے مطابق کافر فقہی کی اقتدا میں نماز بھی باطل ہے، جیسے کافر کلامی کی اقتدا میں نماز باطل ہے۔

شبہہ کا سبب کیا ہے؟

دراصل بعض اہل علم کو اس سبب سے شبہہ ہو جاتا ہے کہ بعض عبارتوں میں یہ ہے کہ بدعتی وبدمذہب کی اقتدا میں نماز اوران سے نکاح جائز ہےاور بعض عبارتوں میں ہے کہ ان کی اقتدا میں نماز جائز نہیں ،ان سے نکاح جائز نہیں، پس شبہہ ہونے لگتا ہے کہ یہ متعارض اقوال ہیں۔ان میں کوئی راجح اورکوئی مرجوح ہوگا۔جوراجح ہو،اس پرعمل ہوگا۔

حالاں کہ اس مسئلہ میں کوئی تعارض نہیں۔اس مقام پر جواز کا دوسرامفہوم ہے۔اس مفہوم کی وضاحت امام احمد رضا قادری کے فتاویٰ سے کی جاتی ہے، کیوں کہ وہ امام معتمد ہیں ،اور وہ فتاویٰ عوام الناس کے عمل کے واسطے مرقوم ہوئے۔شروحات ومطولات میں مختلف قسم کے علمی مباحث ہوتے ہیں، جو اہل علم اور محققین کے لیے مرقوم ہوتے ہیں۔

امام احمد رضا قادری نے رقم فرمایا:’’زمانہائے خلافت میں سلاطین خود امامت کرتے ،اورحضور عالم ما کان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کومعلوم تھا کہ ان میں فساق وفجار بھی ہوں گے کہ:**(ستکون علیکم امراء یؤخرون الصلاۃ عن وقتھا)** اورمعلوم تھا کہ اہل صلاح کے قلوب ان کی اقتدا سے تنفر کریں گے،اورمعلوم تھا کہ ان سے اختلاف ، آتش فتنہ کومشتعل کرنے والا ہوگا،اوردفع فتنہ،دفع اقتدائے فاسق سے اہم واعظم تھا۔

قال اللہ تعالیٰ:**(والفتنۃ اکبر من القتل)**

لہٰذا دروازۂ فتنہ بند کرنے کے لیے ارشاد ہوا:**(صلوا خلف کل بر وفاجر)**

یہ اس باب سے ہے:(من ابتلی ببلیتین اختار اھونھما)

اورفقہا کا قول:(تجوز الصلوۃ خلف کل بروفاجر)اسی معنی پر ہے جواوپرگزرے کہ نماز فاسق کے پیچھے بھی ہوجاتی ہے،اگر چہ غیرمعلن کے پیچھے مکروہ تنزیہی اور معلن کے پیچھے مکروہ تحریمی ہوگی''۔(فتاویٰ رضویہ:جلدسوم ص206-207-رضااکیڈمی ممبئ)

امام احمدرضا نے رقم فرمایا:''پنج گانہ میں ہرشخص صحیح الایمان،صحیح القرأۃ،صحیح الطہارۃ ،مردعاقل بالغ غیرمعذورامامت کرسکتا ہے،یعنی اس کے پیچھے نماز ہوجائے گی،اگر چہ بوجہ فسق وغیرہ مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہو۔تجوز الصلوۃ خلف کل بروفاجر کے یہی معنی ہیں''۔

(فتاویٰ رضویہ:جلدسوم ص205-رضااکیڈمی ممبئ)

نماز جمعہ،وعیدین میں جماعت شرط ہے،کسوف یعنی سورج گہن کی نماز میں جماعت سنت ہے۔ان نمازوں کی امامت ہرکوئی نہیں کرسکتا۔صرف درج ذیل تین قسم کے افراد ان نمازوں کی امامت کرسکتے ہیں۔

(1)بادشاہ اسلام،یااس کا مقررکردہ حاکم یاامام۔

(2)جہاں اسلامی حکومت نہ ہو،وہاں شہر کا بڑاعالم،یااس کا مقررکردہ امام۔

(3)جہاں کوئی عالم دین نہ ہوتو عام مسلمان جس کوامام مقررکرلیں۔

اسلامی سلطنتوں میں اگر بادشاہ،یااس کے حکام وامراوائمہ فاسق ہوں،اورمومنین کسی مومن صالح قابل امامت کومقررکرلیں،ان کی اقتدامیں نماز پڑھیں تو فتنہ برپاہوگا۔

اسی فتنہ سے روکنے کے واسطے حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے امراوحکام کی اقتدا کا حکم دیا ہے۔یہ عام حکم نہیں ہے،بلکہ عذر کے وقت کا حکم ہے۔جہاں عذر نہ ہو، وہاں یہ حکم بھی نہیں ہوگا۔معذورین اورعذر کے وقت کے احکام الگ ہوتے ہیں۔کسی مومن کوقتل کرنے کے واسطے تلوار لے کرایک مشرک کھڑاہے اورکہتا ہے کہ تم کہوکہ دوخدا ہے

،ورنہ تم کو ہلاک کردیں گے۔اس نے مجبوری کے عالم میں کہا کہ دوخدا ہے تو وہ کافر نہیں ، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ بلا عذر کہتا پھرے کہ دوخدا ہے۔ بلا عذر کہے تو کافر ہے۔

خواص اگر وقتیہ نمازوں کی جماعت میں نہ آئیں تو اس پر بھی امرا وحکام وسلاطین کی نظر جائے گی۔عوام میں سے چند لوگ شریک جماعت نہ ہوں تو ان کو نظر انداز کیا جاسکتا ہے ،لیکن کثیر تعداد غائب رہے تو شک ضرور ہوگا ،پھر سلاطین وحکام کی طرف سے فتنہ اور ظلم وجبر ہوگا۔الغرض عوام میں سے بعض لوگ نماز پنج گانہ تنہا پڑھ سکتے ہیں ،لیکن جن نمازوں میں جماعت شرط یا سنت ہے،ان میں کیا کرے؟ مجبوراً ویسے ہی لوگوں کی اقتدا میں نماز جمعہ وعیدین ونماز کسوف ادا کرنا ہوگا۔

امام احمد رضا قادری نے رقم فرمایا:’’جمعہ وعیدین وکسوف میں کوئی امامت نہیں کرسکتا ،اگر چہ حافظ ،قاری ،متقی وغیرہ وغیرہ فضائل کا جامع ہو،مگر وہ جو بحکم شرع عام مسلمانوں کا خود امام ہو کہ بالعموم ان پر استحقاق امامت رکھتا ہو، یا ایسے امام کا ماذون ومقرر کردہ ہو،اور یہ استحقاق علی الترتیب صرف تین طور پر ثابت ہوتا ہے۔

اول: وہ سلطان اسلام ہو۔

ثانی: جہاں سلطنت اسلام نہیں ،وہاں امامت عامہ اس شہر کے اعلم علمائے دین کو ہے۔

ثالث: جہاں یہ بھی نہ ہو،وہاں بجبوری ،عام مسلمان جسے مقرر کرلیں۔

بغیر ان صورتوں کے جو شخص نہ خود ایسا امام ہے، نہ ایسے امام کا نائب وماذون ومقرر کردہ۔اس کی امامت ان نمازوں میں اصلاً صحیح نہیں ۔اگر امامت کرے گا ،نماز باطل محض ہوگی۔ جمعہ کا فرض سر پر رہ جائے گا‘‘۔(فتاویٰ رضویہ: جلد سوم ص205 - رضا اکیڈمی ممبئی)

جواز کا معنی کیا ہے؟

فاسق معلن اور گمراہ وبد مذہب کی اقتدا میں نماز جائز بھی ہے اور مکروہ تحریمی واجب

الاعادہ بھی۔ یہاں جواز کا معنی کیا ہے؟اسی کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔جواز کا ایک معنی صحت مع الاثم ہے کہ وہ کام صحیح ہوگا،لیکن گناہ ہوگا۔ایک معنی ہے حلت،یعنی حلال ہے،حرام یا گناہ نہیں۔جواز کے دیگر معانی بھی ہیں جو حاشیہ: فتاویٰ رضویہ (جلد 11 ص 386-388-جامعہ نظامیہ لاہور) میں مرقوم ہیں۔جواز کے دو معانی درج ذیل ہیں۔

(1) جب کہا جائے کہ بد مذہب وفاسق معلن کی اقتدا میں نماز جائز ہے تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ نماز کی فرضیت ساقط ہو جائے گی،لیکن اس کی اقتدا کے سبب گناہ ہوگا،اور نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی۔

(2) جب کہا جائے کہ بد مذہب وفاسق معلن کی اقتدا میں نماز جائز نہیں ہوگی تو اس کا مفہوم ہے کہ اقتدا کے سبب گناہ ہوگا اور نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی،گرچہ فرضیت ساقط ہو جائے۔

امام احمد رضا قادری نے رقم فرمایا:''عرف فقہ میں جواز دو معنی پر مستعمل۔ایک بمعنی صحت اور عقود میں یہی زیادہ متعارف۔یہ عقد جائز ہے یعنی صحیح مثمر ثمرات مثل افادہ ملک متعہ یا ملک یمین یا ملک منافع ہے،اگر چہ ممنوع وگناہ ہو،جیسے بیع وقت اذان جمعہ۔

دوسرے بمعنی حلت اور افعال میں یہی زیادہ مروج۔یہ کام جائز ہے،یعنی حلال ہے، حرام نہیں،گناہ نہیں،ممانعت شرعیہ نہیں۔

بحرالرائق کتاب الطہارۃ،بیان میاہ میں ہے:(**المشائخ تارة يطلقون الجواز بمعنى الحل-وتارة بمعنى الصحة-وهى لازمة للاول من غير عكس-والغالب ارادة الاول فى الافعال والثانى فى العقود**)

مشائخ لفظ''جواز''کو کبھی حلال ہونے کے معنی میں اور کبھی صحیح ہونے کے معنی میں استعمال کرتے ہیں،جب کہ صحیح ہونا حلال ہونے کو لازم ہے،بغیر عکس کے۔غالب طور پر

افعال میں حلال ہونے اور عقود میں صحیح ہونے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔(ت)

اسی طرح علامہ سید احمد مصری نے حاشیہ در میں نقل کیا اور مقرر رکھا، درمختار میں ہے:

(یجوز رفع الحدث بما ذکر–الخ)

(مذکورہ چیز کے ساتھ حدث کو ختم کرنا جائز ہے:الخ۔ت) اسی پر ردالمحتار میں کہا:

(یجوز ای یصح وان لم یحل فی نحو الماء المغصوب وھو اولی من ارادة الحل وان کان الغالب ارادة الاول فی العقود و الثانی فی الافعال)

یجوز یعنی یصح، اگرچہ حلال نہ ہو، مثلاً غصب شدہ پانی کے ساتھ، اور یہی معنٰی یہاں بہتر ہے بجائے کہ حلال والا معنی مراد لیا جائے، اگرچہ صحیح غالب طور پر عقود میں اور حلال افعال میں استعمال ہوتا ہے۔(ت)

درمختار کتاب الاشربہ میں ہے: **(صح بیع غیر الخمر مامر– و مفادہ صحة بیع الحشیشة والا فیون قلت وقد سئل ابن نجیم عن بیع الحشیشة ھل یجوز فکتب لایجوز فیحمل علی ان مرادہ بعدم الجواز عدم الحل)**

مذکورہ چیزوں میں سے غیر خمر کی بیع صحیح ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ حشیش اور افیون کی بیع صحیح ہے، میں کہتا ہوں کہ ابن نجیم سے حشیش کی بیع کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ جائز ہے تو انھوں نے جواب میں لکھا: لا یجوز۔ ان کا مقصد عدم جواز سے عدم حل ہے۔(ت)

بالجملہ جواز کے یہ دونوں اطلاق شائع وذائع ہیں اور ان کے سوا اور اطلاقات بھی ہیں جن کی تفصیل سے یہاں بحث نہیں۔

اب اس صورت خاصہ میں جواز بمعنی صحت ضرور ہے، یعنی نکاح کر دیں تو ہو جائے گا اور حل بمعنی عدم حرمت وطی بھی حاصل، یعنی اس میں جماع زنا نہ ہوگا، وطی حرام نہ کہلائے گا۔

وذلک کقولہ عز وجل:(و احل لکم ما وراء ذلکم)مع ان فیھن من

یکرہ نکاحھن تحریمًا کالکتابیة کما سیأتی فعلم ان الحل بھذا المعنی لا ینافی الاثم فی الاقدام علی فعل النکاح فافھم واحفظ کیلا تزل واللّٰہ الموفق۔

اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: تمھارے لیے حلال کی گئی ہیں محرمات کے سوا۔ حالاں کہ غیر محرمات میں وہ عورتیں بھی شامل ہیں جن سے نکاح مکروہ تحریمی ہے جیسا کہ کتابیہ عورت کے بارے میں آئندہ بیان ہوگا تو معلوم ہوا کہ اس معنی میں حلال، نکاح کرنے کے اقدام پر گناہ کے منافی نہیں ہے، اس کو سمجھو، اور یاد رکھو، تا کہ غلط فہمی نہ ہو، اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہی ہے۔(ت)

عبارات درمختار وغیرہ: **(تجوز مناکحة المعتزلة لانا لانکفر احدا من اھل القبلة وان وقع الزامالھم فی المباحث)**

(معتزلہ سے نکاح جائز ہے۔ ہم اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتے، اگر چہ بحث کے طور پر ان پر کفر کا الزام ثابت ہے۔ت) کے یہی معنی ہیں۔

پر ظاہر کہ نکاح عقد ہے، اور ابھی بحر الرائق وطحطاوی وردالمحتار سے گزرا کہ عقود میں غالب وشائع جواز بمعنی صحت ہے، مگر وہ عدم جواز بمعنی ممانعت واثم کے منافی نہیں۔

فتح القدیر وغنیۃ وبحر الرائق وغیرہا میں ہے: **(یراد بعدم الجواز عدم الحل- ای عدم حل ان یفعل، وھو لاینافی الصحة)**

عدم جواز سے عدم حل مراد لیا جاتا ہے، یعنی اس کا کرنا حلال نہیں اور یہ صحیح کے منافی نہیں۔(ت)

رہا جواز فعل بمعنی عدم ممانعت شرعیہ، یعنی بد مذہبوں سے سنیہ عورت کا نکاح کر دینا روا ومباح ہو جس میں کچھ گناہ ومخالفت احکام شرع نہ ہو، یہ ہرگز نہیں۔

ارشاد مشائخ کرام: **(المناکحة بین اھل السنة واھل الاعتزال لاتجوز)**

کے یہی معنی ہیں،یعنی سنیوں اورمعتزلیوں میں مناکحت مباح نہیں‘‘۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد یازدہم:ص385-389-جامعہ نظامیہ لاہور)

(فتاویٰ رضویہ: جلد پنجم:ص263-264-نوری دارالاشاعت بریلی شریف)

توضیح:مذکورہ بالا عبارت سے واضح ہوگیا کہ لفظ جواز کے متعدد معانی ہیں۔بعض مقام پر جواز سے حلت مراد ہے کہ یہ فعل حلال ہے،اس میں کوئی گناہ نہیں۔

بعض جگہ جواز سے صحت مراد ہے کہ فعل صحیح ہوگا،لیکن گناہ ہوگا،کیوں کہ کوئی امر ایسا موجود ہے جو گناہ کا سبب ہے۔فاسق معلن و بدمذہب وبدعتی کی اہانت واجب ہے۔

امام بنانا اس کی تعظیم کرنا اور حکم شرعی کی مخالفت کرنا ہے۔اس سبب سے گناہ ہوگا۔

حدیث نبوی میں بدمذہبوں کی اقتدا،ان کی نماز جنازہ،ان کی عیادت،ان کو سلام، ان کے ساتھ نشست وبرخاست،ان کے ساتھ خوردونوش وغیرہ سے منع کیا گیا ہے۔

کیا صالحین نماز دہراتے نہیں تھے؟

بہت سی احادیث صحیحہ میں ان امراوحکام کا ذکر ہے جو نماز میں تاخیر کرنے والے تھے ،پس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دفع فتنہ کے لیے ان کی اقتدا میں نماز کا حکم فرمایا اور نماز کو وقت مستحب میں ادا کرنے کی تاکید فرمائی۔ان احادیث طیبہ میں صرف ان امرا وحکام کا ذکر ہے جو نماز میں تاخیر کرنے والے تھے۔

نماز کو اپنے وقت مستحب پر ادا کرنے کی تاکید وارد ہوئی،اوراس پر صالحین کا عمل تھا۔ وہ وقت مستحب پر نماز کی ادائیگی کے بعد فتنہ کے خوف سے امراوحکام کی اقتدا میں بھی نماز ادا کرتے۔جب وقت مستحب کا اس قدر لحاظ کیا جاتا تھا تو جو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہو، اس نماز کو صالحین نہ دہرائیں،ایسا کیسے ہوسکتا ہے۔

وہ احادیث نبویہ مرقومہ ذیل ہیں،جن میں وقت مستحب میں نماز کی ادائیگی کا حکم ہے

،پھر اسلاف کرام کی تشریح منقول ہے جس میں صالحین کی دوبار نماز کا ذکر ہے،یعنی ایک نماز وقت مستحب میں ادا کرتے ،اور دوسری نماز امرا وحکام کی اقتدا میں ،تا کہ ان حضرات کو غیر حاضر دیکھ کر امرا وحکام فتنہ نہ برپا کریں۔

(1)(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ:كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :سَتَكُوْنُ اُمَرَاءُ بَعْدِىْ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا– قُلْتُ:يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِمَا يَصْنَعُ مَنْ اَدْرَكَهُمْ؟قَالَ:صَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا،فَاِذَا حَضَرْتُمُ الصَّلٰوةَ فَصَلُّوْا) (المعجم الکبیر للطبرانی جلد20 ص143)

(المعجم الاوسط للطبرانی جلداول ص291)

ترجمہ:حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت پاک میں تھے،پس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:عن قریب میرے بعد چند امرا ہوں گے کہ وہ نماز کو اپنے وقت سے مؤخر کریں گے۔میں نے عرض کی۔یارسول اللہ(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)!جوانہیں پائے ،وہ کیا کرے؟آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:نماز کو اس کے وقت پر ادا کرلو،پھر جب نماز کی جماعت میں حاضر ہوجاؤ تو نماز پڑھ لو۔

(2)(عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:كَيْفَ اَنْتَ اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ اُمَرَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا اَوْيُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا؟ قَالَ قُلْتُ:فَمَا تَامُرُنِىْ؟قَالَ:صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا،فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ،فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ) (صحیح مسلم: جلداول:باب کراہیۃ تاخیر الصلوٰۃ)

ترجمہ:حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا:حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:تمہارا حال کیسا ہوگا جب تم پر ایسے امرا ہوں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کریں گے،یا نماز کو اس کے وقت سے قضا کریں گے۔

میں نے عرض کی، پس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نماز کواس کے وقت پرادا کرو، پس اگر تم امراکے ساتھ نماز پالوتو نماز پڑھ لو،اس لیے کہ وہ تمہارے لیے نفل نماز ہے۔

(3)(عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ:اِنَّ خَلِیْلِیْ اَوْصَانِیْ اَنْ اَسْمَعَ وَاُطِیْعَ وَاِنْ کَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ،وَاَنْ اُصَلِّیَ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِہَا،فَاِنْ اَدْرَکْتَ الْقَوْمَ وَقَدْ صَلُّوْا کُنْتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلٰوتَکَ وَاِلَّا کَانَتْ لَکَ نَافِلَۃً)

(صحیح مسلم: جلداول:باب کراہیۃ تاخیر الصلوٰۃ عن وقتہا)

ترجمہ:حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں (امیر کی) سنوں اورفرماں برداری کروں،گر چہ اعضابریدہ(ہاتھ، پاؤں، ناک کٹا ہوا)غلام امیر ہو،اور یہ کہ میں نماز کواس کے وقت پرادا کروں، پس اگر تم قوم کو پاؤ کہ وہ لوگ نماز ادا کر چکے ہیں تو تم نے اپنی نماز کی حفاظت کر لی، ورنہ وہ نماز تمہارے لیے نفل ہوگی۔

توضیح: مذکورہ بالا احادیث مقدسہ کا مفہوم یہ ہے کہ حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ بعد کے زمانوں میں بعض ایسے امراوحکام ہوں گے جونماز کوتاخیر سے ادا کریں گے، پس مسلمانوں کو چاہئے کہ نماز کواس کے مستحب وقت میں اپنے گھروں میں ادا کرلیں، اور اگر مسجد میں جماعت کی نماز مل جائے تواس میں شریک ہوجائیں۔ بعد والی نماز نفل ہوگی۔منقولہ بالا احادیث طیبہ میں گمرہوں واہل بدعت کا ذکر نہیں ہے، بلکہ ان امرا وحکام کا ذکر ہے جووقت پر نماز نہ ادا کریں۔مومنین کوحکم دیا گیا کہ وقت مستحب میں نماز ادا کرلیں اور بعد میں اگر جماعت کی نماز میں شریک ہوں تو نماز نفل قرار پائے گی۔

(1)امام مناوی شافعی نے رقم فرمایا:(فقد صح ان الحجاج وامیرہ الولید کانوا یؤخرونہا عن وقتہا)(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر جلد چہارم:ص132)

ترجمہ: صحیح روایت ہے کہ حجاج بن یوسف ثقفی (م95ھ) اوراس کے امیر ولید بن عبد الملک بن مروان (م95ھ) وغیرہما نماز کواس کے وقت سے مؤخر کر کے ادا کرتے تھے۔

توضیح: کثرت مشاغل کے سبب یہ لوگ نماز کو وقت مستحب کے بعد ادا کرتے تھے ،لیکن ان لوگوں کا یہ عذر عندالشرع قابل قبول نہ تھا۔نماز صحیح اور مستحب وقت پر ہونی چاہئے تھی ۔ایک قول یہ بھی ہے کہ بعض امراوحکام وقت ختم ہوجانے کے بعد نماز ادا کرتے تھے، تب یہ نماز قضا ہوگی، ادانہیں۔

(2)(سَیَکُوْنُ اُمَرَاءُ بِشَغَلِھِمْ اَشْیَاءُ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَنْ وَقْتِھَا فَاجْعَلُوْا صَلٰوتَکُمْ مَعَھُمْ تَطَوُّعًا) (الجامع الصغیر للسیوطی)

ترجمہ: عنقریب کچھ ایسے امراہوں گے کہ ان کو کچھ چیزوں کے مشغول کردینے کی وجہ سے وہ نماز کو اپنے وقت سے مؤخر کر کے ادا کریں گے، پس تم ان کے ساتھ اپنی نماز نفل شمار کرو۔

(3) امام عبدالرؤف مناوی شافعی (952ھ-1031ھ) نے مذکورہ بالا حدیث کی شرح میں رقم فرمایا: (قال القاضی: امرھم بذلک حذرًا من ھیج الفتن واختلاف الکلمة وقال ابن حجر: یشبه انه اشار بذلک الٰی ما وقع فی اٰخر خلافة عثمان من ولایة بعض امراء الکوفة کالولید بن عقبة حیث کان یؤخر الصلٰوة اولا یقیمها علٰی وجهها فکان بعض الورعین یصلی وحده سرًّا ثم یصلی معه خشیة وقوع الفتنة وفیه علم من اعلام النبوة من الاخبار بالشئ قبل وقوعه وقد وقع اشد من ذلک فی زمن الحجاج وغیره)

(فیض القدیر جلد چہارم: ص131-دارالکتب العلمیہ بیروت)

ترجمہ: قاضی عیاض مالکی (476ھ-544ھ) نے فرمایا کہ حضور اقدس سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتنہ برپا ہونے سے اور اختلاف سے بچنے کے لیے اس (یعنی وقت پر گھروں میں نماز ادا کرنے کے باوجود جماعت میں حاضر ہونے) کا حکم دیا۔

امام ابن حجر عسقلانی شافعی (773ھ-852ھ) نے فرمایا کہ شاید اس کے ذریعہ حضور اقدس سول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف اشارہ فرمایا جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے آخری دور میں کوفہ کے بعض امرا جیسے ولید بن عقبہ کے عہد ولایت میں واقع ہوا۔اس طرح کہ وہ نماز میں تاخیر کرتے تھے، یا اس کو صحیح طریقے پر ادا نہیں کرتے تھے، پس بعض متقی حضرات چھپ کر تنہا نماز پڑھ لیتے، پھر فتنہ واقع ہونے کے خوف سے ولید بن عقبہ کے ساتھ نماز پڑھ لیتے،اوراس میں نبوت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے،یعنی کسی چیز کے واقع ہونے سے پہلے اس کی خبر دینا،اور حجاج بن یوسف ثقفی (م95ھ) وغیرہ کے زمانے میں اس سے بھی شدید صورت حال پیش آئی۔

توضیح:اسلام کے قرون اولیٰ میں امرا وحکام نماز کی امامت کیا کرتے تھے،اور وہ تاخیر سے مسجد میں آتے،اس لیے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اپنی نماز وقت پر ادا کرلو، پھر جماعت کے ساتھ بھی نماز ادا کرلو،تاکہ تمہاری غیر حاضری کی وجہ سے کسی طرح کا شک وشبہہ نہ پیدا ہو جائے،اور پابند شرع حضرات ایسا ہی کیا کرتے،تاکہ جماعت مسلمین میں فتنہ نہ پیدا ہو،اور اتحاد قائم رہے۔

حجاج بن یوسف وغیرہ کے زمانے میں یہ صورت حال مزید ابتر ہوگئی۔یہ حضور اقدس سول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک غیبی خبر ہے۔مجموعات احادیث کے ابواب الفتن اور ابواب اشراط الساعہ وغیرہ میں بے شمار احادیث طیبہ میں غیبی خبروں کا ذکر ہے۔ہمارے رسول حضور اقدس تاجدار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام عالم ما کان وما یکون ہیں۔

طارق انور مصباحی

جاری کردہ:10:فروری 2021

☆☆☆☆☆

مبسملا وحامدا::ومصلیا ومسلما

گمراہ، کافر فقہی وکافر کلامی کی نماز جنازہ

گزشتہ مضمون میں مذکورہ بالا تینوں طبقات کی اقتدا میں نماز کی ادائیگی سے متعلق بحث تھی۔کافر کلامی چوں کہ دائرۂ اسلام سے بالکل خارج اور غیر مسلم ہے،اس لیے اس کی اقتدا میں نماز کا حکم وہی ہے جو غیر مسلمین یعنی مجوسی ویہود وہنود وغیرہ کی اقتدا میں نماز کا حکم ہے کہ نماز بالکل ادا ہی نہیں ہوگی اور باطل ہوگی۔فرضیت ذمہ سے ساقط ہی نہیں ہوگی۔

نیز اقتدا کرنا اس بات پر دلیل بن جائے گا کہ وہ کافر کلامی کو مومن اعتقاد کرتا ہے، ورنہ اس کی اقتدا نہیں کرتا اور کافر کلامی کے کفریہ عقائد پر مطلع ہوکر اس کو مومن اعتقاد کرنا کفر کلامی ہے،اس لیے اس مقتدی پر حکم کفر عائد ہوگا۔اپنے دین وایمان کی حفاظت کریں۔

صحیح قول کے مطابق کافر فقہی کی اقتدا میں بھی نماز باطل ہے۔دوسرے قول کے مطابق کافر فقہی اور گمراہ مذکور کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔عوام الناس مکروہ کا لفظ سن کر اس کو ہلکا سمجھنے لگتے ہیں۔دراصل حرام کی طرح اس کا ارتکاب بھی سخت گناہ اور سبب عذاب ہے۔یہ حرام کے قریب ہے۔بسا اوقات اس کو حرام بھی کہا جاتا ہے۔

جس طرح کافر کلامی کو مومن ماننے والا کافر کلامی ہے۔اسی طرح کافر فقہی کو مومن کامل الایمان ماننے والا کافر فقہی اور گمراہ کو مومن کامل الایمان ماننے والا گمراہ ہے۔

گمراہ کی نماز جنازہ کا حکم

عہد حاضر کے روافض ضروریات دین کے انکار کے سبب کافر کلامی ہیں۔عہد ماقبل کے تبرائی روافض جو کسی ضروری دینی کا مفسرا انکار نہیں کرتے تھے،وہ کافر فقہی تھے۔شیعوں کا فرقہ تفضیلیہ محض گمراہ ہے،یعنی کافر فقہی یا کافر کلامی نہیں۔امام احمد رضا قادری نے ایک ہی

فتویٰ میں گمراہ، کافرفقہی وکافرکلامی تینوں کی نماز جنازہ پڑھنے کا حکم بیان فرمادیا ہے۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اہل شیعہ کی نمازِ جنازہ پڑھنا اہل سنت وجماعت کے لیے جائز ہے یا نہیں؟ اوراگر کسی قومِ سنّت والجماعت نے نماز کسی شیعہ کی جنازہ کی پڑھی تو اس کے لیے شرع میں کیا حکم ہے؟

الجواب: اگر رافضی ضروریاتِ دین کا منکر ہے، مثلاً قرآن کریم میں کُچھ سورتیں یا آیتیں یا کوئی حرف صرف امیرالمومنین عثمان ذی النورین غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا اورصحابہ خواہ کسی شخص کا گھٹایا ہوا مانتا ہے، یا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم خواہ دیگرائمہ اطہار کو انبیائے سابقین علیہم الصلٰوۃ والتسلیم میں کسی سے افضل جانتا ہے۔

اور آجکل یہاں کے رافضی تبرائی عموماً ایسے ہی ہیں۔اُن میں شاید ایک شخص بھی ایسا نہ نکلے جوان عقائدِ کفریہ کا معتقد نہ ہو جب تو وہ کافرمرتد ہے، اوراس کے جنازہ کی نماز حرام قطعی وگناہ شدید ہے۔اللہ عزوجل فرماتا ہے:

(وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَمَاتُوا وَهُمْ فٰسِقُونَ)

کبھی نماز نہ پڑھ اُن کے کسی مردے پر، نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو، انہوں نے اللہ ورسول کے ساتھ کفر کیا اور مرتے دم تک بے حکم رہے۔

اگرضروریاتِ دین کا منکر نہیں، مگر تبرائی ہے تو جمہور ائمہ وفقہا کے نزدیک اس کا بھی وہی حکم ہے: کمافی الخلاصۃ وفتح القدیروتنویرالابصاروالدرالمختاروالھدایۃ وغیرھاعامۃ الاسفار۔

اوراگرصرف تفضیلیہ ہے تو اُس کے جنازے کی نماز بھی نہ چاہئے۔

متعدد حدیثوں میں بدمذہبوں کی نسبت ارشاد ہوا:

ان ماتوا فلا تشھدوھم۔ وہ مریں تو ان کے جنازہ پرنہ جائیں۔

و لا تصلوا علیھم۔ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو۔

نماز پڑھنے والوں کو توبہ، استغفار کرنی چاہئے۔

اوراگر صورت پہلی تھی یعنی وہ مُردہ رافضی منکرِ بعض ضروریاتِ دین تھا اور کسی شخص نے باآں کہ اُس کے حال سے مطلع تھا، دانستہ اس کے جنازے کی نماز پڑھی، اُس کے لیے استغفار کی جب تو اُس شخص کو تجدید اسلام اور اپنی عورت سے از سرِ نو نکاح کرنا چاہئے۔

(فی الحلیة نقلًا عن القرافی و اقرہ–الدعاء بالمغفرة للکافر کفر لطلبه تکذیب اللّٰہ تعالٰی فیما اخبر به)

(فتاویٰ رضویہ جلد چہارم: ص53-رضا اکیڈمی ممبئی)

توضیح: اس فتویٰ کی آخری عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ کافر کلامی کے کفریہ عقائد سے مطلع ہو کر اور اس کی نماز جنازہ حرام ہی سمجھ کر پڑھا تو بھی بعض روایتوں کے مطابق کفر فقہی کا حکم عائد ہوگا، کیوں کہ کافر کے لیے دعائے مغفرت کا مطلب یہ ہوا کہ وہ کلام الٰہی کی تکذیب کا مطالبہ کر رہا ہے۔ارشاد الٰہی ہے کہ وہ شرک وکفر کی مغفرت نہیں فرمائے گا: (**ان اللّٰہ لا یغفران یشرک به ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء**: سورہ نساء: آیت48)۔

کافر کے لیے دعائے مغفرت سے اس کلام الٰہی کی تکذیب کا مطالبہ ہو جا رہا ہے، لیکن چوں کہ یہ مطالبہ لزومی طور پر ثابت ہو رہا ہے، اس لیے بعض روایتوں کے مطابق کفر فقہی لزومی کا حکم ثابت ہوگا، اور اسے تجدید ایمان وتجدید نکاح کرنا چاہئے۔

(فی الحلیة نقلًا عن القرافی و اقرہ–الدعاء بالمغفرة للکافر کفر لطلبه تکذیب اللّٰہ تعالٰی فیما اخبر به)

ترجمہ: حلیہ میں قرافی سے نقل کیا اور اسے برقرار رکھا کہ: کافر کے لیے دُعائے مغفرت کفر (کفر فقہی) ہے، کیوں کہ یہ خبر الٰہی کی تکذیب کا مطالبہ ہے۔

جولوگ محض نماز جنازہ کی صفوں میں کھڑے ہوگئے ،اور نہ نماز جنازہ کی نیت کی ، نہ ہی دعائے مغفرت کی تو حکم میں تخفیف ہے۔ یہ گناہ ضرور ہے،لیکن کسی بھی روایت کے مطابق حکم کفرنہیں، پس توبہ کا حکم ہوگا،لیکن تجدید ایمان وتجدید نکاح کا حکم نہیں ہوگا۔

فرقہ تفضیلیہ کی نماز جنازہ کا حکم

منقولہ بالا فتویٰ میں فرقہ تفضیلیہ کی نماز جنازہ سے بھی ممانعت کا حکم بیان کیا گیا اور اگر کسی نے پڑھ لیا تو اس کے لیے توبہ واستغفار کا حکم دیا گیا۔فرقہ تفضیلیہ محض گمراہ ہے، کافر فقہی وکافر کلامی نہیں۔فرقہ تفضیلیہ اہل سنت وجماعت کے اجماعی عقیدہ کا مخالف ہے۔ تفضیل شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل سنت وجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے۔

واضح رہے کہ مسئلہ تفضیل شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما شعار اہل سنت میں سے ہے،لیکن یہ ضروریات اہل سنت میں سے نہیں۔اگر یہ ضروریات اہل سنت میں سے ہوتا تو تفضیلیہ اس کے انکار کے سبب کافر فقہی قرار پاتے۔فقہائے احناف اوران کے مؤیدین ضروریات اہل سنت کے منکر کو کافر کہتے ہیں یعنی کافر فقہی۔شعار اہل سنت وضروریات اہل سنت میں فرق ہے۔

چوں کہ فرقہ تفضیلیہ کافر نہیں ہے،اس لیے تفضیلی کی نماز جنازہ پر منقوشہ بالا آیت قرآنیہ(ولاتصل علیٰ احد منہم) کا حکم منطبق نہیں ہوگا۔اس کی نماز جنازہ پڑھنا حرام قطعی نہیں ہوگا، بلکہ مذکورہ حدیث نبوی کا حکم نافذ ہوگا۔چوں کہ وہ حدیث خبرواحداور ظنی ہے،اس لیے تفضیلیہ کی نماز جنازہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہوگا۔اسی مکروہ تحریمی کو کبھی حرام کہہ دیا جاتا ہے۔

متکلمین کے یہاں کافر فقہی گمراہ ہے،اس لیےاس کی نماز جنازہ اوراس کی اقتدا میں نماز کا حکم وہی ہوگا جو حدیث میں بیان ہوا،یعنی اس کی نماز جنازہ پڑھنی مکروہ تحریمی ہوگی،اور اس کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔اس کو حرام بھی کہا جاتا ہے،لیکن یہ حرام قطعی نہیں۔

کافر فقہی فقہا کے یہاں کافر ہے،اس لیے ان کے یہاں کافر کلامی کی نماز جنازہ

پڑھنی حرام قطعی ہےتو وہی حکم کافر فقہی کے لیے بھی مانتے ہیں ۔اسی طرح جب کافر کلامی کی اقتدا میں نماز باطل ہےتو فقہا کافر فقہی کی اقتدا میں بھی نماز کو باطل کہتے ہیں۔

فقہا کی دلیل گزشتہ مضمون میں ہے۔تفصیل یہ کہ گرچہ کافر فقہی متکلمین کے اعتبار سے کافرنہیں،یعنی اسلام سے بالکلیہ خارج نہیں تو اس اعتبار سے اس کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی اور فرضیت ذمہ سے ساقط ہوجائے گی،لیکن جب فقہا اسے کافر کہتے ہیں تو ان کے اصول کے اعتبار سے کافر فقہی کی اقتدا میں نماز باطل ہوگی،اورنماز جب بعض اعتبار سے باطل اور بعض اعتبار سے غیر باطل ہوتو اس کے بطلان کا حکم ہوگا۔

فان الصلاۃ اذا صحت من وجوہ وفسدت من وجہ حکم بفسادھا

ترجمہ:اس لیے کہ نماز جب چند وجوہ سے صحیح ہو،اور ایک وجہ سے فاسد ہوتو اس کے فاسد ہونے کا حکم کیا جائے گا۔

باب عملیات میں فقہا کے قول پر عمل ہوگا اور باب اعتقادیات میں متکلمین کے قول پر ،یعنی فقہا کے قول کے مطابق کافر فقہی کے پیچھے نماز باطل سمجھی جائے گی اور متکلمین کے قول کے مطابق کافر فقہی کے لیے ایمان کا ضعیف احتمال مانا جائے گا۔

فقہا بھی کافر فقہی کو کافر کلامی سے ایک درجہ نیچے قرار دیتے ہیں،اسی لیے کفر فقہی میں نکاح کے بطلان اور اعمال سابقہ کے بطلان کا حکم نہیں دیتے ،جبکہ یہی فقہا کفر کلامی میں نکاح کے بالکل بطلان اور اعمال سابقہ کے بطلان کا حکم دیتے ہیں،حتی کہ پہلے حج کر چکا ہو تو کفر کلامی سے تائب ہونے پر دوبارہ حج کرنا ہوگا اور کافر کلامی کا یہی حکم متکلمین بیان کرتے ہیں،پس کافر کلامی کا حکم متفق علیہ ہے اور فقہا کافر فقہی کو خود بھی اس منزل کا کافر نہیں مانتے ۔

واضح رہے کہ متکلمین نہ باب عملیات کے احکام بیان کرتے ہیں،نہ ہی فقہا کے بیان کردہ احکام پر عمل سے منع کرتے ہیں ، بلکہ وہ خود بھی باب عملیات میں فقہائے کرام کے

احکام پر عمل کرتے ہیں۔علم کلام میں ضمنی طور پر بعض عملی احکام کا بیان ہوتا ہے،اصالۃً نہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمۃ والرضوان نے رقم فرمایا:

''دنیا کے پردے پر کوئی وہابی ایسا نہ ہوگا جس پر فقہائے کرام کے ارشادات سے کفر لازم نہ ہو،اور نکاح کا جواز عدم جواز نہیں،مگر ایک مسئلہ فقہی،تو یہاں حکم فقہا یہی ہوگا کہ ان سے مناکحت اصلا جائز نہیں۔خواہ مرد وہابی ہو،یا عورت وہابیہ اور مرد سنی۔(فتاویٰ رضویہ: جلد پنجم: رسالہ: ازالۃ العارص 261-نوری دارالاشاعت بریلی شریف)

توضیح: منقولہ بالا اقتباس سے معلوم ہوا کہ عملی احکام میں فقہا کے قول پر عمل ہوگا۔

کافر فقہی کی نماز جنازہ کا حکم

کافر کلامی کی نماز جنازہ اس کو کافر سمجھ کر پڑھا تو حرام قطعی ہے۔اگر کافر کلامی کے کفر سے مطلع ہو کر اور اس کو مومن سمجھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھا تو کفر کلامی ہے۔اس کو مومن سمجھنا ہی کفر کلامی ہے،خواہ نماز جنازہ پڑھے یا نہ پڑھے۔

فقہا کے یہاں کافر فقہی کی نماز جنازہ کافر فقہی سمجھ کر پڑھنا حرام ہے۔اگر کافر فقہی کو مومن کامل سمجھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھا تو کفر فقہی ہے۔اس کو مومن سمجھنا ہی کفر فقہی ہے، خواہ نماز جنازہ پڑھے یا نہ پڑھے۔

جہاں کفر کلامی یا کفر فقہی کا حکم ہوگا،وہاں توبہ،تجدید ایمان وتجدید نکاح کا حکم ہوگا۔

امام احمد رضا قادری نے غیر مقلد کافر فقہی کی نماز جنازہ پڑھنے کا حکم بیان فرمایا۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص عالم غیر مقلد عقائد وعملیات،جو کہ اس دار فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کر جائے،اور اس کی نماز جنازہ ایک غیر مقلد پڑھائے،اور اس غیر مقلد کے پیچھے ایک عالم حنفی المذہب نے غیر مقلد متوفی کے عمل کو اچھا اور غیر مقلد کے اقتدا کو جائز سمجھ کر نماز جنازہ پڑھی،حالاں کہ وہ

عالم حنفی المذہب قبل ازیں لوگوں کو عقائد غیر ملقد ین سے منع کرتا رہا ہو۔

پس اس حالت میں جب کہ عالم حنفی المذہب نے غیر مقلد کی نماز جنازہ غیر مقلد امام کے پیچھے جائز تصور کر کے ادا کی ہو تو اس پر از روئے شرع محمدی کیا تعزیر ہوتی ہے اور کیا بلا توبہ واستغفار ایسے عالم حنفی کی اقتدا جائز ہے؟

عالم غیر مقلدین متوفی وامام غیر مقلد ائمہ اربعہ مجتہدین کے مسائل استنباط واجتہادیہ کو خلاف حدیث سمجھتا اور اکثر ان کے برعکس فتوے دیتا اور عمل کرتا ہو مثلا: (۱) نماز تراویح بیس رکعات سے کم ہرگز کسی امام کے نزدیک نہیں، وہ آٹھ رکعت کا حکم دیتا اور عمل کرتا۔

(۲) مسئلہ طلاق ثلاثہ جو کہ فی کلمۃ واحدۃ اور جلسہ واحدۃ کے کہی گئی ہو، اس طلاق ثلاثہ کو حکم رجعی طلاق کا دے کر بدون نکاح شوہر ثانی اس کے ساتھ نکاح کرا دیتا ہو، اور طلاق بالخلع کی عدت ایک حیض آنے کے بعد نکاح کرا دیتا ہو، اور تقلید شخصی سے بالکل انکار کرتا ہو، علاوہ ازیں آمین بالجہر کہنا، امام کے پیچھے الحمد کا پڑھنا، ہاتھ سینہ پر باندھنا، سورہ فاتحہ میں ض کی جگہ ظ پڑھنا وغیرہ وغیرہ جائز سمجھتا ہو۔

الجواب: سائل نے جو فہرست گنائی، وہ غیر مقلد کے بعض فرعی مسائل باطلہ واعمال فاسدہ کی ہے۔ ان کے عقائد اور ہیں جن میں بکثرت کفریات ہیں۔ ان میں سے بعض کی تفصیل رسالہ: الکوکبۃ الشہابیہ میں ہے، جس میں ستر وجہ سے ان پر اور ان کے پیشوا پر بحکم فقہائے کرام لزوم کفر ثابت کیا ہے۔ کسی جاہل صحبت نایافتہ کی نسبت احتمال ہوسکتا ہے کہ وہ ان کے عقائد ملعونہ سے آگاہ نہیں۔ ظاہری صورت مسلمان دیکھ کر اقتدا کر لی اور نماز جنازہ پڑھ لی، مگر جسے عالم ہونے کا دعویٰ ہو، اور ان کے عقائد پر مطلع ہو، لوگوں کو ان سے منع کرتا ہو، اور خود انھیں اچھا جان کر ان کے جنازہ کی نماز پڑھے، اور ان کی اقتدا کرے تو ضرور اس کے عقیدے میں فساد اور اس کے ایمان میں خلل آیا اور وہ بھی ''منہم'' شمار کیا جائے گا۔

قال اللّٰہ تعالٰی:وَمَن یَّتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَاِنَّهٗ مِنهُمْ

اب اس شخص کے پیچھے نماز ہرگز جائز نہیں اوراس پرتوبہ وتجدید اسلام لازم ہے،اور اگرعورت رکھتا ہے توبعدتوبہ وتجدید اسلام،تجدیدنکاح کرے۔

(فتاویٰ رضویہ:جلدششم:ص121-رضااکیڈمی ممبئ)

توضیح:شخص مذکور نے غیرمقلد کے برے عقائد سے آشنا ہونے کے باوجوداس کی تحسین کی ،جس سے اس کے عقائدواعمال کی تحسین لازم آئی۔چوں کہ غیرمقلدین کے عقائدمیں بہت سے کفریات فقہیہ ہیں۔جس طرح کفرکلامی کی تحسین کفرکلامی ہے،اسی طرح کفرفقہی کی تحسین بھی کفرفقہی ہے،اسی لیےتوبہ،تجدیدایمان وتجدیدنکاح کاحکم دیا گیا۔

قال ابن نجیم المصری الحنفی:(وَمَنْ حَسَّنَ كَلَامَ اَهْلِ الْاَهْوَاءِ اَوْ قَالَ مَعْنَوِیٌّ اَوْ كَلَامٌ لَهٗ مَعْنًى صَحِیْحٌ-اِنْ كَانَ ذٰلِکَ كُفْرًا مِنَ الْقَائِلِ كَفَرَ الْمُحَسِّنُ) (البحرالرائق جلدپنجم:ص209-مکتبہ شاملہ)

ترجمہ:جوبدمذہبوں کے کلام کواچھا جانے،یاکہے کہ بامعنی ہے،یااس کلام کاکوئی صحیح معنی ہے۔اگروہ کلام اس قائل کی جانب سےکلمہ کفرتھاتواچھابتانے والاکافرہوگیا۔

کافرکلامی کی نماز جنازہ کاحکم

کافرکلامی کی نماجنازہ کافرکلامی سمجھ کرپڑھناحرام قطعی ہے،بعض روایتوں کےمطابق کفرفقہی ہے۔گمراہ کےحکم کے بیان میں اس کی تشریح مرقوم ہوئی۔اگراس کےکفری عقائد پرمطلع ہوکراوراس کومومن سمجھ کراس کی نماز جنازہ پڑھاتو کافرکلامی ہے۔دراصل اس کے کفری عقائدپرمطلع ہوکراس کومومن سمجھناہی کفرکلامی ہے۔نماز جنازہ پڑھے،یانہ پڑھے۔

فتاویٰ رضویہ میں کافرکلامی کی نماز جنازہ پڑھنےکوکہیں کفراورکہیں حرام لکھا گیاہے۔

مذکورہ بالاتفصیل کےمطابق اس کوسمجھ لیں،یعنی حرام سمجھ کرپڑھاتوحرمت کےساتھ

کفر فقہی ہے۔کفریہ عقائد سے مطلع ہوکر اسے مومن سمجھ کر نماز جنازہ پڑھا تو کفر کلامی ہے۔

امام احمد رضا قادری نے مرتد دیو بندیوں سے متعلق رقم فرمایا:''اس پر نماز جنازہ حرام ، بلکہ کفر۔اس کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھانا حرام،اس کے جنازہ کی مشایعت حرام،اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام،اس کی قبر پر کھڑا ہونا حرام،اس کے لیے دعائے مغفرت یا ایصال ثواب حرام، بلکہ کفر''۔(فتاویٰ رضویہ جلد ششم:ص108-رضا اکیڈمی)

امام احمد رضا قادری نے بعض مقام پر صرف کفر اور بعض مقام پر صرف حرام لکھا:

''اوران سب سے بدتر اس کے جنازہ کی نماز ہے کہ خود کفر کا پہلو رکھتی ہے''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ششم:ص24-رضا اکیڈمی ممبئ)

''اس کے جنازے کی شرکت حرام،اسے مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام،اس پر نماز پڑھنا حرام''۔(فتاویٰ رضویہ: جلد ششم:ص150-رضا اکیڈمی ممبئ)

''یا اس کی موت کے بعد اس کے لیے دعائے بخشش کرے گا،یا اسے ثواب پہنچائے گا،گرچہ اسے کافر جان کر، وہ خود کافر ہو جائے گا''۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد ششم:ص195-رضا اکیڈمی ممبئ)

توضیح: مذکورہ بالا عبارتوں میں کافر کلامی کی نماز جنازہ ودعائے مغفرت کا حکم بیان کیا گیا ہے۔کافر کلامی کو مرتد جان کر اور اس کی نماز جنازہ حرام سمجھ کر بھی اس کی نماز جنازہ پڑھنا ودعائے مغفرت وایصال ثواب کرنا کفر فقہی ہے۔کہیں اس کفر فقہی کا ذکر آیا اور کہیں صرف حرام کہا گیا۔مذکورہ تفصیل کے مطابق ان عبارتوں کے معانی سمجھ لیں۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل صورت میں ایک شخص جو شیعہ اثنا عشری مذہب رکھتا ہے اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، علی خلیفۃ بلا فصل وغیرہ اعتقاداتِ مذہبِ شیعہ کا معتقد ہے،فوت ہوا ہے،اُس کا جنازہ ہمارے امام حنفی المذہب جامع مسجد

نے پڑھایا اور اس کو غسل دیا، نیز اس کے ختم میں شامل ہوا، شیعہ جماعت نے امام مذکور کے نمازِ جنازہ پڑھانے کے بعد دوبارہ شیعہ امام سے متوفی مذکور کی نماز جنازہ پڑھائی۔

کیا امام مذکور حنفی المذہب کا یہ فعل ائمہ احناف کے نزدیک جائز ہے۔ اگر نا جائز ہے تو کیا امام صاحب مذکور کا یہ فعل شرعًا قابلِ تعزیر ہے، اور کیا تعزیر ہونی چاہئے؟

الجواب: صورتِ مذکورہ میں وُہ امام سخت اشد کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا۔ اُس نے حکم قرآنِ عظیم کا خلاف کیا: قال اللہ تعالیٰ: **وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ اَبَدًا**

تعزیر یہاں کون دے سکتا ہے، اس کی سزا حاکمِ اسلام کی رائے پر ہے۔ وہ چاہتا تو پچھتر کوڑے لگاتا اور چاہتا تو قتل کرسکتا تھا کہ اُس نے مذہب کی توہین کی۔ اُس کے پیچھے نماز جائز نہیں اور اسے امامت سے معزول کرنا واجب۔ تبیین الحقائق وغیرہ میں ہے:

(لان فی تقدیمه للامامة تعظیمه وقد وجب علیهم اهانة شرعا)

فتاویٰ حجہ وغنیۃ میں ہے: **(لو قدموا فاسقا یاثمون)**

یہ سب اس صورت میں ہے کہ اس نے کسی دنیوی طمع سے ایسا کیا ہو۔

اگر دینی طور پر اسے کارِ ثواب اور رافضی تبرائی کو مستحق غسل ونماز جان کر یہ حرکاتِ مردودہ کیں تو وہ مسلمان ہی نہ رہا۔ اگر عورت رکھتا ہو، اس کے نکاح سے نکل گئی کہ آجکل رافضی تبرائی عمومًا مرتدین ہیں: کما حققناہ فی ردالرفضہ۔

اور بحکم فقہائے کرام تو نفسِ تبرا کفر ہے: کما فی الخلاصۃ وفتح القدیر وغیرہا کتب کثیرۃ۔

اور کافر کے لیے دعائے مغفرت ہی کفر ہے، نہ کہ نمازِ جنازہ: کما فی الاعلام وغیرہ وبیناہ فی فتاؤ نا: واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم: ص 57 - رضا اکیڈمی ممبئ)

توضیح: منقولہ بالا فتویٰ میں پہلی صورت یہ ہے کہ دنیوی لالچ کے سبب نماز جنازہ پڑھا، یعنی اس رافضی کو مومن نہیں سمجھا، بلکہ کافر ہی سمجھ کر پڑھا تو یہ حرام ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اس رافضی کو مستحق نماز یعنی مومن سمجھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھا تو چوں کہ عصر حاضر کے روافض کافر کلامی ہیں اور کافر کلامی کے کفر سے آگاہ ہو کر اس کو مومن سمجھنا کفر کلامی ہے تو اس دوسری صورت میں اس کی بیوی بائنہ ہو گئی اور اس کے نکاح سے بالکل نکل گئی۔ یہ حکم کفر کلامی کا ہے۔ کفر فقہی میں بیوی نکاح سے نکلتی نہیں ہے، بلکہ نکاح میں نقص آ جاتا ہے۔ یہاں نکاح سے نکلنے کی بات کہی گئی ہے، پس یہ کفر کلامی ہے، یعنی کافر کلامی کو مومن اور نماز جنازہ کا مستحق سمجھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھنا کفر کلامی ہے۔

طارق انور مصباحی

جاری کردہ: 25: جنوری 2021

☆☆☆☆☆

مبسملا وحامدا::ومصلیا ومسلما

گمراہ اور مرتد جماعتوں میں مختلف قسم کے افراد

گمراہ اور مرتد جماعت کا ہر فرد گمراہ ضرور شمار کیا جائے گا، خواہ وہ اس جماعت کی ضلالت وکفریات سے واقف ہو، یا ناواقف۔ یہ بالکل ظاہری بات ہے کہ جو جس جماعت کا فرد ہوگا، وہ اس جماعت کے شعار کو ضرور اپنائے گا۔ کسی گمراہ اور مرتد جماعت کے شعار کو اپنانے والا گمراہ قرار پاتا ہے، گر چہ محض شعار کے سبب اس کو کافر ومرتد قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔

کسی فرد پر شخصی حکم عائد کرنے کے لیے لازم ہے کہ خاص اس شخص کے عقائد کی مکمل تفتیش کی جائے۔ اس کے شخصی عقائد کی تحقیق کے بغیر خاص اس شخص کو شخصی طور پر کافر نہیں قرار دیا جائے گا، لیکن گمراہ یا مرتد جماعت کا فرد ہے تو گمراہ ضرور کہا جائے گا۔

ایک فتویٰ مندرجہ ذیل ہے جس سے واضح ہو جائے گا کہ ہر گمراہ جماعت یا کافر جماعت میں مختلف قسم کے افراد ہو سکتے ہیں۔ بعض گمراہ، بعض کافر فقہی اور بعض کافر کلامی۔ سب کے شخصی احکام بھی جداگانہ ہوں گے۔

سوال: کیا شیعوں کے سب فرقے اور غیر مقلدین سب کے سب کافر ہیں؟

الجواب: ان میں ضروریات دین سے کسی شئ کا جو منکر ہے، یقیناً کافر ہے، اور جو قطعیات کے منکر ہیں، ان پر بحکم فقہا لزوم کفر ہے، اور اگر کوئی غیر مقلد ایسا پایا جائے کہ صرف انھیں فرعی اعمال میں مخالف ہو، اور تمام عقائد قطعیہ میں اہل سنت کا موافق، یا وہ شیعی کہ صرف تفضیلی ہے تو ایسوں پر حکم تکفیر نا ممکن ہے: واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ جلد 14 ص 281 - جامعہ نظامیہ لاہور)

توضیح: مذکورہ بالا عبارت میں قطعیات سے ضروریات اہل سنت مراد ہیں، جو

ضروریات دین کی قسم دوم ہیں۔ضروریات اہل سنت کے انکار کو کفرلزومی کہا جاتا ہے۔

اسی طرح ضروریات دین کے غیر مفسر انکار کو بھی کفرلزومی کہا جاتا ہے۔جب کسی ضروری دینی کا مفسر انکار ہوتو متکلمین اس کو کفرالتزامی کہتے ہیں اور یہی کفر کلامی ہے۔

فرقہ تفضیلیہ کے بنیادی عقائد میں کفر کلامی یا کفر فقہی نہیں پایا جاتا، بلکہ محض ضلالت وگمرہی پائی جاتی ہے۔تفضیلیوں میں صرف وہی کافر ہوگا جو کسی ضروری دینی کا منکر ہو۔

غیر مقلد وہابیہ کے بنیادی عقائد میں کفر فقہی پایا جاتا ہے،اور بعد کے بعض بھارتی غیر مقلد وہابیہ نے ختم نبوت کا بھی انکار کیا اور دیوبندیوں پر کفر کلامی کا حکم عائد ہوا تو اسے بھی تسلیم نہیں کیا۔اس طرح غیر مقلد وہابیوں کے عقائد میں کفر کلامی بھی داخل ہو گیا۔

اب کوئی ایسا غیر مقلد ہو جو محض عدم تقلید کا قائل ہو،اور تمام عقائد قطعیہ میں اہل سنت کے موافق ہوتو وہ شخص محض گمراہ ہے،کافر کلامی یا فقہی نہیں۔

فرقہ دیوبندیہ کافر کلامی ہے۔اب اس فرقے کا جو فرد اس جماعت کے کفریات کلامیہ کو نہیں مانتا ہو،اور کفریات کلامیہ کے مرتکبین کو کافر کلامی مانتا ہو تو وہ کافر کلامی نہیں۔وہ صرف کافر فقہی ہوگا،کیوں کہ دیوبندی فرقہ میں کفریات کلامیہ کے علاوہ بہت سے کفریات فقہیہ بھی ہیں۔ہاں، جو دیوبندی کفریات کلامیہ وکفریات فقہیہ کو نہ مانے،اور کافر کلامی کو کافر کلامی اور کافر فقہی کو کافر فقہی مانے تو وہ صرف گمراہ ہوگا،لیکن ایسے فرد کا وجود مشکل ہے۔

یہ محض امکان عقلی کا بیان ہے،ورنہ ہر جماعت کے لوگ اپنے مذہب کے اکابرین کو مومن اور صالح مانتے ہیں۔خود کو اسی مذہب کی طرف منسوب کرتے ہیں۔اگر وہ اپنے مذہب کے کفریات کلامیہ وکفریات فقہیہ سے ناواقف ہوں تو بھی ان پر کفر فقہی کا حکم ثابت ہوگا۔اس کا تفصیلی بیان ہمارے مضمون: بعنوان ’’نماز وتبلیغ کے نام پر دیوبندیوں کے ساتھ‘‘ (قسط دوم) میں مرقوم ہوا۔دوسرے مضمون: بعنوان ’’غیر مقلدین اور دیوبندیوں کے چار

طبقات‘‘ میں بھی ایسے لوگوں کا حکم امام احمد رضا کے رسالہ: ازالۃ العار کے حوالہ سے مرقوم ہوا۔

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

کافر کلامی جماعت میں غیر کافر کلامی کا وجود ممکن

کافر کلامی جماعت مثلاً روافض میں کوئی ایسا فرد ہو جو نہ روافض کے کفریہ عقائد (کفریات کلامیہ وکفریات فقہیہ) کو مانتا ہو، نہ ہی کفریہ عقائد ماننے والے کو مومن مانتا ہو، بلکہ کافر کلامی کو کافر کلامی اور کافر فقہی کو کافر فقہی مانتا ہو،لیکن وہ کافر کلامی جماعت ہی میں اپنا شمار کرتا ہو،اوراس کے شعار پر کار بند ہوتو ایسا شخص محض گمراہ ہے،کافر فقہی یا کافر کلامی نہیں، بشرطے کہ کوئی شعار ایسا نہ ہو جو بجائے خود کفر وارتداد ہو۔اگر کوئی شعار ہی کفر ہوتو اس شعار کو اپنانے پر حکم کفر ہوگا۔

فرقہ روافض یا مرتد فرقوں کی جو تکفیر کی جاتی ہے۔یہ جماعتی تکفیر ہے، جسے تکفیر عمومی کہا جاتا ہے۔اس جماعت کے کسی خاص فرد کی تکفیر شخصی کے لیے خاص اس شخص کے عقائد کو دیکھنا ہوگا۔عمومی تکفیر اور شخصی تکفیر کے شرائط الگ ہیں۔

بدمذہب اور مرتد فرقوں میں کسی مسلمان کا وجود ممکن ہے۔مسلمان سے مراد یہ ہے کہ وہ کافر فقہی یا کافر کلامی نہ ہو۔ایسی صورت میں وہ گمراہ ہوگا،لیکن کافر نہیں ہوگا،مثلاً وہ شخص اس مذہب کے کفریات (کفریات کلامیہ وکفریات فقہیہ) کا صریح انکار کرتا ہو، اورایسا عقیدہ رکھنے والوں کو کافر (کافر کلامی وکافر فقہی) مانتا ہوتو یہ محض گمراہ ہوگا،کافر نہیں۔

فتاویٰ رضویہ سے ایک سوال وجواب منقولہ ذیل ہے۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید سنی المذہب ہے اور ہندہ زوجہ شیعی مذہب رکھتی ہے اور باہم کسی طریقہ پر عقد بھی ہوگیا ہے،ایسی حالت میں شرعاً ہمبستری یعنی مجامعت جائز ہے،اورایسی حالت میں جو اولاد ہوگی، وہ نطفہ صحیح ہوگا یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب: آج کل کے روافض تبرائی علی العموم کافر مرتد ہیں۔شاید شاذ و نادر ان میں کوئی مسلمان نکل سکے، جیسے کووں میں سپید رنگ کا کوا۔ایسی عورت سے نکاح محض باطل ہے اور قربت صریح زنا اور اولاد یقیناً ولدالزنا: واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ص273-نوری دالاشاعت بریلی شریف)

توضیح: عہد حاضر کے روافض کافر کلامی ہیں،لیکن ممکن ہے کہ ان کے درمیان کوئی ایسا رافضی ہو جو کافر فقہی یا کافر کلامی نہ ہو۔یہ محض امکان عقلی کا بیان ہے۔کسی خاص فرد کی شخصی حیثیت کا تعین اسی وقت کیا جا سکتا ہے، جب خاص اس شخص کے عقائد کی تحقیق کی جائے۔

واضح رہے کہ مرتدہ عورت سے نکاح باطل ہے اور قربت زنائے خالص۔اگر عورت مرتدہ نہ ہو، بلکہ صرف بد مذہب وگمراہ ہو تو بھی نکاح ناجائز اور سخت گناہ ہے،گرچہ اس دوسری صورت میں نکاح بالکل باطل اور قربت زنائے خالص نہیں ہے،لیکن ناجائز اور گناہ ضرور ہے، پس بدمذہب عورتوں سے ہرگز نکاح نہ کیا جائے۔اگر کسی سبب سے ایسا ہو گیا ہو تو عورت کی صالح تربیت کی جائے،تاکہ وہ سنی صحیح العقیدہ بن جائے۔

کسی جماعت کا عام حکم کس طرح بیان کیا جاتا ہے؟

کسی جماعت کا عام حکم اس جماعت کے بنیادی عقائد کے اعتبار سے بیان کیا جاتا ہے،مثلاً فرقہ دیوبندیہ ایک مرتد جماعت ہے،یعنی کافر کلامی جماعت ہے تو اس جماعت کے جب عمومی احکام بیان ہوں گے تو کافر کلامی کے جو احکام ہیں،وہی احکام بیان کیے جائیں گے،گرچہ اس جماعت کے تمام افراد کافر کلامی نہ ہوں۔

فرقہ تفضیلیہ محض گمراہ جماعت ہے،نہ کافر کلامی ہے،نہ کافر فقہی۔اس کے بنیادی عقائد میں کفریات کلامیہ وکفریات فقہیہ نہیں تو جب اس جماعت کے احکام بیان ہوں گے تو وہی احکام بیان کیے جائیں گے جو گمراہ کے احکام ہیں،حالاں کہ یہ ممکن ہے کہ اس جماعت

میں شمار ہونے والا کوئی فرد ایسا ہو جو کسی ضروری دینی کا منکر ہو، یعنی کافر کلامی ہو۔اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ فرقہ تفضیلیہ میں شمار ہونے والا کوئی فرد کافر فقہی ہو۔

غیر مقلد وہابیہ (اہل حدیث) کے بنیادی عقائد میں کفریات فقہیہ کثرت کے ساتھ ہیں،لیکن کفریات کلامیہ نہیں تھے۔بھارت کے غیر مقلد وہابیہ ایک مدت بعد انکار ختم نبوت کے سبب کفر کلامی میں مبتلا ہوئے،اور انہیں لوگوں کی بحث ومناظرہ کے سبب قاسم نانوتوی سے سوال ہوا تو اس نے ''تحذیر الناس'' لکھ دی اور اس میں ختم نبوت کا صریح انکار کر دیا۔

اس کے بعد دیوبندیوں نے متعدد کفریات کلامیہ کا ارتکاب کیا،جن کے سبب ان پر کفر کلامی کا حکم عائد ہوا۔دیوبندیوں نے توبہ نہ کی، بلکہ اپنے کفر پر قائم رہے۔غیر مقلد وہابیہ اپنے برادر حقیقی یعنی فرقہ دیوبندیہ کو مومن ماننے کے سبب کافر کلامی قرار پائے۔

دیوبندیوں نے توبہ کی بجائے تاویل کی راہ اختیار کی۔سال ۱۹۰۶ء میں دیوبندیوں کے لیے حرمین طیبین سے حکم کفر آیا۔سوا سو سال ہونے کو ہیں،لیکن دیابنہ آج تک تاویل ہی کرتے رہ گئے۔توبہ ورجوع کی طرف مائل نہ ہو سکے۔

جب اپنے سر سے کفر اٹھ نہ سکا تو مختلف الزامات عائد کر کے اہل سنت وجماعت کو بدعتی کہنے لگے،اور خود کو اہل سنت کہنے لگے۔

گمراہ جماعت کا عمومی حکم

مسئلہ::محرم الحرام ۱۳۳۹ھ-اہل سنت وجماعت کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام افضل البشر ہیں۔زید وخالد دونوں اہل سادات ہیں۔زید کہتا ہے کہ جو شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فضیلت دیتا ہے،اُس کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے۔

خالد کہتا ہے کہ میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فضیلت ہے اور ہر سید تفضیلیہ ہے اور تفضیلیہ کے پیچھے نماز مکروہ نہیں ہوتی، بلکہ جو تفضیلیہ کے پیچھے نماز مکروہ بتائے، خود اس کے پیچھے مکروہ ہوتی ہے۔

الجواب: تمام اہل سنت کا عقیدہ اجماعیہ ہے کہ صدیق اکبر وفاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے افضل ہیں۔ائمہ دین کی تصریح ہے جو مولیٰ علی کو اُن پر فضیلت دے، مبتدع بدمذہب ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔فتاویٰ خلاصہ وفتح القدیر وبحرالرائق وفتاویٰ عالمگیریہ وغیرہا کتب کثیرہ میں ہے: **ان فضل علیا علیهما فمبتدع**۔اگر مولیٰ علی کو صدیق وفاروق پر فضیلت دیتے تو بدعتی ہے۔

غنیۃ وردالمحتار میں ہے: **الصلوٰة خلف المبتدع تکره بکل حال** ۔بدمذہب کے پیچھے ہر حال میں نماز مکروہ ہے۔ارکانِ اربعہ میں ہے: **الصلوة خلفهم تکره کراهة شدیدة**۔تفضیلیوں کے پیچھے نماز سخت مکروہ یعنی مکروہ تحریمی ہے کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب: واللہ تعالیٰ اعلم۔(فتاویٰ رضویہ جلد سوم:ص266-رضا اکیڈمی ممبئ)

توضیح: فرقہ تفضیلیہ گمراہ جماعت ہے۔کافر فقہی یا کافر کلامی نہیں۔منقولہ بالافتویٰ میں فرقہ تفضیلیہ کا عام حکم بیان کیا گیا کہ اس کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔

اگر فرقہ تفضیلیہ کا کوئی فرد کسی ضروری دینی کا منکر اور کافر کلامی ہو تو اس کی اقتدا میں نماز باطل محض ہوگی۔کافر کلامی کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی نہیں، بلکہ باطل ہوتی ہے۔

کافر فقہی جماعت کا عمومی حکم

کافر فقہی کی اقتدا میں نماز سے متعلق دو قول ہیں۔ایک قول یہ ہے کہ اس کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی اور واجب الاعادہ ہے۔دوسرا قول یہ ہے کہ کافر فقہی کی اقتدا میں بھی نماز باطل ہے۔یہی قول صحیح ہے، کیوں کہ نماز جب بعض اعتبار سے صحیح ہو، اور بعض اعتبار سے فاسد ہو تو وہ فاسد قرار پاتی ہے۔چوں کہ کافر فقہی بھی فقہا کے یہاں کافر ہے تو ان کی

اقتدا میں نماز باطل ہونی چاہئے ،لیکن چوں کہ وہ کافر کلامی کی طرح اسلام سے بالکل خارج نہیں،اس لیے گمرہوں کی طرح ان کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی ہونی چاہئے۔

بھارت کے غیر مقلد وہابیہ اپنے بنیادی عقائد کے اعتبار سے گر چہ کافر کلامی نہیں ، لیکن ایک مدت بعد انکار ختم نبوت اور دیو بندیوں کی تکفیر نہ کرنے کے سبب وہ بھی کافر کلامی قرار پائے ،پس ان کی اقتدا میں نماز باطل ہوگی۔

ہمارے لیے عوام کو بس اتنا بتا دینا مناسب ہے کہ غیر مقلد وہابیہ کی اقتدا میں نماز باطل ہے، کیوں کہ اگر وہ غیر مقلد کافر کلامی ہوتو بھی اس کی اقتدا میں نماز باطل ہے اور کافر فقہی ہوتو بھی صحیح قول کے مطابق اس کی اقتدا میں نماز باطل ہے۔

امام احمد رضا قادری نے رقم فرمایا:''مبتدع کی بدعت اگر حد کفر کو پہنچی ہو،اگر چہ عند الفقہا یعنی منکر قطعیات ہو،گر چہ منکر ضروریات نہ ہو،تو صحیح یہ ہے کہ اس کے پیچھے نماز باطل ہے: کما فی فتح القدیر ومفتاح السعادۃ والغیاثیۃ وغیرہا: کہ وہی احتیاط جو متکلمین کو اس کی تکفیر سے باز رکھے گی ،اس کے پیچھے نماز کے فساد کا حکم دے گی:**فان الصلاۃ اذا صحت من وجوہ وفسدت من وجہ حکم بفسادھا** :ورنہ مکروہ تحریمی''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد سوم:ص273-رضا اکیڈمی ممبئ)

ترجمہ:اس لیے کہ نماز جب چند وجوہ سے صحیح ہو،اور ایک وجہ سے فاسد ہوتو اس کے فاسد ہونے کا حکم کیا جائے گا۔

توضیح:منقولہ بالا عبارت میں بتایا گیا کہ صحیح قول کے مطابق کافر فقہی کی اقتدا میں نماز بھی باطل ہے، جیسے کافر کلامی کی اقتدا میں نماز باطل ہے۔قوم کو جب حکم بتایا جائے تو صحیح قول بیان کیا جائے ،تا کہ ان کی نماز برباد نہ ہو۔تحقیق وتدقیق کے وقت مختلف دلائل کی روشنی میں مختلف اقوال کا بیان ہوتا ہے۔

کافر کلامی جماعت کا عمومی حکم

کافر کلامی کی اقتدا میں نماز باطل محض ہے۔ چوں کہ دیوبندی فرقہ کافر کلامی ہے۔ اس کے بنیادی عقائد میں کفریات کلامیہ ہیں،اس لیے اس فرقہ کا عام حکم یہی ہے کہ اس کی اقتدا میں نماز باطل ہے۔دیوبندی جماعت کا کوئی فرد شخصی طور پر کافر کلامی نہ ہوتو اس کا حکم بدل جائے گا،لیکن عمومی طور پر کسی جماعت کا عام حکم بیان کیا جاتا ہے۔

امام احمد رضا قادری نے مقلد اور غیر مقلد وہابیہ کو کفر میں برابر قرار دیا، بلکہ غیر مقلد وہابیہ کو ترک تقلید کے سبب دیوبندیوں سے بدتر قرار دیا۔وجہ کفر بیان فرمایا کہ وہ مقلد وہابیہ کی تکفیر نہیں کرتے ۔سوال وجواب مندرجہ ذیل ہیں۔

سوال دوم: دیوبندی مدعی تقلید وغیر مقلد مدعی اہل حدیث میں زیادہ کون ضلالت پر ہے،اور دونوں فرقوں کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟اوران دونوں گروہوں پر علمائے حرمین شریفین کا کیا فتویٰ ہے؟(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم ص73-رضا اکیڈمی ممبئ)

امام احمد رضا قادری نے جواب میں رقم فرمایا:''دونوں میدانِ کفر میں کفرسی رہان ہیں۔دونوں کے پیچھے نماز باطل محض،جیسے مسیح چرن یا گنگادین کے پیچھے: **کما حققناہ فی النھی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التقلید وغیرہ من کتبنا وفتاوٰنا.**

فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہے: **روی محمد عن ابی حنیفۃ و ابی یوسف رضی اللہ تعالی عنھم ان الصلوٰۃ خلف اھل الھواء لایجوز۔**

بظاہر غیر مقلد دیوبندیہ سے بدتر ہیں کہ عقائد کفر وضلال میں دونوں متحد،اوران میں انکار تقلید وبدگوئی ائمہ زائد۔خود امام الدیابنہ رشید گنگوہی کے فتاوٰی حصہ دوم صفحہ 21 میں 4 گروہ غیر مقلد میں نذیر حسین دہلوی کی نسبت ہے۔ان کو مردود اور خارج اہل سنت سے کہنا بھی سخت بے جا ہے۔

عقائد میں سب متحد مقلد اور غیر مقلد ہیں، اور مفتی سے اگر غیر مقلدین اور دیوبندیہ کے بارے میں سوال ہوگا تو دیوبندیوں پر حکم سخت تر دے گا کہ اس کا مطمعِ نظر وصف عنوانی ہے۔ ترک تقلید و بدگوئی ائمہ کو دیوبندیہ کے ان اقوال سے کیا نسبت ہے جو سرگروہانِ دیابنہ گنگوہی، نانوتوی وتھانوی کے ہیں کہ ابلیس کو علم غیب ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مانے تو صریح مشرک: الخ''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم:ص73-رضا اکیڈمی ممبئی)

توضیح: دیوبندیوں اور غیر مقلدین میں بعض ایسے ہوں گے جو کافر کلامی نہ ہوں، لیکن جب عام حکم بیان کیا جاتا ہے تو اس جماعت کے بنیادی عقائد کے پیش نظر کوئی حکم بیان کیا جاتا ہے۔ دیوبندی فرقہ کے بنیادی عقائد میں کفریات کلامیہ ہیں اور ایک مدت بعد غیر مقلد وہابیہ نے انکار ختم نبوت میں دیوبندیوں کی تائید کی اور دیابنہ کے کفریات کلامیہ کے باوجود ان کو مومن شمار کرتے رہے تو ان کے عقائد میں بھی کفریات کلامیہ داخل ہو گئے۔

منقولہ عبارت میں ''کفرسی رہان'' کا مفہوم یہ ہے کہ دونوں میدان کفر میں ریس کے گھوڑوں کی مانند ہیں جو ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔

باطل فرقوں کی حیثیت کا تعین کیسے کیا جائے گا؟

باطل فرقوں کی حیثیت کا تعین اس فرقہ کے بنیادی عقائد کے اعتبار سے ہوگا، گرچہ اس فرقہ کے تمام افراد ان باطل عقائد پر نہ ہوں۔

امام احمد رضا قادری نے رقم فرمایا: ''روافض زمانہ علی العموم مرتد ہیں: کما بیناہ فی رد الرفضہ۔ ان سے کوئی معاملہ اہل اسلام کا سا کرنا حلال نہیں۔ ان سے میل جول، نشست وبرخاست، سلام کلام سب حرام ہے''۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص94-رضا اکیڈمی ممبئی)

توضیح: عہد حاضر کے روافض کے بنیادی عقائد میں کفریات کلامیہ ہیں تو ان کو مرتد

یعنی کافر کلامی کہا گیا۔ یہ ممکن ہے کہ اس فرقہ کا کوئی فرد کافر کلامی نہ ہو۔ وہ اس فرقہ کے کفریات کلامیہ کو نہ مانتا ہو، اور کفریات کلامیہ والے کو کافر کلامی بھی مانتا ہو، یا کوئی فرد اس جماعت کے کفریات فقہیہ کو نہیں مانتا ہو، اور کافر فقہی کو کافر فقہی مانتا ہو۔

عام طور پر ہر مذہب سے نسبت رکھنے والے لوگ اپنی جماعت کے باطل عقائد پر ہی ہوتے ہیں، گرچہ یہ امکان عقلی موجود ہے کہ کوئی فرد ان باطل عقائد کو نہ مانتا ہو۔

نیز ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کوئی فرد اپنی جماعت کے عقائد سے واقف نہ ہو، یا اپنی جماعت کے کسی غلط عقیدہ سے واقف ہونے کے بعد اس کو غلط کہے، بلکہ اس کی تاویل کرتا ہے، اور اس کو صحیح بتاتا ہے۔ لوگوں کے سامنے تقیہ بازی کے طور پر شیعہ، دیوبندی اور وہابی لوگ اپنے عقائد کو چھپاتے ہیں۔ عقائد کو چھپانے کے سبب حکم شرعی ان سے اٹھ نہیں سکتا۔

کیا دیوبندی مدارس کے فارغین بھی دیابنہ کے کفریات کلامیہ سے ناآشنا ہیں؟ ہرگز نہیں، وہ دیوبندی دھرم کے کفریات کلامیہ کی باطل تاویلات اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں۔ ان عبارتوں پر سنیوں سے مناظرے کرتے ہیں۔ وہ یقیناً مرتد ہیں۔ عوام میں سے بھی بے شمار لوگ ان کفریات کلامیہ سے واقف ہیں اور باطل تاویلات کرتے ہیں۔ وہ سب مرتد ہیں۔

درحقیقت ہر صالح محقق تحقیق کامل اور تدقیق تام کے بعد اسی منزل تک پہنچے گا، جہاں امام احمد رضا پہنچے۔ جو لوگ توفیق الٰہی سے محروم ہوتے ہیں، ان کی فہم کی راہیں مسدود ہوجاتی ہیں اور وہ وادی ضلالت میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔

اصول وضوابط اسی حکم کو ثابت کرتے ہیں جو امام احمد رضا نے بتایا۔ ہم نے ان مضامین میں عام طور پر امام احمد رضا کے بیان کردہ مسائل کو نقل کیا ہے۔ ان کے فتاویٰ اور دیگر تحریروں میں بے شمار علوم وفنون پائے جاتے ہیں۔ اہل علم کو اس کا مکمل اعتراف ہے۔ میں عام طور پر امام ممدوح کے رقم کردہ کلامی مسائل سے زیادہ استفادہ کرتا ہوں۔

تمام مسائل علم کلام کے اصول وقوانین کی روشنی میں انتہائی مستحکم اور کافی منظّم نظر آتے ہیں۔

بشر غیر معصوم سے لغزش وخطا یقیناً ممکن ہے،لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کون سا بعید ہے کہ اپنے خاص بندوں کولغزش وخطا سے محفوظ فرما دے۔بندوں کو نہ دیکھیں۔قدرت خداوندی اور اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمتوں پر نظر رکھیں۔مجدد موصوف بھی لغزش وخطا سے محفوظ نظر آتے ہیں۔علم کلام میں ان کی تحقیقات وتدقیقات کودیکھ کر ہر انصاف پسند پکار اٹھے گا کہ امام احمد رضا اپنے عہد کے امام اشعری وامام ماتریدی ہیں:جزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزا(آمین)

طارق انور مصباحی

جاری کردہ:14:فروری2021

☆☆☆☆☆

مبسملا وحامدا::ومصلیا ومسلما

غیر مقلد وہابیہ اور کفر کلامی

قسط اول

غیر مقلد وہابیہ (اہل حدیث/سلفی) اور مقلد وہابیہ (دیابنہ) کی چار قسمیں ہیں۔

(1) جو مقلد وہابی (دیوبندی) اور غیر مقلد وہابی (سلفی/اہل حدیث) کسی ضروری دینی کا منکر ہے، وہ کافر کلامی ہے۔

(2) اگر کوئی مقلد وہابی وغیر مقلد وہابی کسی ضروری دینی کا منکر نہیں، لیکن ضروری دینی کے منکر کو مومن کہتا ہے تو وہ بھی کافر کلامی ہے۔

(3) جو مقلد وہابی اور غیر مقلد وہابی نہ کسی ضروری دینی کا منکر ہے، نہ ضروری دینی کے کسی منکر کو مومن کہتا ہے، بلکہ اسے کافر ہی مانتا ہے تو دونوں مذاہب میں بہت سے کفریات فقہیہ ہیں، اگر ان کفریات فقہیہ کو مانتا ہے تو کافر فقہی۔ اگر ان کفریات فقہیہ کا انکار کرتا ہے، لیکن ان کے قائلین کو کافر فقہی نہیں کہتا ہے تو یہ بھی کافر فقہی ہے۔

(4) جو مقلد وہابی اور غیر مقلد وہابی نہ کسی ضروری دینی کا منکر ہے، نہ ضروری دینی کے کسی منکر کو مومن کہتا ہے، بلکہ اسے کافر ہی مانتا ہے تو دونوں مذاہب میں بہت سے کفریات فقہیہ ہیں، اگر ان کفریات فقہیہ کو مانتا ہے تو کافر فقہی۔ اگر ان کفریات فقہیہ کا انکار کرتا ہے، اور ان کے قائلین کو کافر فقہی کہتا ہے تو یہ محض گمراہ ہے۔

ان چاروں طبقات کا تفصیلی بیان گزشتہ مضمون میں مرقوم ہو چکا ہے۔

غیر مقلد وہابیہ اور مقلد وہابیہ

وہابیہ کا ابتدائی طبقہ کافر فقہی تھا، جیسے ابن عبد الوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی وغیرہ۔

اس عہد میں وہابیہ کے عقائد میں کفر کلامی نہیں تھا۔ بعد کے وہابیہ نے ختم نبوت کے بارے میں ایسا عقیدہ اختیار کیا جو کفر کلامی تھا تو جو اس کفریہ عقیدہ کو مانے، وہ کافر کلامی اور جو اس عقیدہ کو نہ مانے، لیکن ایسے عقیدہ والوں کو مومن کہے، وہ بھی کافر کلامی ہے۔

چوں کہ عام طور پر بعد کے غیر مقلد وہابیہ ایسے عقیدہ والے وہابیہ کو کافر نہیں مانتے، اس لیے مجموعی طور پر غیر مقلد وہابیہ کو بعد میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ القوی نے کافر کلامی قرار دیا۔

وہابیہ کا ایک طبقہ فرقہ دیوبندیہ ہے۔ اس کے بنیادی عقائد میں کفر کلامی شامل ہے، کیوں کہ اس طبقہ کے اکابرین یعنی نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھوی اور تھانوی کافر کلامی ہیں اور دیوبندی فرقہ ان کو اپنا پیشوا مانتا ہے، اور کافر کلامی کو مومن ماننا کفر کلامی ہے۔

جو دیوبندی ان اکابرین کے کفریہ عقائد کو بھی مانتے ہوں، ان پر کفر کلامی کا حکم ان کفریہ عقائد کے ماننے کے سبب بھی وارد ہوگا۔

غیر مقلد وہابیہ کا ابتدائی طبقہ جو کافر فقہی ہے:

غیر مقلد وہابیہ کے ابتدائی طبقہ سے میری مراد وہ طبقہ ہے، جس پر کفر کلامی کا حکم نہیں، لیکن انکار تقلید کے سبب گمرہی کا حکم ہے اور بہت سے دیگر غلط عقائد کے سبب کفر فقہی کا حکم ہے۔

ان احکام کی تفصیل (۱) النہی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید (۱۳۰۵ھ) (۲) الامن والعلی لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء (۱۳۱۱ھ) (۳) الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیہ (۱۳۱۲ھ) (۴) سل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیہ (۱۳۱۲ھ) ودیگر فتاویٰ میں ہے۔

غیر مقلد وہابیہ کا طبقہ مابعد جو کافر کلامی ہے:

اسماعیل دہلوی کے بعد کے بھارتی وہابیوں نے ختم نبوت کا انکار کیا۔ اگر دیگر وہابیہ اس عقیدہ کو نہ بھی مانتے ہوں تو وہ اس عقیدہ کے سبب کافر کلامی ہوجانے والے وہابیہ کو کافر نہیں مانتے ہیں، پس یہ لوگ بھی کافر کلامی ہوئے۔

اسی طرح یہ لوگ دیوبندیوں کوبھی کافر کلامی نہیں مانتے۔ان دونوں اسباب کی بنیاد پرامام احمد رضا قادری نے بعد کے وہابیہ کوکافر کلامی قرار دیا۔

فتاویٰ رضویہ کاایک اقتباس درج ذیل ہے۔

''وہابی ہو یا رافضی جو بد مذہب عقائد کفر یہ رکھتا ہے جیسے ختم نبوت حضور پرنور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاانکار یا قرآن عظیم میں نقص ودخل بشری کا اقرار،تو ایسوں سے نکاح باجماع مسلمین بالقطع والیقین باطل محض وزنائے صرف ہے''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم:رسالہ ازالۃ العارص:377-جامعہ نظامیہ لاہور)

توضیح:مذکورہ بالاعبارت میں دوفرقوں کا ذکر ہے اور دووجہ کفر کا بیان ہے۔روافض کے کفر کا سبب قرآن مجید کوناقص قرار دینا ہے،اور وہابیہ(غیر مقلد وہابیہ)کے کفر کا سبب ختم نبوت کاانکار ہے۔

حضرت محدث سورتی قدس سرہ العزیز نے غیر مقلد وہابیہ کے عقائد کو بیان کرتے ہوئے رقم فرمایا:''سوم یہ کہ آں حضرت کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرتے ہیں،چناں چہ یہ مضمون صفحہ۲و۱۶:نصر المومنین مصنفہ اخوند صدیق پشاوری شاگرد مولوی نذیر حسین سے ظاہر ہے کہ انہوں نے''خاتم النبیین''کے الف لام کوعہد خارجی کالکھا ہے۔جس کے معنی یہ ہیں کہ بعض کے خاتم ہیں،نہ سب کے،حال آں کہ آپ کل انبیا کے خاتم اور نبی آخرالزماں ہیں کہ بعد آپ کے کوئی نبی نہ ہوگا''۔(جامع الشواہدص10-ادارہ معارف نعمانیہ لاہور)

رسالہ:ازالۃ العار میں امام احمد رضا قادری علیہ الرحمۃ والرضوان نے وہابیہ کے چار اقسام بیان فرمائے۔ان میں سے دوقسموں کوکافر کلامی،ایک کوکافر فقہی اور ایک قسم کومحض گمراہ قرار دیا۔اس وقت بعض وہابیہ ختم نبوت کے منکر تھےتو وہ کافر کلامی تھےاور جوختم نبوت کے منکر کی تکفیر کے منکر تھے،وہ بھی کافر کلامی تھے۔

جب اسماعیل دہلوی نے رسالہ یک روزہ میں امکان نظیر کا نظریہ لکھا تو علامہ فضل حق خیرآبادی قدس سرہ القوی نے تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ میں اس کا رد فرمایا۔اس کے بعد ایک مفصل کتاب بنام ''امتناع النظیر'' تحریر فرمائی۔

ایک مدت بعد پھر یہ مسئلہ موضوع بحث بن گیا۔سال ۱۲۸۸ھ مطابق ۱۸۷۱ء میں شیخو پور(بدایوں: یوپی) میں امکان نظیر وامتناع نظیر کے موضوع پر مناظرہ ہوا۔اہل سنت وجماعت کی جانب سے تاج الفحول علامہ عبد القادر بدایونی تھے اور وہابیوں کی طرف سے امیر احمد سہسوانی۔اس کی روداد نذیر سہسوانی وہابی نے مناظرۂ احمدیہ کے نام سے شائع کی۔

اس میں اثر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے لکھا گیا کہ زمینیں سات ہیں اور ہر زمین میں نبی ہوئے۔اسی اثر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دلیل بنا کر وہابیوں نے مختلف قسم کا قول کیا۔

بعد میں جب اسی انکار ختم نبوت کے سبب اور اللہ ورسول (عزوجل وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کی بے ادبی کے سبب وہابیہ کے مقلد فرقہ یعنی دیوبندیوں پر کفر کلامی کا حکم عائد ہوا تو غیر مقلدوں نے دیوبندیوں کو کافر تسلیم نہ کیا، بلکہ ان کو مومن قرار دیتے اور ایک ساتھ رہتے۔چند سالوں قبل سعودیہ عربیہ میں تقلید کے سبب دیوبندیوں کو گمراہ کہا جانے لگا ،اور امدادی رقم بند کردی گئی،تب بھارت میں دیابنہ اور اہل حدیث میں اختلاف ہوا۔

غیر مقلد وہابیہ کے کفر کلامی کا سبب اول: انکار ختم نبوت

امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے غیر مقلد وہابیہ کے انکار ختم نبوت کی تفصیل اپنے رسالہ:''المبین ختم النبیین''(۱۳۲۶ھ) میں بیان فرمائی ہے۔منقولہ ذیل اقتباس میں ضروری تفصیل مرقوم ہے۔

امام احمد رضا قادری نے رقم فرمایا:''بالجملہ آیہ کریمہ:(ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین)

مثل حدیث متواتر (لا نبی بعدی) قطعاً عام اوراس میں مراد استغراق تام اوراس میں کسی قسم کی تاویل وتخصیص نہ ہونے پر اجماعِ امت خیرالانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

یہ ضروریات دین سے ہے اورضروریاتِ دین میں کوئی تاویل یااس کے عموم میں کچھ قیل وقال اصلاً مسموع نہیں، جیسے آج کل دجال قادیانی بک رہا ہے کہ خاتم النبیین سے ختم نبوت شریعت جدیدہ مراد ہے، اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مروج وتابع ہوکر آئے، کچھ حرج نہیں، اوروہ خبیث اس سے اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے۔

یاایک اور دجال نے کہا تھا کہ تقدم، تاخر زمانی میں کچھ فضیلت نہیں۔ خاتم بمعنی آخر لیناخیال جہال ہے ، بلکہ خاتم النبیین بمعنی نبی بالذات ہے، اوراسی مضمون ملعون کو دجال اول نے یوں ادا کیا کہ خاتم النبیین بمعنی افضل النبیین ہے۔

ایک اور مرتد نے لکھا: خاتم النبیین ہونا حضرت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بہ نسبت اس سلسلہ محدودہ کے ہے، نہ بہ نسبت جمیع سلاسل وعوالم کے، پس اور مخلوقات کا اورزمینوں میں ہونا ہرگز منافی خاتم النبیین کے نہیں۔ جموع محلی باللام امثال اس مقام پر مخصوص ہوتی ہیں۔

چنداورخبیثوں نے لکھا کہ الف لام خاتم النبیین میں جائز ہے کہ عہد کے لیے ہو، اور برتقدیر تسلیم استغراق جائز ہے کہ استغراق عرفی کے لیے ہو، اور برتقدیر حقیقی جائز ہے کہ مخصوص البعض ہو، اور بھی عام کے قطعی ہونے میں بڑا اختلاف ہے کہ اکثر علماظنی ہونے کے قائل ہیں۔

ان شیاطین سے بڑھ کراور بعض ابلیسیوں نے لکھا کہ اہل اسلام کے بعض فرقے ختم نبوت کے ہی قائل نہیں اوربعض قائل ختم نبوت تشریعی کے ہیں نہ مطلق نبوت کے۔

الیٰ غیر ذٰلک من الکفریات الملعونۃ والارتدادات المشحونۃ

بنجاسات ابلیس وقاذورات التدلیس لعن اللّٰہ قائلھا وقاتل اللّٰہ قابلیھا.

یہ سب تاویل رکیک ہیں، یاعموم واستغراق ''النبیین'' میں تشویش وتشکیک۔سب کفر صریح وارتداد قبیح۔اللہ ورسول نے مطلقاً نفی نبوت تازہ فرمائی۔شریعت جدیدہ وغیرہا کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحۃً خاتم بمعنی آخر بتایا۔

متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اب تک تمام امت مرحومہ نے اسی معنی ظاہر ومتبادر وعموم واستغراق حقیقی تام پر اجماع کیا، اور اسی بنا پر سلفاً وخلفاً ائمہ مذاہب نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا۔کتبِ احادیث وتفسیر عقائد وفقہ ان کے بیانوں سے گونج رہی ہیں۔

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنی کتاب ''جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ (۱۳۱۷ھ)'' میں اس مطلب ایمانی پر صحاح وسنن ومسانید ومعاجیم وجوامع سے ایک سوبیس حدیثیں اور تکفیر منکر کہ ارشادات ائمہ وعلمائے قدیم وحدیث وکتب عقائد واصول فقہ وحدیث سے تیس نصوص ذکر کیے: وللہ الحمد۔

تو یہاں عموم واستغراق کا انکار خواہ کسی تاویل وتبدیل کا اظہار نہیں کر سکتا، مگر کھلا کافر، خدا کا دشمن، قرآن کا منکر، مردود وملعون، خائب وخاسر، والعیاذ باللہ العزیز القادر۔

ایسی تشکیکیں تو وہ اشقیا، رب العلمین میں بھی کر سکتے ہیں کہ جائز ہے لام عہد کے لیے ہو، یا استغراق عرفی کے لیے، یا عام مخصوص منہ البعض، یا عالمین سے مراد عالمین زمانہ: کقولہ تعالیٰ: وانی فضلتکم علی العالمین۔

اور سب کچھ سہی، پھر عام قطعی تو نہیں خدا کا پروردگار جمیع عالم ہونا یقینی کہاں، مگر الحمد للہ مسلمان نہ ان ملعون ناپاک وسائس کو رب العالمین میں سنیں، نہ ان خبیث گندے وساوس کو خاتم النبیین میں۔**الالعنۃ اللّٰہ علی الظالمین—ان الذین یؤذون اللّٰہ ورسولہ**

لعنهم اللّٰه فی الدنیا و الاٰخرة و اعدلهم عذابًا مهینا۔

یہ طائفہ خائفہ خارجیہ جن سے سوال ہے۔ اگر معلوم ہو کہ حضور پرنور خاتم الانبیا ومرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین کے خاتم ہونے کو صرف بعض انبیا سے مخصوص کرتا ہے۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روز بعثت سے جب، یا اب، یا کبھی کسی زمانے میں کوئی نبوت، اگر چہ ایک ہی، اگر چہ غیر تشریعی، اگر چہ کسی اور طبقہ زمین، یا کنج آسمان میں، اگر چہ کسی اور نوع غیر انسانی میں واقع مانتا، یا باوصف اعتقاد عدم وقوع محض بطور احتمال شرعی وامکان وقوعی جائز جانتا یہ بھی سہی، مگر جائز ومحتمل ماننے والوں کو مسلمان کہتا، یا طوائف ملعونہ مذکورہ، خواہ ان کے کبرا، یا نظرا کی تکفیر سے باز رہتا ہے، تو ان سب صورتوں میں یہ طائفہ خائفہ خود بھی قطعا یقیناً اجماعاً ضرورۃً مثل طوائف مذکورہ قادیانیہ وقاسمیہ وامیریہ ونذیریہ وامثالہم لعنہم اللہ تعالیٰ کافر ومرتد ملعون ابد ہے۔**قاتلهم اللّٰه انی یؤفکون**– کہ ضروریات دین کا جس طرح انکار کفر ہے، یونہی ان میں شک وشبہہ اور احتمال خلاف، ماننا بھی کفر ہے۔ یونہی ان کے منکر یا ان میں شاک کو مسلمان کہنا اسے کافر نہ جاننا بھی کفر ہے۔

بحر الکلام امام نسفی وغیرہ میں ہے:**من قال بعد نبینا نبی یکفر لانه انکر النص و کذٰلک لو شک فیه**۔درمختار و بزازیہ ومجمع الانہر وغیرہا کتب کثیرہ میں ہے:

من شک فی کفره و عذابه فقد کفر

ان لعنتی اقوال، نجس تر از ابوال، کے رد میں اواخر صدی گزشتہ میں بکثرت رسائل ومسائل علمائے عرب وعجم طبع ہو چکے اور وہ ناپاک فتنے غار مذلت میں گر کر قعرِ جہنم کو پہنچے: والحمد للہ رب العالمین۔

اس طائفہ جدیدہ کو اگر طوائف طریدہ کی حمایت سوجھے گی تو اللہ واحد قہار کا لشکر جرار، اسے بھی اس کی سزائے کردار پہنچانے کو موجود ہے۔

قال تعالیٰ: الم نهلک الاولینoثم نُتبِعُهُمُ الاٰخرین o کذلک نفعل بالمجرمینoویل یومئذ للمکذبین۔

اور اگر اس طائفہ جدیدہ کی نسبت وہ تجویز واحتمال نبوت، یا عدم تکفیر منکران ختم نبوت، معلوم نہ بھی ہو، نہ اس کا خلاف ثابت ہوتو اس کا آیہ کریمہ میں افادۂ استغراق سے انکار، اور ارادہ بعض پر اصرار کیا اسے حکم کفر سے بچالے گا کہ وہ صراحۃً آیہ کریمہ کی اس تفسیر قطعی یقینی اجماعی ایمانی کا منکر ومبطل ہے جوخود حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی اور جس پر تمام امت مرحومہ نے اجماع کیا اور بنقل متواتر ضروریاتِ دین سے ہوکر ہم تک آئی''۔(فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص58 تا60-رضا اکیڈمی ممبئی)

مذکورہ بالا اقتباس کے ابتدائی حصے میں سب سے پہلے قادیانی کی عبارت کا خلاصہ ہے، اس کے بعد بالترتیب قاسم نانوتوی کی تحذیرالناس، غلام احمد قادیانی کی کتاب: مواہب الرحمٰن، امیرحسن سہسوانی غیر مقلد وہابی (م۱۲۹۱ھ) کے بیٹے، امیر احمد سہسوانی غیر مقلد وہابی (م۱۳۰۶ھ) کے مناظراتی مباحث کے مجموعہ: مناظرہ احمدیہ (مرتبہ: نذیر احمد سہسوانی) اور امیر احمد سہسوانی کی کتاب: نصرالمومنین اور صدیق پشاوری غیر مقلد وہابی کی کتاب: تحریراسمی کی عبارتوں کے خلاصے ہیں۔

اس میں ایک مقلد وہابی (نانوتوی) اور تین غیر مقلد وہابی کی ختم نبوت سے متعلق تحریروں کا ذکر ہے۔ یہ تمام عبارتیں کفر کلامی کی ہیں، کیوں کہ ان کی عبارتیں ختم نبوت کے انکار کے مفہوم میں مفسر ومتعین ہیں۔ اب جو غیر مقلد وہابیہ اسی اعتقاد پر ہیں، وہ بھی کافر کلامی ہیں اور جو ایسے عقیدہ والوں کو مومن سمجھتے ہیں، وہ بھی کافر کلامی ہیں۔

غیر مقلد وہابیہ اسی عقیدۂ ختم نبوت کے انکار کے سبب کافر کلامی قرار پائے۔ قائلین کی نشاندہی کے ساتھ عبارتوں کے خلاصے دوبارہ نذر قارئین ہیں۔

(1) جیسے آج کل دجال قادیانی بک رہا ہے کہ خاتم النبیین سے ختم نبوت شریعت جدیدہ مراد ہے، اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مروج وتابع ہوکر آئے، کچھ حرج نہیں، اور وہ خبیث اس سے اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے۔

(غلام احمد قادیانی کے قول کا خلاصہ)

(2) یا ایک اور دجال نے کہا تھا کہ تقدم، تاخر زمانی میں کچھ فضیلت نہیں۔ خاتم بمعنی آخر لینا خیال جہال ہے ، بلکہ خاتم النبیین بمعنی نبی بالذات ہے، اور اسی مضمون ملعون کو دجال اول نے یوں ادا کیا کہ خاتم النبیین بمعنی افضل النبیین ہے۔

(قاسم نانوتوی کی تحذیرالناس کی عبارت کا خلاصہ)

(3) ایک اور مرتد نے لکھا: خاتم النبیین ہونا حضرت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بہ نسبت اس سلسلہ محدودہ کے ہے، نہ بہ نسبت جمیع سلاسل وعوالم کے، پس اور مخلوقات کا اور زمینوں میں ہونا ہرگز منافی خاتم النبیین کے نہیں۔ جموع محلی باللام امثال اس مقام پر مخصوص ہوتی ہیں۔

(امیر احمد سہسوانی کے مناظراتی مباحث کا مجموعہ: ''مناظرہ احمدیہ'' کی عبارت کا خلاصہ)

(4) چند اور خبیثوں نے لکھا کہ الف لام خاتم النبیین میں جائز ہے کہ عہد کے لیے ہو ، اور برتقدیر تسلیم استغراق جائز ہے کہ استغراق عرفی کے لیے ہو، اور برتقدیر حقیقی جائز ہے کہ مخصوص البعض ہو، اور بھی عام کے قطعی ہونے میں بڑا اختلاف ہے کہ اکثر علما ظنی ہونے کے قائل ہیں۔

(امیر احمد سہسوانی کی کتاب ''نصر المومنین فی رد قول الجاہلین'' کی عبارت کا خلاصہ)

(5) ان شیاطین سے بڑھ کر اور بعض ابلیسیوں نے لکھا کہ اہل اسلام کے بعض فرقے ختم نبوت کے ہی قائل نہیں اور بعض قائل ختم نبوت تشریعی کے ہیں نہ مطلق نبوت کے۔

(صدیق پشاوری کی کتاب ''تحریراسمیٰ'' کی عبارت کا خلاصہ)

مولانا حافظ بخش بریلوی نے ''تنبیہ الجہال بالہام الباسط المتعال'' (ص۳ تا ص۱۴-مطبع بہارستان کشمیر لکھنو) میں جو رقم فرمایا، اس سے واضح ہوتا ہے کہ غیر مقلد وہابیہ پہلے حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیش نظر پہلے شش امثال کے قائل تھے، پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ زمین کے دیگر طبقات میں چھ خاتم النبیین کے قائل ہو گئے۔ محمد احسن نانوتوی نے قاسم نانوتوی کو ایک سوال نامہ بھیجا۔ اس نے جواب میں تحذیر الناس لکھی، اس طرح اب مقلد وہابیہ بھی اس معاملہ میں شریک ہو گئے۔

طارق انور مصباحی

جاری کردہ:28: جنوری2021

☆☆☆☆☆

مبسملا وحامدا::ومصلیا ومسلما

غیر مقلد وہابیہ اور کفر کلامی

قسط دوم

وہابی مذہب میں کفر فقہی کی کثرت تھی ،لیکن ابتدائی مرحلہ میں ان کے عقائد میں کفریات کلامیہ نہیں تھے۔امکان نظیر اور مسئلہ ختم نبوت کے مباحثوں میں ان لوگوں نے بے اعتدالیاں کیں اور کفر فقہی سے کفر کلامی کی منزل تک جا پہنچے۔

دوسری جانب مقلد وہابیہ یعنی دیابنہ کو کفریات کلامیہ کے اعتقاد کے باوجود وہ لوگ دیوبندیوں کو کافر کلامی نہیں مانتے ۔کافر کلامی کو کافر نہیں ماننے والا خود کافر ہو جاتا ہے،اس طرح بعد کے غیر مقلدین بھی کافر کلامی قرار پائے۔

الحاصل فرقہ وہابیہ کے بنیادی عقائد میں کفر کلامی نہیں ہے، بلکہ ایک مدت بعد اس مذہب میں کلامی کفریات داخل ہو گئے ۔فتاویٰ رضویہ میں عام طور پر غیر مقلدین کو کافر فقہی مان کر سوالوں کے جواب مرقوم ہیں ،اور متعدد فتاویٰ میں غیر مقلدین کو کافر کلامی بھی کہا گیا ہے۔مذکورہ وضاحت کے مطابق فتاویٰ رضویہ کی عبارتوں کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔

فرقہ دیوبندیہ کے بنیادی عقائد میں کفریات کلامیہ موجود ہیں ۔فرقہ دیوبندیہ کے عناصر اربعہ نانوتوی، گنگوہی ،انبیٹھوی وتھانوی اس فرقہ کے بنیادی لوگ ہیں ۔ان چاروں کی عبارتوں میں کفر کلامی موجود ہے۔فرقہ دیوبندیہ ان چاروں کو اپنے مذہب کے اکابر اور مومن وصالح مانتا ہے۔کلامی کفریات کو ماننا بھی کفر کلامی ہے اور کافر کلامی کو مومن ماننا بھی کفر کلامی ہے۔یہ سب کفریات کلامیہ فرقہ دیوبندیہ کے بنیادی عقائد میں شامل ہیں۔

غیر مقلد وہابیہ کے کفر کلامی کا سبب دوم: دیوبندیوں کو کافر نہ ماننا

مقلد وہابیہ کے بنیادی عقائد ہی میں کفر کلامی شامل ہے،اور غیر مقلد وہابیہ کے بنیادی عقائد میں کفر کلامی شامل نہیں ہے،لیکن بعد کے متعدد غیر مقلد وہابیہ نے ختم نبوت سے متعلق ایسا عقیدہ اختیار کیا جو کفر کلامی ہے، دوسری بات یہ ہوئی کہ مقلد وہابیہ نے ختم نبوت سے متعلق کفر کلامی کا عقیدہ اختیار کیا تو غیر مقلد وہابیہ اسے کافر نہیں کہتے ، بلکہ اسے عالم وفاضل اور ولی اللہ ثابت کرتے ۔کافر کلامی کو کافر نہیں کہنے کے سبب وہ کافر ہوئے۔

(1)مولانا حافظ بخش بریلوی نے قاسم نانوتوی کے بارے میں رقم فرمایا:

''ایک صاحب جو حاجی قاسم صاحب کے انداز تحریر سے واقف ہیں، یہ رائے دیتے ہیں کہ حاجی صاحب کو مناظرہ میں اصلاً دخل نہیں۔مستدل ومعترض میں فرق نہیں کرتے۔

اس قدر نہیں جانتے ،کون بات خصم پر حجت ہوتی ہے۔کون لغو ٹھہرتی ہے۔مناظرہ کیا ہے،نقض ومنع کسے کہتے ہیں،کس طریق سے دعویٰ ثابت کرتے ہیں ، جواب کس طرح دیتے ہیں،با ایں ہمہ ہم وطنوں اور رشتہ داروں نے انہیں اڑایا ہے۔

علم وفضل وزہد وورع میں بے مثل ٹھہرایا ہے،اور جو کہ حاجی صاحب مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کے معتقدین سے ہیں،اس وجہ سے وہابی بھی حضرت کو بڑا فاضل اور ولی کامل بتاتے ہیں کہ یہ لوگ مولوی اسماعیل کے معتقد کو خواہ مخواہ عالم اجل وعارف اکمل بناتے ہیں۔

''پیراں نمی پرند ومریداں می پرانند'' یہاں بہ نہج احسن صادق آتا ہے۔انصاف کا تو بڑا خرچ ہے۔ہم مذہب کا عیب بھی ہنر ٹھہرایا جاتا ہے''۔

(تنبیہ الجہال بالہام الباسط المتعال:ص3-مطبع بہارستان کشمیر لکھنو)

توضیح:تاج الفحول حضرت علامہ عبد القادر بدایونی(م۱۳۱۹ھ)اور امیر احمد سہسوانی (م۱۳۰۶ھ)کے درمیان شیخو پورہ(بدایوں)میں سال ۱۲۸۸ھ مطابق ۱۸۷۱ء میں مناظرہ ہوا۔مناظرہ کے مباحث کو نذیر احمد سہسوانی(م۱۲۹۹ھ)نے کتابی شکل میں مناظرہ احمدیہ

کے نام سے ۱۲۸۹ھ میں مطبع شعلہ طور کان پور سے شائع کیا۔اس میں اثر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صحت کے قائلین میں محمد احسن نانوتوی کا بھی نام درج تھا۔

احسن نانوتوی (م۱۳۱۲ھ-۱۸۹۵ء)اس وقت بریلی شریف میں رہتا تھا۔اس سے استفسار ہوا تو اس نے قاسم نانوتوی سے استفتا کیا۔قاسم نانوتوی نے جواب میں تحذیر الناس نامی رسالہ لکھا اور غیر مقلد وہابیہ سے آگے بڑھ کر کسی نبی جدید کے امکان وقوعی کا قائل ہوا۔غیر مقلد وہابیہ نے اس کی تحسین کی اور اس کفر کلامی کو قبول کر لیا۔

(2)امام احمد رضا قادری نے مقلد اور غیر مقلد وہابیہ کو کفر میں برابر قرار دیا، بلکہ غیر مقلدین کو ترک تقلید کے سبب دیوبندیوں سے بدتر قرار دیا۔وجہ کفر بیان فرمایا کہ وہ مقلد وہابیہ کی تکفیر نہیں کرتے۔سوال وجواب مندرجہ ذیل ہیں۔

سوال دوم:دیوبندی مدعی تقلید وغیر مقلد مدعی اہل حدیث میں زیادہ کون ضلالت پر ہے،اور دونوں فرقوں کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟اوران دونوں گروہوں پر علمائے حرمین شریفین کا کیا فتویٰ ہے؟(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم ص72-رضا اکیڈمی ممبئی)

امام احمد رضا قادری نے جواب میں رقم فرمایا:''دونوں میدانِ کفر میں کفرسی رہان ہیں۔دونوں کے پیچھے نماز باطل محض،جیسے مسیح چرن یا گنگادین کے پیچھے: **کما حققناه فی النهی الاکید عن الصلوٰة وراء عدی التقلید وغیره من کتبنا وفتاوٰنا.**

فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہے: **روی محمد عن ابی حنیفة و ابی یوسف رضی اللّٰه تعالی عنهم ان الصلوٰة خلف اهل الهواء لایجوز۔**

بظاہر غیر مقلد دیوبندیہ سے بدتر ہیں کہ عقائد کفر وضلال میں دونوں متحد،اوران میں انکار تقلید وبدگوئی ائمہ زائد۔خود امام الدیابنہ رشید گنگوہی کے فتاویٰ حصہ دوم صفحہ 21 میں 4 گروہ غیر مقلد میں نذیر حسین دہلوی کی نسبت ہے۔ان کو مردود اور خارج اہل سنت سے کہنا

بھی سخت بے جا ہے۔

عقائد میں سب متحد مقلد اور غیر مقلد ہیں، اور مفتی سے اگر غیر مقلدین اور دیوبندیہ کے بارے میں سوال ہوگا تو دیوبندیوں پر حکم سخت تر دے گا کہ اس کا مطمع نظر وصف عنوانی ہے۔ ترک تقلید و بدگوئی ائمہ کو دیوبندیہ کے ان اقوال سے کیا نسبت ہے جو سرگروہانِ دیابنہ گنگوہی، نانوتوی وتھانوی کے ہیں کہ ابلیس کو علم غیب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مانے تو صریح مشرک: الخ''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم: ص73-رضا اکیڈمی ممبئ)

(3) امام احمد رضا قادری نے اسی فتویٰ میں رقم فرمایا:

''علمائے کرام حرمین شریفین نے فتاوی الحرمین میں غیر مقلد پر یہ حکم فرمایا: ھومن اھل البدعۃ والنار۔ وہ بدعتی جہنمی ہے۔ اور حسام الحرمین شریف میں دیوبندیوں کی نسبت یوں ارشاد فرمایا: **ھٰـؤلاء الطوائف کلھم کفار مرتدون خارجون عن الاسلام**۔ یہ طائفہ سب کے سب کافر مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں۔

اور تحقیق یہ ہے کہ ان صریح جلی ملعون کفروں کے ایجاد میں دیوبندی پیش قدم ہیں اور ان کے تسلیم میں وہ اور غیر مقلد سب یکساں وہمدم ہیں۔ کوئی وہابی ان لعین کفروں اور اللہ ورسول کو شدید غلیظ گالیوں پر دیوبندیوں کی تکفیر نہ کرے گا، بلکہ اپنی چلتی ساتھ ہی دے گا اور علمائے کرام دیوبندیوں کو فرما چکے:

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے، خود کافر ہے۔

تو ملعون کفروں میں سب برابر ہوئے، اور اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سخت گندی دشناموں کے بعد اس پر کیا نظر کہ اُنہوں نے ائمہ کو بھی بُرا اور تقلید کو ناجائز کہا، اُن عظیم ملعون کفروں کے آگے یہ کیا قابلِ ذکر ہے لہٰذا دونوں گروہ کفر میں برابر

اورسگِ زردوشغال وسگِ سیاہ وخوک سے زیادہ باہم حقیقی برادر ہیں''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم :ص 75-رضااکیڈمی ممبئ)

(4)امام احمد رضا قادری نے رقم فرمایا:''بے شک وہابیہ مقلدین وغیر مقلدین یقیناً تمام عقائد کفر وضلال میں متحد ہیں''۔(فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم ص 127-رضااکیڈمی ممبئ)

(5)امام احمد رضا قادری نے 29:محرم الحرام ۱۳۳۹ھ کے سوال کے جواب میں وہابیہ کو کافر کلامی لکھا۔عبارت مندرجہ ذیل ہے۔

''طوائف مذکورین وہابیہ ونیچریہ وقادیانیہ وغیر مقلدین ودیوبندیہ وچکڑالویہ خذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین ان آیات کریمہ کے مصداق بالیقین اور قطعا یقیناً کفار مرتدین ہیں۔ان میں ایک آدھ اگر چہ کافر فقہی تھا اور صدہا کفر اس پر لازم تھے،جیسے(نمبر)۲:والا دہلوی،مگر اب اتباع واذناب میں اصلاً کوئی ایسا نہیں جو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر کلامی نہ ہو،ایسا کہ من شک فی کفرہ فقد کفر۔جوان کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہوکران کے کفر میں شک کرے،وہ بھی کافر ہے''۔(فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص 90-رضااکیڈمی ممبئ)

توضیح:منقولہ بالا عبارت میں صریح لفظوں میں وہابیہ کو کافر کلامی کہا گیا۔یہاں وہابیہ سے دیابنہ مراد نہیں،کیوں کہ دیابنہ کا مستقل ذکر موجود ہے،بلکہ امام احمد رضا قادری نے صریح لفظوں میں بیان فرمایا کہ اب اسماعیل دہلوی کے تمام متبعین کافر کلامی ہیں۔

دہلوی کے متبعین دیابنہ بھی ہیں اور وہابیہ بھی۔سوال میں غیر مقلد وہابیہ،دیابنہ،نیچریہ وغیرہ کے غلط عقائد کا تفصیلی ذکر ہے۔

(6)امام احمد رضا سے 6:شوال ۱۳۳۹ھ کوسوال ہوا کہ قادیانی،غیر مقلد،اہل قرآن،رافضی وغیرہ وغیرہ علاوہ سنیوں کے جتنے فرقے ہیں،ان کے ساتھ کھانا پینا،سلام علیک کرنا،نوکری کرنا جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا قادری نے جواب میں رقم فرمایا:''یہ فرقے اور اسی طرح دیوبندی ونیچری غرض جوبھی ضروریات دین میں سے کسی شئ کا منکر ہو،سب مرتد کافر ہیں۔ان کے ساتھ کھانا پینا،سلام علیک کرنا،ان کی موت وحیات میں کسی طرح کا کوئی اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام ہے''۔(فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص95:رضا اکیڈمی ممبئ)

طارق انور مصباحی

جاری کردہ:30:جنوری2021

☆☆☆☆☆

مبسملا وحامدا::ومصلیا ومسلما

روافض میں کافر کلامی، کافر فقہی وگمراہ

جس فرقہ کے بنیادی عقائد کفریہ ہوں، یعنی بنیادی عقائد میں کفر کلامی پایا جاتا ہو، اوراس فرقہ کے تمام افراد باب عقائد میں اپنے قائدین کے تابع ہوں کہ جوعقائد قائدو پیشوا کے ہوں، وہ ان عقائد کو اپنے حق میں لازم جانتے ہوں۔اس فرقہ کے تمام لوگ کافر مانے جائیں گے، کیوں کہ اگرکوئی ان کفری عقائد سے ناآشنا بھی ہوتو کم ازکم وہ اپنے قائدین کو مومن ضرور مانے گا اور کافر کلامی کومومن ماننا کفر کلامی ہے۔

امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے عہد حاضر کے روافض مجتہدین کے فتاویٰ نقل فرمائے، جوضروریات دین کے انکار پر مشتمل ہیں۔اس کے بعدفرمائے کہ عہد حاضر کے تمام رافضی کافر ہیں، یعنی کافر کلامی ہیں، کیوں کہ روافض باب عقائد میں اپنے مجتہدین کے مقلد ہوتے ہیں۔اگران میں سے کوئی رافضی اپنے اکابر کے کفری عقائد نہ بھی مانتا ہوتو وہ ان کفری عقائد کے سبب اپنے مجتہدوں کوکافرنہیں سمجھتا ہے، بلکہ مومن سمجھتا ہے، اور ضروریات دین کے منکر کومومن سمجھنا بھی کفر ہے۔امام احمد رضا کی تحریر مندرجہ ذیل ہے۔

''روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پیروکار ہوتے ہیں۔اگر بفرض غلط کوئی جاہل رافضی ان کھلے کفروں سے خالی الذہن بھی ہوتو فتوائے مجتہدان کے قبول سے اسے چارہ نہیں، اور بفرض باطل یہ بھی مان لیجیے کہ کوئی رافضی ایسا نکلے جواپنے مجتہدین کے فتویٰ بھی نہ مانے تو الاقل اتنا یقیناً ہوگا کہ ان کفروں کی وجہ سے اپنے مجتہدوں کوکافر نہ کہے گا، بلکہ انہیں اپنے دین کا عالم وپیشوا ومجتہد ہی جانے گا اور جوکسی کافر منکر ضروریات دین کوکافر نہ مانے ،خودکافرومرتد ہے''۔(رسالہ ردالرفضہ: فتاویٰ رضویہ جلد 14 ص265- جامعہ نظامیہ لاہور)

توضیح:منقولہ بالا اقتباس سے واضح ہوگیا کہ جس فرقہ کے بنیادی عقائد میں کفریات کلامیہ ہوں ،اور اس فرقہ کے تمام افراد باب عقائد میں خودکو اپنے پیشواؤں کے تابع قرار دیتے ہوں تواس فرقہ کے تمام افراد کو کافر کلامی تسلیم کیا جائے گا۔امام احمد رضا نے رسالہ کے اخیر میں فیصلہ کن عبارت رقم فرمائی،وہ مندرجہ ذیل ہے۔

امام احمد رضا نے رقم فرمایا:''بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام، بلکہ خالص زنا ہے۔معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہوتو یہ سخت قہرالٰہی ہے۔اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو، جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا۔محض زنا ہوگا۔اولاد ولدالزنا ہوگی۔باپ کا ترکہ نہ پائے گی۔اگر چہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولدالزنا کا باپ کوئی نہیں۔عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی ،نہ مہر کی کہ زانیہ کے لیے مہر نہیں۔

رافضی اپنے کسی قریب حتی کہ باپ بیٹے ،ماں ،بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پاسکتا۔سنی تو سنی کسی مسلمان، بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حصہ نہیں۔ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول،سلام کلام،سب سخت کبیرہ اشد حرام، جوان کے ان ملعون عقیدوں پر آگاہ ہوکر، پھر بھی انہیں مسلمان جانے ، یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے، باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے،اوراس کے لیے بھی یہی سب احکام ہیں، جوان کے لیے مذکور ہوئے۔مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں،اوراس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان بنیں''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 14 ص 268- جامعہ نظامیہ لاہور)

توضیح:منقولہ بالا عبارت میں ''علی العموم کفار مرتدین ہیں'' کا مفہوم یہ ہے کہ یہ کفر کلامی کا عمومی حکم ہے۔ ہرایک فرد کے لیے یہ شخصی حکم نہیں۔جواس فرقہ کے کفریات کلامیہ کا

صریح انکار کرے،اوران کے معتقدین کو کافر کلامی مانے،اس کا حکم بدل جائے گا۔

عہد حاضر کے روافض ضروریات دین کے انکار کے سبب کافر کلامی ہیں۔عہد ماقبل کے تبرائی روافض جو کسی ضروری دینی کا مفسرا نکار نہیں کرتے تھے،وہ کافر فقہی تھے۔شیعوں کا فرقہ تفضیلیہ محض گمراہ ہے،یعنی کافر فقہی یا کافر کلامی نہیں۔امام احمد رضا قادری نے ایک ہی فتویٰ میں گمراہ،کافر فقہی وکافر کلامی تینوں کی نماز جنازہ پڑھنے کا حکم بیان فرمادیا ہے۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اہل شیعہ کی نمازِ جنازہ پڑھنا اہل سنت وجماعت کے لیے جائز ہے یا نہیں؟اوراگر کسی قومِ سنّت والجماعت نے نماز کسی شیعہ کی جنازہ کی پڑھی تو اس کے لیے شرع میں کیا حکم ہے؟

الجواب: اگر رافضی ضروریاتِ دین کا منکر ہے،مثلاً قرآن کریم میں کُچھ سورتیں یا آیتیں یا کوئی حرف صرف امیر المومنین عثمان ذی النورین غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا اور صحابہ خواہ کسی شخص کا گھٹایا ہوا مانتا ہے،یا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم خواہ دیگر ائمہ اطہار کو انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم میں کسی سے افضل جانتا ہے۔

اور آجکل یہاں کے رافضی تبرائی عموماً ایسے ہی ہیں۔اُن میں شاید ایک شخص بھی ایسا نہ نکلے جو ان عقائدِ کفریہ کا معتقد نہ ہو جب تو وہ کافر مرتد ہے،اوراس کے جنازہ کی نماز حرام قطعی وگناہ شدید ہے۔اللہ عزوجل فرماتا ہے:

(وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰی قَبۡرِهٖ اِنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ فٰسِقُوۡنَ)

کبھی نماز نہ پڑھ اُن کے کسی مردے پر،نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو،انہوں نے اللہ ورسول کے ساتھ کفر کیا اور مرتے دم تک بے حکم رہے۔

اگر ضروریاتِ دین کا منکر نہیں،مگر تبرائی ہے تو جمہور ائمہ وفقہا کے نزدیک اس کا بھی وہی

حکم ہے: کمافی الخلاصۃ وفتح القدیر وتنویرالابصار والدرالمختار والھدایۃ وغیرھا عامۃ الاسفار۔

اوراگرصرف تفضیلیہ ہے تو اُس کے جنازے کی نماز بھی نہ چاہئے۔

متعدد حدیثوں میں بدمذہبوں کی نسبت ارشاد ہوا:

ان ماتوا فلا تشھدوھم: وہ مریں تو ان کے جنازہ پر نہ جائیں۔

ولا تصلوا علیھم: ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو۔

نماز پڑھنے والوں کوتوبہ، استغفار کرنی چاہئے۔

اوراگرصورت پہلی تھی یعنی وہ مُردہ رافضی منکرِ بعض ضروریاتِ دین تھا اور کسی شخص نے باآں کہ اُس کے حال سے مطلع تھا، دانستہ اس کے جنازے کی نماز پڑھی، اُس کے لیے استغفار کی جب تو اُس شخص کو تجدید اسلام اوراپنی عورت سے ازسرنو نکاح کرنا چاہئے۔

(فی الحلیۃ نقلًا عن القرافی واقرہ–الدعاء بالمغفرۃ للکافر کفر لطلبہ تکذیب اللہ تعالٰی فیما اخبربہ)

(فتاویٰ رضویہ جلد چہارم: ص53-رضا اکیڈمی ممبئی)

ترجمہ: حلیہ میں قرافی سے نقل کیا اور اسے برقرار رکھا کہ: کافر کے لیے دعائے مغفرت کفر ہے، کیوں کہ یہ خبر الٰہی کی تکذیب کو طلب کرنا ہے۔

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم::والصلوٰۃ والسلام علٰی رسولہ الکریم::وآلہ العظیم

طارق انور مصباحی

جاری کردہ: 10: مارچ 2021

☆☆☆☆☆

مجلس علماے جھارکھنڈ کا قیام کب؟ کہاں؟ اور کیوں؟

ہر دور میں ایسے دین کے مجاہد پیدا ہوتے رہے ہیں جن کی انتھک محنتوں اور کاوشوں سے بھٹکے ہوے لوگ راہ راست پر آئے۔ پریشان حال لوگوں کے پرسان حال بنے۔ اور اپنی قائدانہ صلاحیت کو بروے کار لا کر زمانے میں انقلاب برپا کیا آج جب کہ ہر شخص اپنی اپنی زندگی میں مگن ہے، دنیاوی خواہشات اور ایک دوسرے پر فوقیت حاصل کرنے کے لیے دین وملت کے اجتماعی حقوق کو یکسر بھول چکے ہیں۔ ایسے وقت میں دینی بے راہ روی اور قوم کی بدحالی کو دیکھ کر اگر کسی کے دل میں درد اٹھتا ہے تو ان میں علماے کرام کا نام سرفہرست ہے۔ جن کے اذہان وقلوب ہمیشہ فکر دین وملت میں بے چین وبے قرار رہتے ہیں چناں چہ صوبۂ جھارکھنڈ کے کچھ شاہین صفت علماے کرام نے دینی زوال وملی انحطاط کے پیش نظر کچھ کر گزرنے کا جذبہ لے کر میدان عمل میں آنے کی تیاری کی اور اس اہم کام کے لیے 27 جنوری /2020ء یعنی ابوالفیض حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے 45/ویں عرس کے پر بہار موقع پر الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ (یوپی) میں علماے جھارکھنڈ کی ایک اہم میٹنگ رکھی گئی، میٹنگ میں وقت کے عظیم مفکر وجید علماے کرام نے شرکت کی اور دین کی بقا اور ملت کی فلاح کے لیے لائحہ عمل تیار کیا جھارکھنڈ سے تعلق رکھنے والے علماے کرام وطلبۂ اسلام کثیر تعداد میں موجود تھے۔ میٹنگ میں موجود چند مخصوص علمائے کرام کے نام یہ ہیں۔

حضرت مفتی محمد مجاہد حسین رضوی مصباحی ★ حضرت مفتی انور نظامی مصباحی ★ حضرت مولانا عرفان عالم مصباحی ★ حضرت مفتی ناصر حسین مصباحی ★ حضرت مولانا حبیب اختر مصباحی ★ حضرت حافظ عبدالمبین رضوی ★ حضرت مفتی شاہد رضا مصباحی ★ حضرت مولانا ابوہریرہ رضوی مصباحی ★ اس میٹنگ کی بحثوں کا ماحصل یہ نکلتا ہے کہ پہلے جھارکھنڈ سطح پر ایک عظیم تحریک کی بنیاد رکھی جائے اور پھر اس کے بینر تلے تمام علماے کرام وحفاظ عظام مل کر کام کریں چناں چہ اسی فیصلے کے پیش نظر 6/فروری 2020ء کو مجلس علماے جھارکھنڈ کا قیام عمل میں آیا مجلس علماے جھارکھنڈ کے چند اغراض ومقاصد آپ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

(1) جھارکھنڈ کے تمام مدارس کے درمیان ربط وتعلق پیدا کرنا پورے جھارکھنڈ کے لیے ایک بہترین نصاب تعلیم کی ترتیب اور اس کے نفاذ کی کوشش (2) غریب ونادار طلبہ کی کفالت، چاہے وہ مدرسے میں پڑھنے والے ہوں یا اسکول وکالجز میں (3) عوام کو ضروری دینی مسائل اور عقائد سے واقف کرانا، ساتھ ہی اس کا ایک نصاب مرتب کرنا (4) علماے کرام، ائمہ مساجد، ومدرسین حضرات کی ضرورتوں کے مواقع پر ان کے لیے مدد فراہم کرنا (5) نوفارغ، نوجوان علماے کرام کے درمیان باہمی اتحاد واتفاق اور ربط وضبط پیدا کرنا ان کی صلاحیتوں کو نکھارنے کی کوشش اور ان صلاحیتوں کے صحیح استعمال پر غور (جو جس میدان کا آدمی ہو، جس فلڈ میں مہارت ودل چسپی رکھتا ہو، اس کی فطری صلاحیت کو مزید نکھار کر اسے اس کام میں لگانا) (6) علماے جھارکھنڈ کو ان کے کارناموں کی بنیاد پر ایوارڈ سے سرفراز کرنا (7) طلبۂ مدارس کو ممتاز اور نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر حوصلہ افزائی کے لیے انعامات سے نوازنا (8) دارالاشاعت کا قیام (9) ایک بڑی لائبریری کا قیام (10) بڑے مدارس، یونیورسٹیز وغیرہ جیسے بڑے امتحانات کی تیاری کے لیے کوچنگ سینٹر کا انتظام ان کے علاوہ چھوٹے بڑے اور بھی کئی مقاصد ہیں جن پر وقت اور حالات کے مطابق کام کیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

حضرت مفتی شاہد رضا مصباحی
9693676971

حضرت مولانا ابوہریرہ رضوی مصباحی
7007591756